غیر مسلموں کو مسلمان بنانے والی اور مسلمانوں کو مومن کو بنانے والی کتاب

سنہری انقلاب

تحقیق وتالیف

ڈاکٹر اختر احمد

Marfat.com

Marfat.com

غیر مسلموں کو مسلمان اور مسلمانوں کو مومن بنانے والی کتاب

سنہری انقلاب

ڈاکٹر اختر احمد

ناشر

گولڈن بکس، پشاور روڈ، راولپنڈی

فون۔ 0333-5242146

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : سنہری انقلاب

مصنف : ڈاکٹر اختر احمد

ایڈیشن : اوّل

تکمیل : 11-1-11ء

تعداد : 700

ناشر : ڈاکٹر اختر احمد

گولڈن بکس، پشاور روڈ، راولپنڈی۔ 0333-5242146

پرنٹرز : حاجی حنیف پرلیس، لاہور

قیمت : 300 روپے

سول ڈسٹری بیوٹر

ادارہ تحقیقات

5۔ یوسف مارکیٹ، فسٹ فلور، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون۔ 0333-4380927

۲۹۷۶۰۷
س ۳۱۱
۱۱۷۶۵۷ اختر احمد ڈاکٹر

Marfat.com

انتساب

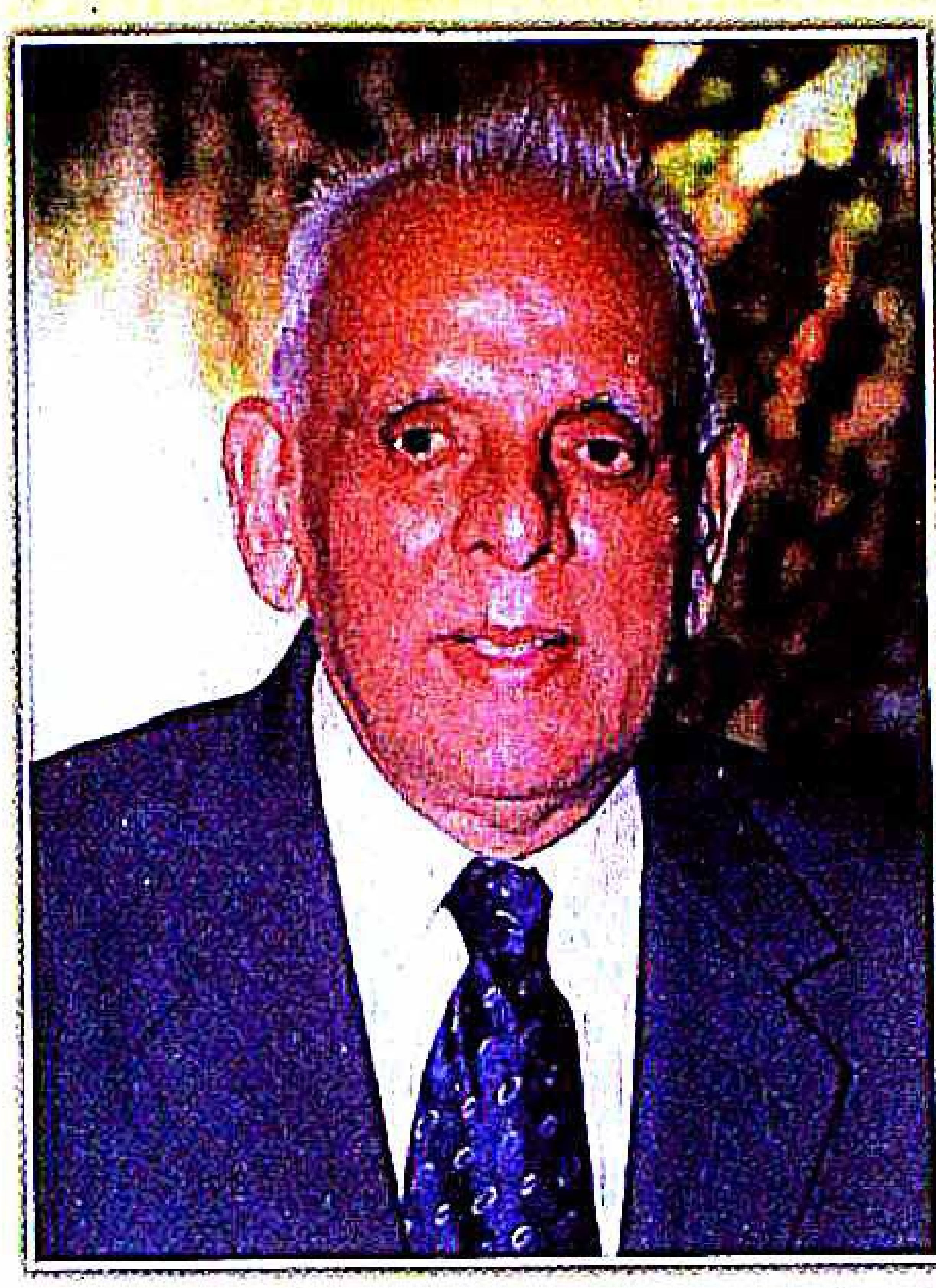

لحاج میاں عبدالوحید صاحب (مرحوم)

الحاج میاں عبدالوحید صاحب (مرحوم) کے نام

جنہوں نے ساری زندگی مخلوق کی خدمت میں
گزاری اور ہمیشہ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر
حصہ لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس نیکی کو قبول فرمائے اور
جنت میں اعلیٰ مقام عطاء کرے

تمام اہل ثروت الحاج میاں
عبدالوحید صاحب کے نقش قدم پر چل کر دنیا اور اخرت کی
کامیابی حاصل کر سکتے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

ایک نظر ادھر بھی

تمام اہلِ اسلام کے ایمان کا ایک لازمی جز ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ اسلام کے غلبہ کے لیے کوششیں تمام مسلمانوں پر فرض ہیں۔ یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں تمام مخالفین اسلام کے خلاف ایک ہتھیار ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر آپ محسوس کریں کہ یہ کتاب آپ کے گھر، خاندان، رشتہ داروں، آفس کے ساتھیوں، کاروباری حلقے اور معاشرے کے دیگر افراد بشمول اسکول اور کالجوں کے طلبہ کے لیے مفید ہے۔ تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ آپ اپنے ادارے یا اپنی جانب سے یہ کتاب اپنے دوستوں، عزیزوں اور سکولوں اور کالجوں کو بطور تحفہ دیں۔

اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں تا کہ غلبہ اسلام کے لیے لوگوں میں ایک جذبہ اور ولولہ پیدا ہو سکے اور غلبہ اسلام اگر خواہ ہمیں دور نظر آ رہا ہے اگر تمام اہلِ اسلام مل کر کوشش کریں تو غلبہ اسلام کو ہم مستقبل سے کھینچ کر حال میں لا سکتے ہیں۔

امتِ مسلمہ کے تمام مسائل کا واحد حل تمام ادیان پر غلبہ اسلام ہے۔

ممکن ہے کہ اس کتاب کے مطالعے سے اگر چند افراد کی بھی زندگی سنور جائے تو یہ کارِ خیر آپ کے لیے ہمیشہ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ 0333-5242146

Marfat.com

Marfat.com

حُسنِ ترتیب

☆......اجمالی جائزہ 09
☆......حرفِ آغاز 14

باب 1

بعثت نبوی ﷺ سے پہلے عالم عرب اور باقی دنیا کی اخلاقی اور روحانی حالت 19
قدیم مذاہب کا حال 23
یہودیت 23
عیسائیت 24
صابیت 24
حضور ﷺ کی مقدس پیدائش کے وقت بعض عظیم الشان نشانات کا ظہور 25
حضور ﷺ کا مقدس بچپن اور جوانی 28

باب 2

حضور ﷺ ایک معجزہ نما شخصیت 34
عظیم الشان انقلاب 34
عظیم الشان کامیابی 35
عبادت گزار اُمت 35
تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے 35
جب ایک پیالہ سے تین سو افراد نے کھانا کھایا 36

Marfat.com

غزہ حنین میں مٹھی بھر مٹی پھینکنا 37
سالن اور روٹیوں میں بے پناہ اضافہ 37
حضور ﷺ کی زبان اقدس کی تاثیر 37
حضور ﷺ سے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی والہانہ اور شدید محبت 39
بنی اسرائیل کی بداعمالیاں، ناشکراپن، انبیاء کی نافرمانیاں، قتل انبیاء اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا 40
حواریوں کی ایمانی حالت بروئے انجیل 45
نبیوں کے سردار حضرت ﷺ کے مقدس پیغام ''اسلام'' کی بہترین تعلیمات 55
اسلام کی تعلیمات کا انتہائی مختصر خاکہ 58

باب 3

حضور ﷺ اور اسلام کے بارے میں غیر مسلم مفکرین اور دانشوروں کی آراء 62
غیر مسلم دانشوروں کا قرآن کے بارے میں اعتراف 76
غیر مسلم مشاہیر کی نظر میں اسلام 79
غیر مسلم شعراء کا حضور ﷺ کی مداح میں منظوم کلام 84
کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا (پنڈت ہری چند اختر) 84
خلیق آئے، کریم آئے، رؤف آئے، رحیم آئے (جگن ناتھ آزاد) 85
عظیم الشان ہے شان محمد ﷺ (چوہدری دلورام کوثری) 86
نغمہ وحدت حق دہر میں گایا تو نے (لالہ لال چند فلک) 87
ہے جبرئیلؑ در کا غلام اللہ اللہ (عرش ملسیانی) 89
رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ذکر خیر دوسرے مذاہب کی مذہبی کتب میں 90
رحمۃ العالمین کا ذکر خیر ویدوں اور پرانوں میں 92
رحمۃ العالمین کا ذکر خیر بدھ مت کی مذہبی کتب میں 97
رحمت العالمین کا ذکر خیر پارسی مذہبی کتابوں میں 99
رحمت عالمین کا ذکر خیر تورات مقدس میں 102

Marfat.com

رحمت عالمین کا ذکر خیر زبور مقدس میں 104

رحمت عالمین کا ذکر خیر صحائف سلیمانی میں 105

رحمت عالمین کا ذکر خیر انجیل مقدس میں 107

باب 4

انٹرنیٹ اور فیس بک پر گستاخانہ خاکے 110

عہدِ جدید اور اسلام پر اعتراضات کی حقیقت 115

1۔ دہشتگردی کا الزام: 115

2۔ مسلمان خانہ کعبہ کی عبادت کرتے ہیں 117

3۔ مسلمان بنیاد پرست ہیں 118

4۔ اگر اسلام امن وسلامتی کا دین ہے تو تلوار کے ذریعے کیوں پھیلا؟ 119

رحمت العالمین ﷺ کے پیغام کی سچائی کا سائنسی ثبوت 122

باب 5

عیسائیت اور انجیل کے بارے میں عیسائی اسکالرز کی آراء 128

پڑھتا جا...... شرماتا جا 133

عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں اور پادریوں کی اخلاقی حالت 151

باب 6

غیر مسلم آخر اسلام کیوں قبول کرتے ہیں؟ 158

اسلام میں خواتین کے حقوق 168

اسلام میں خواتین کے حقوق کے بارے میں بعض غلط فہمیاں اور اعتراضات کی حقیقت 174

اگر مرد کو جنت میں حور ملے گی عورت کو جنت میں کیا ملے گا 174

اگر مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں تو پھر عورت کو پردے کا حکم کیوں دیا گیا 175

اسلام میں زبردستی آبروریزی کی سزا موت ایک وحشیانہ سزا ہے 176

اسلام میں مردوں کو اہل کتاب خواتین سے شادی کی اجازت دیتا ہے مگر مسلمان

Marfat.com

خواتین کو اہل کتاب مردوں سے شادی کی اجازت نہیں دیتا 177
اسلام مرد کو چار شادیوں کی اجازت دیتا ہے لیکن عورت کو یہ اجازت نہیں ہے 178
اسلام کے مطابق کوئی عورت پیغمبر کیوں نہیں ہو سکتی 179
کیا اسلام مخلوط تعلیم کی اجازت دیتا ہے؟ 180
اسلام میں خواتین کو مسجد میں جانے کی اجازت کیوں نہیں 181
اسلام واحد مذہب ہے جو چار شادیوں کا حکم دیتا ہے 181
اسلام میں عورت کی گواہی آدھی کیوں ہے اور جائیداد میں آدھا حصہ کیوں دیا جاتا ہے 183

باب 7

حقوق انسانی کا بہترین اور کامل ترین چارٹر...... خطبہ حجۃ الوداع 184
اُمتِ مسلمہ کا بدلہ 189
حیرانگی ہے آپ ابھی تک اسلام سے دور ہیں؟ 194
اُمتِ مسلمہ کے نام 221
اُمتِ مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ 243
اُمتِ مسلمہ کے لیے خوش خبری 244
غیر مسلم خواتین و حضرات کے نام 247
غیر مسلم خواتین و حضرات کے لیے لمحہ فکریہ 254
غیر مسلم خواتین و حضرات کے لیے خوشخبری 256
کیا جشنِ غلبہ اسلام صرف چند سالوں کی دوری پر ہے 259
سنہری انقلاب زندہ باد 265
حرفِ آخر 272
سنہری انقلابی تحریک 280
سنہری انقلابی تحریک زندہ باد 281
لوگوں کے تمام مسائل حل کرنے میں کوشاں...... گولڈن فاؤنڈیشن کا پیغام، آپ کے نام 282

Marfat.com

اجمالی جائزہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کتاب غیر مسلموں کو مسلمان بنانے والی اور مسلمانوں کو مومن بنانے والی ہے۔

یہ ایک نہایت تلخ حقیقت ہے کہ ایک بچہ جو کسی عیسائی کے گھر پیدا ہوتا ہے تو 95% وہ عیسائیوں کے مذہب پر ہی مرتا ہے اور ایک بچہ جو کسی بدھ مت کے گھر پیدا ہوتا ہے وہ بدھ مت کا پیروکار ہی اسی دنیا سے جاتا ہے اور اگر کوئی بچہ ہندو کے گھر پیدا ہوتا ہے تو وہ ہندو ہی اس دنیا کو چھوڑتا ہے یعنی آج لوگ اِس بات کی ریسرچ نہیں کرتے کہ حق کدھر ہے اور ہم جس بھی مذہب کو مانتے ہیں کیا وہ اپنی اصل حالت میں بھی ہے اور کیا یہ نجات دلا بھی سکتا ہے کیونکہ انسان جس ماحول اور عقیدے کے تحت پروان چڑھتا ہے غیر ارادی طور پر ان راہوں پر ایسے ہی چلتا رہتا ہے جیسے غیر ارادی طور پر سانس لیتا ہے اس سلسلہ میں ایک مفکر وہائیٹ ہیڈ کا کہنا ہے کہ صرف اُس فرد کی شخصیت ترقی کر سکتی ہے جو اپنے ماحول اور عقیدے کو تنقیدی نگاہ سے دیکھے۔ اس سلسلہ میں شاعر مشرق اور عظیم مفکر ڈاکٹر علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ اگر حیات جاوداں چاہتے ہو تو تمہیں مروّجہ افکار اور اپنے ماحول سے لڑنا پڑے گا۔

یہاں تمام مذاہب کے پیروکاروں سے درخواست ہے کہ وہ کسی پرسکون جگہ بیٹھ کر اپنے اور اپنے مذہب کے بارے میں غور کریں کہ اُن کے مذہب نے ان کی روحانی اور اخلاقی ترقی حاصل کرنے میں کس قدر مدد کی ہے اور نجات حاصل کرنے اور اللہ کی محبت اور اس کی رضا حاصل کرنے میں کتنا مددگار ثابت ہوا ہے۔ اگر اس سلسلہ میں اُن کے مذہب نے اُن کی کوئی مدد نہیں کی تو پھر یہ اُن کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ان کے مذہب نے انہیں آخر کیا دیا۔ جو مذہب ان کو اس دنیا کی چند روزہ زندگی میں کچھ نہ دے سکا وہ مرنے کے بعد کی ہمیشہ کی زندگی میں کیا مدد دے گا۔

Marfat.com

تاریخی ادوار کے طویل سلسلہ میں ہمیں کوئی زمانہ ایسا نہیں ملتا جس میں کوئی قوم بھی ایسی گزری ہو جو جسمانی موت کے بعد کی زندگی کی فکر سے دور رہی ہو۔ کیونکہ موت ایسا دروازہ ہے جو انسان کو ایک دوسری دنیا میں لے جاتا ہے اس لیے مفکرین کہتے ہیں کہ عقل مند وہ شخص ہے جو کہ اس دنیا کے ساتھ ساتھ آنے والی ابدی زندگی کی بھی فکر کرتا ہے۔

تمام مذاہب کے پیروکار اگر صرف اپنے مذاہب کے ماننے والوں کے اعمال کا جائزہ لیں تو اُن میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں جو کہ خدا کی ناراضگی کا باعث ہیں۔

اے عزیزو! آپ خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں خدا کے لیے آپ اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ جو کچھ آپ اعمال کر رہے ہیں وہ نیک اعمال ہیں یا بداعمال۔ اگر اعمال اچھے نہیں ہیں تو خدا کے آگے توبہ کریں اور اپنے اعمال کو نیک اور اچھے بنائیں۔ اور خدا کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے ساتھ ساتھ اپنے ہم مذہب لوگوں کو بھی بُرائیوں سے روکنے کی کوشش کریں اور اُن کو بھی خدا کے قریب کرنے کی کوششیں کریں کیونکہ اسی میں تمام لوگوں کی نجات ہے۔

ہماری زندگی نہایت مختصر ہے۔ اس لیے تمام مذاہب کے ماننے والوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نجات کی فکر کریں۔ اگر انہیں اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کر کے عرفان یا گیان حاصل نہیں ہوا تو پھر اُن کو کسی ایسے دین حق کی تلاش کر لینی چاہیے جو کہ ان کی روحانی اور مادی تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مکمل راہنمائی عطا کرے۔

جیسا کہ شروع میں ذکر کیا گیا تھا کہ یہ کتاب غیر مسلموں کو مسلمان بنانے والی اور مسلمانوں کو مومن بنانے والی ہے۔ وہ اس لحاظ سے کہ اس کتاب کا ہر باب ملٹی ڈائی مینشنل (Multi Dymentional) ہے۔ یعنی اگر کسی باب میں حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے عالم عرب اور باقی دنیا کی اخلاقی اور روحانی حالت کا ذکر کیا گیا ہے تو اس باب میں غیر مسلموں کے لئے یہ سبق موجود ہے کہ نبیوں کے سردار اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیے گئے کہ جب تمام دنیا اپنے منہ سے کسی ہادی اور پیغمبر کی آمد کی خواہش مند تھی اور جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور اسلام کی طرف بلایا اور اُن کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی تو وہ لوگ جو سارا دن رات شراب کے نشے میں دھت رہتے، بدکاریاں کرتے اور اُن کا فخریہ ذکر کرتے تھے لوگوں کو بے گناہ قتل کرتے تھے، ایسے پارسا اور باکمال لوگ بن

Marfat.com

گئے کہ اللہ تعالیٰ کے صرف ایک حکم کہ اب شراب حرام کر دی گئی ہے تو اُس دن مکہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہہ رہی تھی اور ایک دوسرے کے جانی دشمن جانی دوست بن چکے تھے۔ الغرض پیارے نبی تمام انبیاء کے سردار حضرت محمد ﷺ نے صرف گنتی کے چند سالوں میں وہ عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا جس کی نظیر تمام تاریخ انسانی میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس سلسلہ میں آپ ﷺ کے دُور دُور تک کوئی مقابل نہیں ہے اس کے علاوہ آپ ﷺ کے ماننے والوں نے حضور ﷺ سے محبت اور عشق کی وہ داستانیں رقم کر دیں جن کی وجہ سے آج انسانیت اور اسلام کا سر فخر سے بلند ہے۔ اس سلسلہ میں جب ہم باقی مذاہب کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی تربیت کے لئے کتنی کوششیں کیں مگر اُس بدبخت قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا۔ ایک دفعہ جب آپ نے فرمایا، کہ جہاد کی تیاری کرو، تو انہوں نے جواب دیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام جا تو اور تیرا خدا لڑو جب فتح ہو جائے گی، تو ہم آجائیں گے۔ اس نافرمانی کی وجہ سے وہ فتح جو سامنے نظر آرہی تھی وہ چالیس سال آگے چل گئی ایک اور نسل پیدا ہوئی اور جوان ہوئی اور انہوں نے جہاد کیا اور فتح حاصل کی۔ اس بدبخت قوم نے بہت سے انبیاء کرام کو قتل بھی کیا جب ہم عیسائیت کا مطالعہ کرتے ہیں تو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنے کے لئے سپاہی آئے تو تمام حواری آپ کو چھوڑ کر چلے گئے اور ایک حواری نے آپ پر (نعوذ باللہ) لعنت کی لیکن جب ہم حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ محبت کا جائزہ لیں تو ایک موقع پر جب جہاد کے لئے مشورہ کیا جارہا تھا تو اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نعرہ محبت بلند کیا اور کہا کہ اے ہمارے پیارے نبی ﷺ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اس باب میں مسلمانوں کے لئے نصیحت ہے کہ حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ اور اسلام کے لئے اپنی جان اور مال قربان کر دیئے اور ایسی مثالیں قائم کیں جو خون کو گرماتی ہیں۔ آج تمام امت مسلمہ کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اپنے گریبانوں میں جھانکیں کہ کیا آج وہ اپنے جان اور مالوں سے اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں اگر نہیں تو آج سے عہد کریں کہ اپنی جانوں اور مالوں کو اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں گے کیونکہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ہم نے مومنوں کی جانوں اور مالوں کو

Marfat.com

جنت کے بدلہ میں خرید لیا ہے۔'' اب ہر مسلمان یہ سوچے کہ کیا وہ مومن ہے اور اپنی جان اور مال کو اللہ کی راہ اور اسلام کی اشاعت میں خرچ کر رہا ہے۔ آج عیسائیوں نے بائبل کا ترجمہ دنیا کی 4000 سے زائد زبانوں میں کر دیا ہے مگر امت مسلمہ نے تو قرآن کریم کا 100 زبانوں میں بھی ترجمہ نہیں کیا۔ اہلِ اسلام آج عہد کریں کہ وہ دنیا کی تمام زبانوں میں انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا ترجمہ کریں گے۔ اے اہلِ اسلام یہ وقت پھر نہیں آئے گا، روز محشر حضور ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ اپنے خزانوں کے منہ اسلام کی اشاعت اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے کھول دو، یہ ایسی تجارت ہے جس میں کوئی خسارہ نہیں، بلکہ دنیا میں بھی فائدہ ہے اور آخرت میں بھی فائدہ مند ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے گی خدا کے لئے جاگیں ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آئے گا۔

اس کتاب کے ایک اور باب میں اہل مغرب کو ان کا حقیقی چہرہ دکھایا ہے اور اس باب میں امت مسلمہ کے لئے تنبیہ موجود ہے کہ آج مسلمان جس ماڈرن ازم یا روشن خیالی کی طرف بڑھ رہے ہیں اُس کا انجام دیکھ لیں۔ ورنہ کل آپ بھی اہل مغرب کی طرح آنکھوں میں انگلیاں دے کر رو رہے ہوں گے۔ مفکرین کہتے ہیں کہ عقل مند بھی غلطی کرتا ہے اور بے وقوف بھی۔ عقل مند ایک دفعہ غلطی کر کے سمجھ جاتا ہے اور بیوقوف دس دفعہ غلطی کرنے کے بعد بھی نہیں سمجھتا۔ اس لئے امت مسلمہ عقل مندی کا ثبوت دے کر ماڈرن ازم کے نام پر بے حیائی سے بچے۔

اس کتاب کے کسی باب میں حضور ﷺ کے معجزات کا ذکر کیا گیا ہے اور غیر مسلم خواتین و حضرات کو بتایا گیا ہے کہ ہزاروں لاکھوں معجزات کا ظہور کسی عام انسان کے بس کا روگ نہیں اور اس عظیم الشان اور نبیوں کے سردار پر ایمان لانے کی دعوت دی جاتی ہے تو اس باب میں امت مسلمہ کے لئے ایک سبق موجود ہے کہ اس عظیم الشان نبی حضرت محمد ﷺ کی امت سے آپ کا تعلق ہے۔ تو پھر ڈرنے اور گھبرانے کی کیا ضرورت ہے اور اگر دنیا میں تمام مسلمان مشکلات اور پریشانیوں کا شکار ہیں تو اس کا حل یہی ہے کہ وہ آج سے سچے دل کے ساتھ اسلام کی کامل تعلیم پر عمل کریں۔ تو اللہ تعالیٰ حضور ﷺ سے محبت کی وجہ سے آپ کے لیے بھی معجزہ دکھا سکتا ہے۔ اور مسلمان پھر عہد رفتہ کی طرح تمام دنیا پر رول (Roll) کر سکتے ہیں۔ بال اب امت مسلمہ کے کورٹ میں ہے۔ اور امت مسلمہ کے ڈیڑھ دو ارب مسلمان حقیقی مومن بن جائیں تو

Marfat.com

اپنی گم شدہ حیثیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر کسی کو شک ہے تو اس پر عمل کر کے دیکھ لے۔ اس کتاب کے اگر کسی باب میں غیر مسلم دانشوروں اور مفکرین کی حضور ﷺ کے بارے میں آراء پیش کی گئی ہیں تو تمام غیر مسلموں کے لیے قابلِ غور ہے کہ اہل مغرب کے ہی اتنے اتنے بڑے مفکروں اور دانشوروں نے جس عظیم شخصیت کے بارے میں اپنی قیمتی آراء دی ہیں ایسے شخص کی مخالفت کرنی چاہیے یا اس عظیم اور مقدس شخصیت سے محبت کرنی چاہیے اور اپنا جان اور مال اس مقدس شخصیت پر نچھاور کرنا چاہیے۔

اس باب میں امت مسلمہ کے لیے یہ سبق موجود ہے کہ آپ اس عظیم الشان ہستی کے ماننے والے ہیں جن کے بارے میں غیر مسلم اور مخالفین بھی مجبور ہیں کہ ان کی تعریف وتوصیف کی جائے۔ اب آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ ان دانشوروں اور مفکرین کی آراء کو دنیا کی تمام زبانوں میں تراجم کر کے دنیا کے کونوں کونوں تک پہنچائیں کیونکہ اگر دنیا میں کوئی شخص حضور ﷺ کو بُرا بھلا کہتا ہے تو اس کا قصور نہیں کیونکہ اسے حضور ﷺ کی عظیم شخصیت کا تعارف نہیں ہے اور یہ تعارف پہنچانا امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے ورنہ اس ہندو عورت کی طرح جس نے ایک مسلمان کو کہا کہ تم لوگوں نے ہم پر ایک ہزار سال حکومت کی اور ہمیں اسلام کے بارے میں نہ بتایا۔ ہم قیامت کے دن تمہارا گریبان پکڑیں گے۔

الغرض اس کتاب کے تمام ابواب دودھاری تلوار ہیں جو کہ غیر مسلموں کو بھی متاثر کرتے ہیں اور مسلمانوں میں بھی جوش وجذبہ پیدا کرتے ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حرفِ آغاز

آج تک ایسی کتابیں بہت کم تعداد میں لکھی گئی ہیں جو اسلام کا تعارف غیر مسلم افراد کے لئے موثر انداز سے پیش کرتی ہیں اگر غیر مسلم دین حق کے بارے میں جاننا چاہیں تو انہیں ایسی جامع کتاب دستیاب ہونی چاہیے جس میں اُن کو اسلام کے بارے میں بہترین تعارف بھی حاصل ہو اور ان کے تمام اعتراضات اور سوالات کے جوابات مل سکیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اسلام ایک ایسے حسین اور خوبصورت مثالی معاشرے کا قیام چاہتا ہے جہاں تمام لوگوں کے حقوق حاصل ہوں۔ جہاں ہر طرف خوشی سکون ہو یعنی دنیا کو جنت نما بنا چاہتا ہے جس کی آج کے ہر انسان کو خواہ وہ کسی بھی ملک کا ہو، کسی بھی مذہب کا ہو اُسے ایسے حسین اور خوبصورت جنت نما معاشرے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مشہور مفکر کانٹ کہتا ہے کہ ''آئیڈل معاشرہ وہ ہے جہاں دوسروں کا مفاد اپنے مفاد جیسا لگنے لگے۔'' اسلام تو انسان کو بہت آگے لے جانا چاہتا ہے، اہل ایمان کی تعریف یہ ہے کہ ''وہ دوسروں کی ضروریات کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں۔'' نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کا لایا ہوا پیغام یعنی دین اسلام ہی آج کے تمام انسانوں اور آنے والے تمام انسانوں کے تمام مسائل کا حل ہے۔

بڑے بڑے مغربی دانشور اور مفکرین ڈورسی، ولیم میور، کارلائل، ٹائن بی اور برنارڈ شا کہہ گئے ہیں کہ اسلام واحد نظریہ حیات ہے جو اجتماعی نظام بھی دیتا ہے اور انسانی مسائل کا حل بھی بتاتا ہے دنیا کے کسی اور مذہب میں یہ تعلیم نہیں ملتی۔ اس لئے سب مذاہب میں اسلام ایک کامل دین ہے، اسلام کی ایسی کامل تعلیم ہے جس پر عمل کر کے کوئی بھی شخص ایک بہترین اور نجات یافتہ انسان بن جاتا ہے اور اسلام ایک ایسے حسین اور خوبصورت مثالی معاشرے کا خواں ہے جس میں عدل وانصاف، رواداری اور اعلیٰ اخلاقی قدریں ہوں۔

Marfat.com

ذیل میں ہم چند مغربی مفکرین اور دانشوروں کی آراء پیش کر رہے ہیں کہ وہ کس طرح کا معاشرہ چاہتے ہیں۔

- فرد کی نشوونما اور انسانی ذات کی نمود باقی انسانیت کے ساتھ اجتماعی طور سے ہی ہوسکتی ہے۔ (رابرٹ برفو)
- دنیا کو ترقی ہی نہیں اپنی بقاء کے لئے ایک عالمگیر نظام کی ضرورت ہے جس میں معاشی، معاشرتی اور اخلاقی اقدار یکساں ہوں۔ (ہرٹز)
- عالمگیر نظام بنی نوح انسان کی اولین ضرورت ہے۔ (ریوز)
- زندگی کا مقصد انسان کی بلکہ بنی نوع انسان کی اجتماعی تکمیل ہے۔ (پروفیسر وائٹ ہیڈ)
- اصل ترقی یہ ہے کہ انسان ایسے معاشرے کی تشکیل کرے جو بین الاقوامی ہو اور جس میں ہر انسان اپنی استعداد تک بلند ہو جائے۔ (راشڈیل)
- اسلام ایسا خوبصورت اجتماعی نظام پیش کرتا ہے جہاں زندگی کو خوش آمدید (Yes to life) کہا جاتا ہے۔ اللہ کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ اقدار اور اخلاقیات کا سرچشمہ ہے۔ (باردیو)
- ہمیں ایسے مذہب کی ضرورت ہے، جو نیشنلزم کے جذبے پر غالب آسکے اور دنیا کو امت واحدہ بنادے۔ (مرلے)
- اسلام کی تعلیم کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔ کوئی بھی نظام اُس سے آگے نہیں جاسکتا۔ (گوئٹے)
- ایسا ضابطہ حیات جو عالمگیر ہو نہ انسان کی سرشت میں موجود ہے۔ نہ ہم اپنی عقل سے اُسے تشکیل دے سکتے ہیں۔ یہ ہمیں صرف وحی کے ذریعے مل سکتا ہے۔ (پروفیسر کوبن)

مندرجہ بالا دانشور اور مفکرین جن کو حق بات کہنے کا حوصلہ ہے۔ برملا کہا کہ اسلام ہی ایک عالمگیر، مثالی اور خوبصورت نظام پیش کرتا ہے۔ کچھ مفکرین نے گو منہ سے اسلام کا نام تو نہیں لیا مگر اُن کا مجوزہ معاشرہ ایک اسلامی معاشرہ ہی ہے۔ آج اہل مغرب کی بے چینی اور مشکلات بڑھتی جارہی ہیں، اُن کو اپنی مشکلات، پریشانیوں اور مصیبتوں کا حل تو اپنے ملکی نظام میں نظر آتا ہے نہ ہی اپنے اپنے مذاہب میں۔ گو آج اہل مغرب ترقی کے عروج تک پہنچ چکے

Marfat.com

ہیں مگر اتنے ہی خوشی اور سکون سے کوسوں دور ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ آج نہیں تو کل اہلِ مغرب سمیت تمام غیر مسلم اپنے تمام تعصّبات کو بھلا کر دینِ حق کو عنقریب مان لیں گے۔ اگر اُن حضرات کی کارکردگی پر غور کیا جائے جو نت نئے طریقوں سے اسلام اور بانیِ اسلام حضرت محمد ﷺ کی مخالفت اور بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو قدرتی طور پر اُن کی اِن حرکات پر غصہ تو آتا ہی ہے کیونکہ اگر کوئی کسی کے ماں باپ کو برا بھلا کہے یا گالی دے تو یقیناً اُس شخص کے لئے یہ ناپسندیدہ اور ناقابلِ برداشت ہوگا۔ نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ تو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ اور اپنی جانوں سے بھی عزیز تر ہیں یقیناً جو شخص بھی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا تو یقیناً ہر مسلمان کو اُس پر غصہ ہی آئے گا۔ اس کے علاوہ وہ مخالفین اسلام اپنی اِن حرکات کی وجہ سے ایک لحاظ سے قابلِ رحم بھی ہیں کیونکہ ایک وجہ تو اس کی یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو نہ ہی اپنے مذہب سے اور نہ ہی اپنے نبی سے محبت ہے اور اگر انسان میں محبت نہ ہو تو احترام کا بھی جذبہ نہیں ہوتا۔ وہ لوگ اپنے انبیاء کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ایسی فلمیں بناتے ہیں جو کہ پوری انسانیت کے لئے قابلِ شرم ہے۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ وہ جس کامل ترین دین اور اکمل ترین انسان نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کی مخالفت کر کے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں کیا کبھی انہوں نے تعصب سے پاک ہو کر اسلام کا اور سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کیا ہے۔ یقیناً انہوں نے ایسا کبھی کیا ہی نہیں ہوگا اگر انہوں نے ایسا کیا ہوتا تو کبھی ایسی اخلاق سے گری ہوئی گھٹیا حرکت نہ کرتے۔

مفکرین کہتے ہیں کہ انقلاب کیلئے تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے انقلابی شخصیت، انقلابی ایجنڈا اور انقلابی پارٹی۔ حقیقی انقلاب کے لیے انقلابی ایجنڈے میں یہ بات شامل کرنا نہایت اہم ہے کہ لوگوں کو یہ بات باآور کرائی جائے کہ وہ جو بھی کام کریں، اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ملک وقوم کے مفاد کو مقدم رکھیں ایک دفعہ ایک وفد چائنا گیا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ چھٹی کے بعد کام کر رہے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو اس اوور ٹائم Over Time کے پیسے ملتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے ملک کیلئے کام کر رہے ہیں کسی بھی معاشرے کی ترقی کیلئے اور مثالی معاشرہ بنانے کیلئے ضروری ہے کہ قوم میں جذبہ پیدا کیا جائے اور بغیر کسی غرض کے ملک کی خدمت کریں۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
حور وخیام سے گزر بادہ جام سے گزر

لوگوں میں یہ بات بھی باآور کرانے کی ضرورت ہے کہ اگر وہ کوئی نیک کام کریں تو وہ نہ تو جنت کی لالچ کیلئے ہو اور نہ جہنم کے ڈر سے بلکہ صرف خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو۔

اگر ہم دنیا کی فلاحی ریاستوں کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے اپنے ملک کو فلاحی ریاست بنانے کیلئے بڑی قربانیاں دیں ایک خوبصورت مثال اور جنت نما معاشرے کیلئے ایک سنہری انقلاب کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا میں بغیر انقلاب کے کبھی تبدیلی نہیں آتی، خواہ وہ روحانی تبدیلی ہو یا مادی۔ جب بھی کوئی مقدس وجود دنیا میں آتا ہے تو وہ ایک انقلابی ایجنڈا اپنے رب کی طرف سے لے کر آتا ہے اور وہ آفاقی اور سنہری پیغام لوگوں تک پہنچتا ہے اور لوگ آہستہ آہستہ اس کے گرد اکٹھا ہو جاتے ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ معاشرہ ایک مثالی اور جنت نما معاشرہ بن جاتا ہے جب ہم دنیا میں برپا انقلابات کا جائزہ لیں تو حضور ﷺ نے دنیا میں سب سے بڑا اور عظیم الشان انقلاب برپا فرمایا جس کی نذیر دنیا میں کہیں نہیں اور نہ ہی قیامت تک ہوگی۔

حضور ﷺ کی قوت قدوسیہ نے عرب کے بدوؤں کو روحانیت کے اعلیٰ مقام تک پہنچا دیا ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہنے والے تقوی کے اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے اور ہر قسم کے شرعی عیبوں میں مبتلا لوگ فرشتہ نما انسان بن گئے۔

آج امت مسلمہ کو دوبارہ عروج حاصل کرنے کا نسخہ حضور ﷺ کے اس قول میں پنہاں ہے کہ "میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک قرآن کریم اور دوسری میری سنت۔"

حضور ﷺ اسلام کے دنیا پر غلبہ کیلئے یہ انقلابی ایجنڈا امت مسلمہ کو 1400 سال پہلے دیے گئے تھے آج اس امر کی ضرورت ہے کہ امت مسلمہ کے تمام افراد اس انقلابی ایجنڈا پر عمل کریں آج دنیا اسلام کی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کا انتظار کر رہی ہے۔

بقول علامہ اقبال۔

صحرا سے نکل کر جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

غلبہ اسلام کا وقت قریب ہی ہے آج اگر امت مسلمہ نے اپنی ذمہ داری پوری نہ کی اور

Marfat.com

اسلام کا آفاقی اور سنہری پیغام دنیا تک نہ پہنچایا تو اللہ تعالیٰ دوسری قومیں لے آئے گا جوان لوگوں کی طرح سست نہ ہوں گی لہٰذا اس سنہری انقلاب کیلئے کل سے نہیں بلکہ آج سے ہی کوشش کریں اس سنہری انقلاب کی پہلی اینٹ آپ ہی ہیں، سب سے پہلے اپنے اندر انقلابی تبدیلی پیدا کریں۔ اس کے بعد اپنے گھر والوں میں انقلابی تبدیلی پیدا کریں یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنا شروع کردیں، اگر آپ یہ اپنی ذمہ داری پوری کرلیں تو پھر سنہری انقلاب زیادہ دور نہیں ہے، بقول شاعر

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

☆......☆......☆

Marfat.com

باب 1

بعثت نبوی ﷺ سے پہلے عالم عرب اور باقی دنیا کی اخلاقی اور روحانی حالت

حضور ﷺ کی بعثت سے قبل دنیا جہالت اور گمراہی کی وادی میں بھٹک رہی تھی۔ توحید کا چراغ جو مختلف انبیاء علیہ السلام نے مختلف ادوار میں روشن کیا تھا، گل ہو چکا تھا۔ ان حالات کے بارے میں قرآن فرماتا ہے کہ بر و بحر میں فساد ظاہر ہو گیا۔ یعنی زمانہ خود اسلام کی طلب کر رہا تھا۔ معزز قارئین! دیکھتے ہیں کہ اس وقت مختلف ممالک، قوموں اور مذاہب کا کیا حال تھا یہاں انتہائی مختصر طور پر ان کا حال بیان کیا جاتا ہے۔

ایران کی حالت:

ایران عرب کی قریبی مملکت تھی اس وقت اس کا شمار عظیم سلطنتوں میں ہوتا تھا۔ یہاں توحید کا فقدان، شرک اور بت پرستی کا زور تھا۔ زرتشت کو خدائی صفات سے متصف کر کے معبودان باطلہ میں شمار کر لیا تھا۔ نیکی اور بدی کے دو معبود یزداں اور اہرمن کے نام سے پوجے جاتے تھے۔ سورج چاند ستارے آگ حجر و شجر کی پرستش کی جاتی تھی۔

حضور ﷺ کی بعثت سے کئی سو سال پہلے مانی نے مسیحیت اور مجوسیت کی آمیزش سے ایک نیا مذہب بنایا جس کے فلسفہ نور وظلمت میں ایرانی قوم پھنس کر رہ گئی تھی۔ اس کی تعلیم کے مطابق دنیا سے قطع تعلق کر کے جنگلوں اور ویرانوں میں زندگی بسر کرنی چاہیے۔

Marfat.com

روم کی حالت:

ایرانی سلطنت کے مقابل دنیا کی دوسری سب سے بڑی طاقت رومیوں کی حکومت تھی۔ رومی سلطنت کے مشرقی اور مغربی دو حصے ہو گئے تھے۔ مشرقی حصہ کا بادشاہ قسطنطنین تھا۔ اس نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ مگر عیسائی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور بشریت کی بحثوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ 514ء میں خود عیسائیوں کے دو گروہوں میں مذہبی جنگ چھڑ گئی تھی۔ مغربی روم کی مذہبی حالت بھی ابتر تھی۔ وہ ستاروں، دیوتاؤں اور بتوں کی پرستش کرتے تھے۔

مصر کی حالت:

مصر کی حالت بھی اس وقت ابتر تھی۔ جب مصر کی قوت میں ضعف اور کمزوری آئی تو رومیوں، ایرانیوں اور یونانیوں نے پے در پے حملے کیے اور ملک مصر پر قابض ہو گئے۔ فاتحین رعایا کو چوپایوں سے زیادہ ذلیل سمجھتے تھے۔ جو عیوب حکمران طبقے میں موجود تھے وہ سب محکوم طبقے میں بھی سرایت کر گئے تھے۔ انسانیت پارہ پارہ ہو چکی تھی۔ مصر کا ایک بڑا طبقہ عیسائیت قبول کر چکا تھا لیکن وہ عیسائیت کی اصل روح سے بالکل ناآشنا تھے۔ بعض طبقے بتوں کے سامنے سجدہ ریز تھے۔

ہندوستان کی حالت:

مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ دور ہندوستان کی تاریخ میں نازک ترین دور تھا۔ وہاں ہر قسم کا شرک کمال پر تھا۔ وید میں دیوتاؤں کی تعداد 33 تھی۔ اس دور میں بڑھتے بڑھتے دیوتاؤں کی تعداد 33 کروڑ ہو گئی۔ بت پرستی عام تھی۔ نیز سورج، چاند ستاروں، پہاڑوں، دریاؤں اور حیوانوں کی پرستش کی جاتی تھی۔ مندروں کے نگران و محافظین ہر قسم کی بداخلاقیوں میں مبتلا تھے۔ عورتوں کو اس دور میں غلام کی حیثیت دی جاتی تھی۔ ہندوستان ذات پات میں منقسم تھا۔ رہبانیت سب سے عمدہ عبادت تصور کی جاتی تھی اور اپنے جسم کو سخت اذیت دینا رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ عورتیں قمار بازی میں ہاری جاتی تھیں۔ ایک

Marfat.com

عورت کے کئی خاوند ہوتے تھے۔ ستی کی رسم عام تھی کہ اگر خاوند فوت ہو جائے تو بیوی کو خاوند کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ الغرض ہر قسم کی برائیوں کی آماجگاہ تھا۔

ظہور اسلام سے پہلے عربوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت:

اسلام سے پہلے عرب میں بت پرستی عام تھی۔ بتوں کے متعلق ان کا عقیدہ یہ تھا کہ یہ ہر قسم کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ ان کے بقول اللہ تعالیٰ نے مختلف کاموں کی انجام دہی مختلف بتوں کے سپرد کر رکھی ہے۔ خانہ کعبہ میں اس وقت تین سو ساٹھ بت تھے۔ یعنی ہر روز کی عبادت کے لیے ایک بت مخصوص تھا۔ چاند سورج اور ستاروں کی بھی پوجا کی جاتی تھی۔ عربوں کا ایک گروہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں تصور کرتا تھا۔ اس وجہ سے وہ ملائکہ کی پرستش کرتا تا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کی شفاعت کریں۔ اہلِ عرب کا ایک گروہ جنوں کو بھی خدا کا عزیز اور مقرب خیال کرتا تھا۔

عرب کی اخلاقی حالت:

اسلام کے ظہور سے پہلے عربوں کے گندے خصائل اور اعمال کی ایک لمبی فہرست ہے۔ یہاں مختصر طور پر چند ایک کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

1۔ بادہ نوشی:

بادہ نوشی عربوں میں اس قدر عام تھی کہ ہر گھر مے کدہ بنا ہوا تھا۔ دوست واحباب ایک دوسرے کے گھر جمع ہوتے، شراب پیتے، جوا کھیلتے، عربی زبان میں شراب کے سو سے زیادہ نام تھے۔

2۔ قمار بازی:

عرب جاہلیت میں قمار بازی کا بہت رواج تھا۔ قمار بازی کی کئی صورتیں تھیں اور جو لوگ قمار بازی کی محفلوں میں شریک نہیں ہوتے تھے ان کو بخیل تصور کیا جاتا تھا اور وہ سوسائٹی کی نظر میں گرے ہوئے انسان ہوتے تھے۔

Marfat.com

3۔ بدکاری

قوموں اور ملکوں کی تباہی و بربادی اور تنزلی کے گڑھے میں دھکیلے جانے کا سب سے بڑا سبب زنا اور فواحش ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جو اقوام قعرِ ذلت میں گری ہیں ان سب میں بدکاری کا مرض بہت عام تھا۔ عرب میں بدکاری عام تھی۔

4۔ سود خوری

عرب میں سود خوری کا عام رواج تھا۔ تمام صاحبِ ثروت سود پر لین دین کرتے تھے۔ طائف ایک زرخیز علاقہ تھا وہاں کے لوگ بھی سودی کاروبار کرتے تھے۔

5۔ غارت گری

عرب میں مختلف قبائل تھے۔ بعض قبائل رہزنی اور غارت گری میں بہت مشاق تھے اور انہوں نے رہزنی کو اپنا ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔ بعض قبائل غارت گری کی وجہ سے مشہور تھے۔

6۔ چوری

عربوں میں چوری کا رواج عام تھا۔ چوری کی عادت عربوں میں اس قدر عام تھی کہ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب کوئی حضور ﷺ کے پاس بیعت کے لیے آتا تو آپ دوسری باتوں کے ساتھ اس بات کا بھی عہد لیتے تھے کہ وہ آئندہ چوری نہ کریں گے۔

7۔ جنگ جوئی:

عرب میں ہر وقت جنگ و قتال کا بازار گرم رہتا تھا۔ بہت ہی معمولی بات پر لڑائی برسوں جاری رہتی اور کئی نسلیں تباہ ہو جاتیں۔ کہیں پانی پہلے جانوروں کو پلانے کا جھگڑا ہوتا تھا اور کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پر جھگڑا ہوتا تھا۔

8۔ بے شرمی اور بے حیائی:

جس قوم اور ملک میں بدکاری عام ہو جائے وہاں شرم و حیا کا وجود مفقود ہو جاتا ہے۔ عرب میں بے شرمی اور بے حیائی کی کوئی حد ہی نہیں تھی۔

117602

Marfat.com

بیت اللہ کا حج کرنے کے لیے لاکھوں آدمی جمع ہوتے تھے۔ سوائے قریش کے سب ننگے ہوکر کعبہ کا طواف کرتے۔ اسی طرح عورتیں بھی ننگا طواف کرتیں۔ نہاتے وقت پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

9۔ سفاکی اور ظلم:

شب و روز کی لڑائیوں نے اہلِ عرب میں درندگی اور بربریت پیدا کر دی تھی۔ لڑائیوں میں عورتیں قیدی ہوتیں۔ اگر وہ حاملہ ہوتیں تو ان کے پیٹ چاک کر دیتے۔ مقتولوں کے ناک کاٹ لیتے اور عورتیں ان کا ہار بنا کر پہنتیں۔ سزا دینے کے بھی نہایت ظالمانہ طریقے تھے۔ مجرم کو دو اونٹوں سے باندھ دیتے پھر ان کو مخالف سمتوں میں چلاتے تو مجرم کا بدن چِر جاتا۔ کبھی مجرم کو گھوڑے سے باندھ دیتے اور اسے سرپٹ دوڑاتے تو آدمی کے جسم کے ٹکڑے ہو جاتے۔ کبھی آدمی کو کسی تاریک کوٹھڑی میں قید کر کے کھانا پینا بند کر دیتے۔ وہ بیچارہ تڑپ تڑپ کر جان دے دیتا۔ زندہ جانوروں کو درخت کے ساتھ باندھتے اور اس پر نشانہ کی مشق کرتے۔ زندہ اونٹ اور دنبوں کی کوہان اور چکیاں کاٹ لیتے اور کباب بناتے۔

قدیم مذاہب کا حال

عرب میں اسلام سے پہلے مختلف مذاہب کے پیروکار پائے جاتے تھے۔ جن میں زیادہ ممتاز یہودی، عیسائی اور صابی تھے۔ ان کا مختصر حال پیش خدمت ہے۔

یہودیت:

اسلام سے قبل یہودیت بالکل بگڑ چکی تھی۔ اس میں ہر قسم کی برائیاں سرایت کر چکی تھیں۔ مثلاً یہودی علماء اپنے منشاء کے مطابق احکامِ الٰہی کو بدل دیتے اور اپنی تصنیفات اور اجتہادات کو کتاب الٰہی کا درجہ دیتے تھے۔ احکامِ الٰہی میں سے جو آسان اور ضرورت کے مطابق ہوتا ان پر عمل کر لیتے اور دوسرے احکام پس پشت ڈال دیتے۔ وہ اس باطل وہم میں مبتلا تھے کہ وہ خدا کے برگزیدہ ہیں اور قیامت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے مواخذہ نہ ہوگا اور اگر جہنم میں گئے بھی تو صرف چند دن ہی آگ ہمارے جسموں کو چھوئے گی۔ طمع اور حرص میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے ہر قسم کی برائی اور اخلاقی کمزوریوں میں مبتلا تھے اور اگر کسی سے لین

Marfat.com

دین کرتے تو دیانت داری نہ برتتے۔ سودی کاروبار کرنے کی وجہ سے یہودی سنگدل ہو گئے تھے۔ وہم پرست اور تعویذ گنڈے کو سچ سمجھتے تھے۔

عیسائیت:

اس وقت عیسائیت کئی فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے خون کا پیاسا تھا۔ پادریوں نے اپنے مذہبی منصب کو جاہ وحشمت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہوا تھا۔ ایک پادری دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے ہر ممکن کوششیں کرتا اور ان پادریوں میں ہر قسم کی برائیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ ان کی بدکاریوں کا ایک عیسائی مصنف نے یوں نقشہ کھینچا ہے کہ کنواریاں پادریوں کے پاس اقرار گناہ کے لیے جاتیں مگر کنواریاں واپس نہ آتیں۔

گرجا کے پادریوں نے مذہب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تھے۔ امن، محبت اور نیکی کو مفقود کر دیا تھا اور اصل مذہب کو بھول گئے تھے۔ انصاف علانیہ فروخت کیا جاتا۔ عیسائیت میں بہت سے باطل عقائد مثلاً تثلیث اور کفارہ راہ پا چکے تھے۔ ان عقائد کی وجہ سے عیسائیوں میں ہر قسم کی برائیوں کو رواج دیا گیا اور وہ بے باکی سے گناہوں کی وادی میں سرگرداں پھرتے تھے۔

صابیت:

صابیت کا اصل وطن بابل تھا۔ متواتر انقلابات اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں یہودیت، مجوسیت اور عیسائیت کے مختلف عقائد شامل ہو گئے تھے۔ وہ ایک خدا پر یقین تو رکھتے تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ ستاروں اور بتوں کی پوجا بھی کرتے تھے۔ ستاروں کی ارواح کو خدا اور اس کے بندوں کے درمیان وسیلہ سمجھتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل فرعون کو اچھا سمجھتے تھے۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ جو مصری فرعون کے ساتھ ڈوبنے سے بچ گئے تھے وہ قطب شمال کی جنت میں آرام کر رہے ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حضور ﷺ کی مقدس پیدائش کے وقت بعض عظیم الشان نشانات کا ظہور

نبیوں کے سردار حضور ﷺ وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ حضور ﷺ کی ولادت مبارک کے وقت عظیم الشان نشانات ظاہر ہوئے یعنی حضور ﷺ کی ولادت کے ساتھ ہی تمام دنیا کو پتہ چل گیا کہ وہ عظیم ہستی دنیا میں تشریف لے آئی ہے جن کے آنے کی پیش گوئیاں تمام انبیاء اکرام نے کی تھیں۔ ان پیش گوئیوں کے پورے ہونے کا وقت آ گیا تھا۔ معزز قارئین کے لئے اُن عظیم الشان نشانات میں سے چند نشانات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضور ﷺ کے دا! احضرت عبدالمطلب کے مطابق وہ ایک مرتبہ حجر کے مقام پر سوئے ہوئے تھے۔ اس وقت انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ جو بڑا دلکش تھا انہوں نے دیکھا کہ ان کے ہاں ایک دخت اُگا اور اس کا سر آسمان سے جالگا اور اس کی شاخیں مشرق سے مغرب تک پھیل گئیں اس کے ساتھ انہوں نے ایک نور دیکھا جو سورج سے ستر گنا زیادہ تھا، تمام عرب وعجم اس نور کے سامنے سجدہ ریز تھے۔ کبھی یہ نور چھپ جاتا اور کبھی پوری آب وتاب کے ساتھ پھر جلوہ گر ہو جاتا۔ مین نے قریش کے لوگوں کو اس درخت کی شاخوں سے لٹکے ہوئے دیکھا اور قریش کے ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ اس درخت کی جڑوں پر کلہاڑا چلانے کا قصد کر رہے ہیں۔ جب وہ اس درخت کے قریب گئے تو ایک شکیل اور وجیہہ نوجوان نمودار ہوا۔ میں نے بھی اس درخت کا کچھ حصہ لینا چاہا لیکن کامیاب نہ ہوسکا میں نے پوچھا کہ یہ درخت کن لوگوں کے لئے

Marfat.com

ہے مجھے بتایا گیا کہ یہ درخت ان لوگوں کے لئے جو اس کی شاخیں پکڑ کر لٹکے ہوئے ہیں۔ اس وقت حضرت عبدالمطلب کی آنکھ کھل گئی۔ خوف اور ہیبت سے اُن کا جسم لرز رہا تھا حضرت عبدالمطلب ایک کاہنہ کے پاس گئے اس کے سامنے اپنا خواب بیان کیا۔ اُس کاہنہ نے جواب دیا کہ یہ خواب سچا ہے تیرے صلب سے کوئی ایسا شخص پیدا ہوگا جو مشرق سے مغرب کا مالک ہوگا اور مخلوق خدا اس کی اطاعت کرے گی۔

حضور ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت کے وقت میں نے اوپر دھیان کیا تو دیکھا کہ کوئی بہت بڑی شے چھت کی راہ سے کمرے میں آرہی ہے۔ اس سے مجھ پر ایک ہیبت سی چھا گئی ہے مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کہ ایک سفید پرندے نے اپنے پر مجھ پر ملے۔ اور وہ خوف وہراس زائل ہوگیا پھر اس کے بعد کوئی سفید چیز پینے کو دی گئی جو میں سمجھتی ہوں کہ دودھ تھا، میں نے اُس میں سے چند گھونٹ پی لئے پھر میں نے دراز قامت اور خوب صورت عورتیں دیکھیں وہ میرے اردگرد جمع ہوگئیں اور میرا حال احوال پوچھنے لگیں۔

حضور ﷺ کی ولادت کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مکان ایسا روشن ہوا کہ اس روشنی میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو شام کے محلات نظر آئے۔ حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے وقت میں وہاں موجود تھی آپ ﷺ جس وقت پیدا ہوئے میں نے دیکھا سارا گھر نور سے بھر گیا اور ستارے اس قدر قریب آگئے تھے کہ اس کا گمان ہوا کہ یہ تارے اب گر پڑیں گے۔

حضور ﷺ کے دادا جان کے بیان کے مطابق آپ ﷺ کی ولادت کے وقت وہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے جب آدھی رات گزر گئی تو خانہ کعبہ میں بمقام ابراہیم کی طرف سے اللہ اکبر کی آوازیں بلند ہوئیں اور یہ سنا کہ اب مجھے مشرکوں کی نجاستوں اور زمانہ جہالت کی ناپاکیوں سے پاک وصاف کر دیا گیا ہے۔ میں نے ہبل کی طرف دیکھا جو سب سے بڑا بت تھا وہ اوندھے منہ ایک پتھر پر پڑا ہوا تھا میں نے ایک صدا سنی کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے محمد

Marfat.com

ﷺ پیدا ہو چکے ہیں، جب میں گھر گیا تو میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو تلوار سونتے ہوئے تھا اور چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھا۔ کہنے لگا اے عبدالمطلب واپس جا تا کہ ملائکہ، مقربین اور تمام علیین کے رہنے والے تیرے بچے کی زیارت سے فارغ ہوں۔ اس سے میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ میں اسی حالت میں واپس آ گیا۔

حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ایران کے دارالحکومت میں نوشیرواں شاہ ایران کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں اور اُس کے چودہ کنگرے گر پڑے چودہ کنگرے گرنے میں یہ اشارہ تھا کہ چودہ حکمرانوں کے بعد ایران کا ملک توحید کے نام لیواؤں کے قبضے میں آ جائے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ اس کے علاوہ اُس وقت ایران کا سب سے بڑا اور مقدس آتش کدہ جس میں آگ ہزار برس سے روشن چلی آ رہی تھی۔ ایسا سرد پڑ گیا کہ ہر چند اس میں آگ جلانے کی کوششیں کی جاتی تھی مگر نہ جلتی تھی۔ بحیرہ سادہ جو ہمدان اور قم کے درمیان چھ میل لمبا اور چھ میل ہی چوڑا تھا اور جس کے کناروں پر شرک و بت پرستی ہوا کرتی تھی۔ یکا یک بالکل خشک ہو گیا اور شام و کوفہ کے درمیان وادی سادہ کی ندی جو بالکل خشک تھی، لبالب بہنے لگی۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس بچپن اور جوانی

دنیا میں جب لوگ اللہ سے دور ہونا شروع ہوتے ہیں اور برائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دنیا میں جب بھی تاریکی پھیلتی ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی ہدایت اور روشنی کیلئے اپنے رسولوں کو بھیجتا ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے بھی ہر طرف تاریکی کا راج تھا اللہ تعالیٰ نے رحمت العالمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے لئے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجا۔

نسب شریف:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام حضرت عبداللہ تھا اور دادا کا نام عبدالمطلب جن کا تعلق عرب کے مشہور ومعروف خاندان قریش کے قبیلہ بنو ہاشم سے تھا۔ عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کا نکاح خاندان قریش کی ایک برگزیدہ خاتون حضرت آمنہ بنت وہب سے کر دیا۔

والد کا انتقال:

حضرت عبداللہ شادی کے کچھ عرصے بعد بغرض تجارت مکہ سے شام روانہ ہوئے اور وہاں سے واپسی پر بیماری کی وجہ سے قبیلہ بنی نجار میں اپنے ماموں کے ہاں ایک ماہ تک ٹھہرے رہے اور پھر وہاں ہی وفات پا گئے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے پہلے ہی حضرت عبداللہ وفات پا چکے تھے۔

ولادت باسعادت:

12 ربیع الاول بمطابق 22 اپریل 571ء بروز پیر صبح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف کی والدہ شفاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے دادا صرف عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا۔ آپ ﷺ کے اباؤ اجداد میں سے یہ نام کسی کا نہ تھا۔ اس لئے جب لوگوں نے عبدالمطلب سے یہ نام رکھنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ تمام اہل زمین ہمیشہ اس کی مدح کریں گے۔

رضاعت:

حضرت آمنہ کے علاوہ کئی خواتین نے حضور ﷺ کو دودھ پلایا مثلاً ثوبیہ، سلیمہ، خولہ بنت منذر، ام ایمن اور حلیمہ سعدیہ مگر یہ شرف صرف حلیمہ سعدیہ کو حاصل ہوا کہ آپ ﷺ نے ان کے ہاں رضاعت کے دو سال گزارے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ اہل عرب میں عام رواج تھا کہ جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ کسی اچھے قبیلے کی بہتر خاتون کو دودھ پلانے کے لئے تلاش کرتے تا کہ بچے کی نشوونما، عادات واطوار اچھے ہوں۔ چنانچہ بچوں کو حاصل کرنے کے لئے مکہ کے مضافات کے قبائل کی عورتیں مکہ معظّمہ آتی تھیں جس سال حضور ﷺ کی ولادت ہوئی قبیلہ بنوسعد کی خواتین بچوں کی پرورش کیلئے مکہ معظّمہ آئیں سب خواتین کو پرورش کے لئے بچے مل گئے مگر حلیمہ سعدیہ کو کوئی بچہ نہ ملا۔ حضور انور ﷺ کو یتیم سمجھ کر سب نے چھوڑ دیا کیونکہ انہیں وہاں معقول معاوضے کی اُمید نہ تھی۔ جب حلیمہ سعدیہ کو کوئی بچہ پرورش کے لئے نہ ملا تو اپنے شوہر سے مشورہ کے بعد حضور ﷺ کو پرورش کے لئے لے آئیں اس سال عرب میں قحط پڑا ہوا تھا۔ انسان اور جانور سب ہی کمزور ہو رہے تھے حلیمہ سعدیہ کی صحت بھی اچھی نہ تھی۔ ان کے اپنے بچے کے لئے بھی دودھ کافی نہ ہوتا تھا مگر جب حضور ﷺ کو اپنے گھر لائیں تو ان کا بیان ہے کہ دنیا ہی بدل گئی اور اتنا دودھ اترا کہ حضور ﷺ نے بھی سیر ہو کر پیا اور رضاعی بھائی عبداللہ نے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور حلیمہ سعدیہ کے سارے مویشی چراگاہوں سے خوب سیر ہو کر واپس آئے اور دودھ وافر مقدار میں میسر آنے لگا۔ ان برکات کو دیکھ کر سب حیران ہوتے تھے۔ حضور ﷺ کی رضاعت کا معاہدہ دو سال کا تھا۔ جب یہ مدت پوری ہوگئی تو حلیمہ سعدیہ آپ ﷺ کو مکہ معظمہ واپس لے گئیں مگر ان کا یہی دل چاہ رہا تھا کہ ابھی کچھ دن اور حضور ﷺ ان کے پاس رہیں کیونکہ آپ ﷺ کی برکتیں وہ خود ملاحظہ کر چکی تھیں۔ چنانچہ حضرت آمنہ سے دوبارہ حضور ﷺ کو دوبارہ ساتھ واپس لے آئیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد حضور ﷺ کو ان کی والدہ کے پاس واپس چھوڑ آئیں۔

Marfat.com

والدہ کی وفات:

حضورﷺ کی والدہ آپ ﷺ کو لے کر 576ء میں اپنے رشتہ داروں کو ملنے اور اپنے شوہر کی قبر پر حاضر ہونے کیلئے مدینہ منورہ گئیں۔ جب وہ آپ ﷺ کو لے کر واپس آ رہی تھیں تو راستے میں ''ابواء'' کے مقام پر آپ بیمار ہوگئیں اور وہیں انتقال فرما گئیں اور وہاں پر ہی آپ کی تدفین ہوئی۔ یہ مقام مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ اس وقت حضور انور ﷺ کی عمر چھ سال تھی۔ وفات کے وقت حضرت آمنہ کی عمر تیس سال تھی۔ زندگی کی ابتدائی منزل پر یہ صدمہ حضور ﷺ کے لئے کتنا کربناک ہوگا۔ اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو اس منزل پر جدائی کے اس غم سے دوچار ہوا ہو۔

کفالت حضرت عبدالمطلب:

والدہ کی وفات کے بعد حضور ﷺ حضرت عبدالمطلب کی کفالت میں آ گئے وہ حضور ﷺ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ خانہ کعبہ کے سائے میں حضرت عبدالمطلب کے لئے جب فرش بچھایا جاتا تھا تو کسی کی مجال نہ تھی کہ عبدالمطلب کے بیٹھنے سے پہلے فرش پر بیٹھ سکے۔ بچپن میں حضور ﷺ ادھر آ جاتے اور فرش پر بیٹھ جاتے۔ آپ ﷺ کے چچا روکنا چاہتے تو حضرت عبدالمطلب ان کو منع کرتے اور فرماتے، میرے اس بچے کو چھوڑ دو خدا کی قسم اس کی بڑی شان ہونے والی ہے۔ پھر وہ حضور ﷺ کو اپنے پاس بٹھا لیتے۔ حضرت عبدالمطلب کو مختلف ذرائع سے حضور ﷺ کے تابناک مستقبل کا اندازہ ہو گیا تھا اس لئے وہ حضور ﷺ کو بہت چاہتے اور آپ کی عزت کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت عبدالمطلب بھی وفات پا گئے۔

ابوطالب کی کفالت:

حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے بعد حضور ﷺ کی کفالت آپ ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب نے کی۔ حضور ﷺ ان کے گھرانے کے لئے رحمت بن گئے۔ وہ حضور ﷺ کو اپنے ساتھ شام کے سفر پر لے گئے۔ وہاں بحیرا راہب نے دیکھ کر حضور ﷺ کی نبوت کی خوش خبری سنائی جب آپ کچھ بڑے ہوئے تو ایک معاہدہ حلف الفضول میں شامل ہوئے۔ جب جوان ہوئے تو آپ ﷺ خود ایک تجارتی سفر پر گئے وہاں نسطورا راہب نے حضور ﷺ کی نبوت کی

Marfat.com

خوشخبری سنائی۔ حضرت ابوطالب بھی حضور ﷺ سے محبت رکھتے تھے اور حضور ﷺ کے بچپن سے ہی آپ ﷺ کی برکات دیکھ رہے تھے ایک دفعہ مکہ میں قحط پڑا تو ابوطالب آپ ﷺ کو خانہ کعبہ لے گئے اور آپ ﷺ سے دعا کرائی۔ دعا سے قبل آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا دعا کرتے ہی بادل گھر آئے اور موسلادھار بارش شروع ہوگئی۔

شام کا پہلا سفر:

حضور ﷺ کی عمر جب 12 سال تھی تو آپ ﷺ اپنے چچا حضرت ابوطالب کے ساتھ ایک قافلے کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے قافلے نے شام کے قصبے بصریٰ میں پڑاؤ ڈالا۔ قریب ہی ایک گرجا تھا جہاں بحیرا نامی ایک مشہور پادری رہتا تھا۔ یہ عیسائیوں کا ایک بڑا عالم تھا بحیرا نے دیکھا کہ حضور ﷺ پر بادل کا ایک ٹکڑا سایہ کئے ہوئے ہے۔ جہاں وہ جاتے ہیں یہ بادل کا ٹکڑا ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ بحیرا نے حضور ﷺ سے چند سوالات کئے حضور ﷺ نے جوابات دیئے تو انہیں انجیل کے مطابق پایا۔ پشت پر مہر نبوت بھی دیکھی پھر ابوطالب سے کہا کہ اپنے اس بھتیجے کو فوراً وطن واپس لے جایئے اور ان کے متعلق یہودیوں سے ہوشیار رہیے۔ اگر انہوں نے دیکھ لیا اور کچھ علامات جو میں نے پہچان لی ہیں اگر وہ بھی پہچان گئے تو ضرور ان کے درپے آزار ہو جائیں گے کیونکہ ان کا عظیم الشان مستقبل ہے۔

شام کا دوسرا سفر:

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک 25 سال ہوئی تو حضرت ابوطالب کے ایماء پر حضور ﷺ تجارتی سفر کے لئے تیار ہوئے مکہ معظمہ کی مشہور و معروف خاتون خدیجہ بنت خویلد اپنا سامان دے کر لوگوں کو تجارت پر بھیجتی تھیں اور وہ اس کا معقول معاوضہ دیتی تھیں۔ ایک دفعہ حضور ﷺ کا سامان تجارت لے کر گئے اس سفر میں حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ بھی ساتھ تھے یہ قافلہ بصریٰ پہنچا جو دمشق کے راستے پر واقع ہے یہاں نسطورا راہب نے آپ ﷺ کو دیکھا جس طرح بارہ تیرہ سال قبل بحیرا راہب نے حضور ﷺ کے حالات اور علامات سے آپ ﷺ کو پہچانا تھا اسی طرح اس راہب نے بھی پہچانا اور کچھ حالات میسرہ غلام سے بھی دریافت کئے اور پھر کہا یقیناً یہ نبی اور آخری نبی ہیں۔

حضور ﷺ کو اس سفر تجارت میں دوگنا نفع ہوا واپس آ کر جو نفع کمایا تھا حضرت خدیجہ

Marfat.com

بنت خویلد کے سامنے رکھ دیا۔ میسرہ غلام نے حضرت خدیجہ کو نسطورا راہب سے ملاقات اور گفتگو کا سارا ماجرا سنایا اور راستے میں جو غیر معمولی باتیں سفر میں پیش آئیں ان کا بھی ذکر کیا۔ اس سے حضرت خدیجہؓ بہت متاثر ہوئیں اور جو معاوضہ حضور ﷺ سے طے ہوا تھا اس سے دوگنا معاوضہ دیا۔

جاہلیت کی برائیوں سے دوری:

حضور ﷺ کا بچپن اور جوانی ایسے دور میں گزری جب ہر طرف جہالت تھی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے بالکل محفوظ رکھا۔ حضور ﷺ نے نہ ساز و سرور کی کسی محفل میں شریک ہوئے نہ ہی کسی بت کی پوجا کی اور آپ ﷺ ہر قسم کی معاشرتی برائیوں سے دور رہے اور نہ ہی کسی لہو ولعب میں مبتلا ہوئے۔ حضور ﷺ نے ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ''میں نے کبھی کسی ایسی برائی کا ارادہ نہیں کیا جس کا زمانہ جاہلیت میں لوگ ارتکاب کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منصبِ نبوت سے سرفراز فرمایا۔''

لقب صادق وامین:

حضور ﷺ نے اپنی دیانت داری اور امانت داری سے دوست اور دشمن کے دلوں میں گھر کر لیا تھا اور پچیس سال کی عمر میں معاشرے میں وہ عزت اور وقار حاصل کر لیا کہ سب نے یک زبان ہو کر آپ ﷺ کو صادق اور امین کا لقب دیا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کی دینداری سے متاثر ہو کر اپنا سامان تجارت کیلئے دیا تھا۔ اور پھر اس کے بعد آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق سے متاثر ہو کر آپ کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔

تعمیر کعبہ کے موقع پر آپ ﷺ کی امانت داری اور دیانت داری کی وجہ سے آپ ﷺ کو ثالث تسلیم کیا گیا جب حضور ﷺ نے اسلام کا پیغام پیش کیا تو بہت سے لوگوں نے حضور ﷺ کی امانت اور صداقت ہی کی وجہ سے اسلام قبول کیا کہ جو شخص دنیاوی معاملات میں جھوٹ اور خیانت سے کام نہیں لیتا وہ اللہ پر جھوٹ کیسے باندھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ پر اس درجہ لوگوں کو اعتماد تھا کہ مخالفین بھی اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے۔ حضور ﷺ کے مخالفین بھی یہی کہتے تھے کہ ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے مگر ہم اُس پیغام کو نہیں مان سکتے جو آپ لے کر آئے ہیں۔

Marfat.com

اخلاق حسنہ:

حضور ﷺ بلند اعلیٰ اخلاق پر فائز تھے ایک صحابی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور ﷺ کی عادات واخلاق کے بارے میں کچھ بتائیں۔ آپ نے فرمایا، قرآن کریم سب کا سب آئینہ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ قرآن کریم حضور ﷺ کے اخلاق کی یوں گواہی دے رہا ہے کہ ''آپ ﷺ اخلاق کی اعلیٰ ترین بلندیوں پر فائز ہیں۔''

حضور ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی خوبیوں کو مکمل کردوں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے آپ ﷺ کو نہایت قریب سے دیکھا اور پرکھا، وہ یوں خراج عقیدت پیش کرتی ہیں کہ خدا کی قسم حق تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہ کرے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی فرماتے، یتیموں، محتاجوں کی کفالت اور خبر گیری فرماتے، مہمانوں کی خاطر مدارات کرتے اور مصائب ومشکلات میں لوگوں کی مدد فرماتے۔

حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ کا اعتراف تو اغیار کو بھی ہے۔ تھاسس کارلائل اس الزام کورد کرتے ہوئے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے لکھتا ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا بلکہ اخلاقِ محمدی ﷺ نے سارے عالم کو اپنا گرویدہ بنایا اور جزیرہ نما عرب کی کایا پلیٹ کر رکھ دی۔

سراپا مبارک:

حضور ﷺ نہایت ہی خوبصورت تھے اور سب ہی حضور ﷺ کے حسن وجمال کی تعریف کرتے ہیں ذرا آپ ﷺ کا سراپا ملاحظہ فرمائیں۔ ''چودھویں کے چاند سا دمکتا مسکراتا چہرہ، کشادہ پیشانی، باریک گنجان اور خمدار ابرو، رنگ سفید سرخی مائل، چاندی سے ڈھلا ہوا بدن، آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، پتلیاں کالی، ناک اونچی، رخسار ہموار، دندان مبارک چمکدار اور خوشنما، ریش مبارک گھنی اور بھروان، گردن صراحی دار، سر مبارک بڑا، بال سیاہ اور قدرے خمدار، بدن گھٹا ہوا، قد درمیانہ مگر سب سے ممتاز، سینہ چوڑا اور فراخ، پشت مہر نبوت سے آراستہ، کلائیاں دراز، ہتھیلیاں نرم ونازک، انگلیاں موزوں اور دراز، پنڈلیاں خوبصورت، پاؤں پُرگوشت، تلوے قدرے گہرے، چال درمیانہ تھی الغرض باطن بھی حسین وجمیل، ظاہر بھی حسین وجمیل، صورت بھی حسین وجمیل، سیرت بھی حسین وجمیل، حسن وجمال کے پیکر تھے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب 2

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک معجزہ نما شخصیت

اللہ تعالیٰ اہل دنیا کی نظر میں پیغام حق کے من جانب اللہ ثابت کرنے کے لئے اپنے نشان ظاہر کرتا ہے۔ جو اپنے اندر ایسی ارفع شان رکھتے ہیں کہ انسان اس کا مثل لانے سے عاجز ہوتے ہیں۔ اسی کو اصطلاح میں معجزہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہ السلام کے لئے اپنے معجزات ظاہر فرمائے تا کہ لوگ اُن پر ایمان لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہزاروں کی تعداد میں عظیم الشان معجزات کا ظہور ہوا اور ایک ایک معجزہ اپنی ذات کے اندر بیسیوں معجزات لئے ہوئے ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ان معجزات کی تعداد لاکھوں میں بنتی ہے۔

معزز قارئین کے لئے چند معجزات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

عظیم الشان انقلاب:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اہل عرب شجر وحجر شمس وقمر کی پوجا کرتے تھے۔ چوری، قمار بازی، جنگ وجدل، جہالت، قتل وغارت جیسے بدخصائل میں مبتلا تھے۔ یعنی وہ جانوروں سے بھی بدتر زندگی گزار رہے تھے لیکن وہی اہل عرب اسلام لانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے تمام برائیوں کو چھوڑ کر آستانہ الوہیت پر گر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہو کر اس دھرتی پر چلتے پھرتے فرشتے دکھائی دیتے تھے اور یہ معجزہ صرف چند سالوں میں رونما ہو گیا تھا۔

Marfat.com

عظیم الشان کامیابی:

حضور ﷺ جس غرض کے لئے دنیا میں آئے اُسے اپنی زندگی میں پورا کر دیا۔ یہ وہ عظیم الشان کامیابی ہے جس کی نظیر کسی اور پیغمبر کی زندگی میں نہیں ملتی۔ حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں مشکلات اور مصائب کا سامنا بھی کیا اور اپنی زندگی میں ہی ملک عرب پر تسلط بھی حاصل ہو گیا اور لوگوں کو دائرہ اسلام میں فوج در فوج داخل ہوتے بھی دیکھ لیا۔

عبادت گزار اُمت:

یہ معجزہ بھی حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے کہ مسلمان دنیا کے تمام حصوں میں موجود ہیں اور دنیا میں وقت کے مختلف اوقات کے باعث دنیا میں کہیں نہ کہیں نماز کا وقت ہوتا ہے۔ یعنی مسلمان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے آگے سربسجود رہتے ہیں یعنی اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس کے ماننے والے ہر وقت اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے پیارے نبی حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ پر درود شریف نماز کا ایک حصہ ہے۔

تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے:

حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو کفار مکہ نے اعلان کیا جو کوئی محمد ﷺ اور ان کے ساتھی کو پکڑ کر لائے گا اسے سو اونٹ انعام میں دیئے جائیں گے۔ انعام کے لالچ میں بہت سے لوگ حضور ﷺ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے، ان میں سے ایک سراقہ بھی تھا اس کے پاس ایک تیز رفتار گھوڑا تھا۔ جو تیز رفتاری میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا اس نے سوچا کہ میں اس گھوڑے کی مدد سے محمد ﷺ اور آپ کے ساتھی کو آسانی سے پکڑ سکتا ہوں۔ یہ سوچ کر وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف چل دیا، حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چند روز تک غار ثور میں رہنے کے بعد مدینے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی وہ راستہ میں ہی تھے کہ سراقہ اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا آ پہنچا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ سراقہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے ہمارے پیچھے آ رہا ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سراقہ نے ہمیں دیکھ لیا ہے اور ہمارے پیچھے آ رہا ہے حضور ﷺ نے

Marfat.com

نہایت اطمینان اور حوصلہ مندی سے فرمایا، فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اتنے میں سراقہ بالکل قریب آ پہنچا۔ اس وقت اللہ کی قدرت سے سراقہ کے گھوڑے کے چاروں پاؤں زمین میں دھنس گئے یہ دیکھ کر سراقہ بہت گھبرایا اس نے بہت کوشش کی مگر گھوڑے کے پاؤں باہر نہ نکل سکے۔ یہ دیکھ کر وہ بولا اے محمد (ﷺ) مجھے اور میرے گھوڑے کو اس مصیبت سے نجات دلائیے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ واپس چلا جاؤں گا اور جو کوئی بھی آپ (ﷺ) کی تلاش میں اس طرف آئے گا اسے بھی واپس لے جاؤں گا۔ سراقہ کی یہ درخواست سن کر حضور ﷺ نے دعا فرمائی تو اس کے گھوڑے کے پیر زمین میں سے نکل آئے۔ سراقہ واپس جانے لگا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے سراقہ! اگرچہ تم ابھی اللہ پر ایمان نہیں لائے مگر میں تمہارے ہاتھوں میں ایران کے بادشاہ نوشیرواں کے کنگن دیکھ رہا ہوں۔

حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف روانہ ہوئے اور سراقہ واپس مکہ چلا گیا۔ اس واقعہ کے کئی سالوں بعد سراقہ اسلام لے آیا اور اس کے بارے میں حضور ﷺ نے جو پیش گوئی فرمائی تھی وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں پوری ہوئی۔ فتح ایران کے بعد جو مال غنیمت آیا اس میں ایران کے بادشاہ نوشیروان کے کنگن بھی تھے، جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں کنگن پہنچائے۔

جب ایک پیالہ سے تین سو افراد نے کھانا کھایا:

ایک دفعہ حضور ﷺ کی خدمت میں کھجوروں، گھی اور پنیر سے بنا کھانے کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ حضور ﷺ نے حضرت انس سے فرمایا فلاں فلاں کو بلا لاؤ، حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور برکت کی دعا فرمائی اور حضور ﷺ نے حاضرین میں سے دس افراد کو بلاتے رہے اور فرماتے رہے کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور ہر ایک صرف اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اس طرح دس آدمیوں کا ایک گروہ کھانا کھا کر نکلتا تو دوسرا آ جاتا۔ دوسرا گروہ کھانے سے فارغ ہوتا تو تیسرا گروہ آ جاتا۔ یہاں تک کہ سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ جب سب لوگ کھا چکے تو حضور ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انس پیالہ اٹھالو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اندازے کے مطابق اس پیالے سے تین سو افراد نے کھانا کھایا تھا۔

Marfat.com

غزوہ حنین میں مٹھی بھر مٹی پھینکنا:

غزوہ حنین میں جب کفار نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گھیرے میں لے لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر مٹی لے کر کفار کے لشکر کی طرف پھینکی جس کی وجہ سے پورے لشکر میں افراتفری پھیل گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے صرف ایک مٹھی بھر مٹی نے ایسا معجزہ دکھایا کہ وہ کفار کا لشکر پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

سالن اور روٹیوں میں بے پناہ اضافہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت پتھر آ گیا لوگوں نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی کہ خندق میں ایک بڑا سا پتھر آ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اترتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم اطہر پر پتھر بندھے ہوئے تھے اور تین روز سے کوئی چیز چکھی تک نہ تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال لے کر ضرب لگائی تو وہ پتھر ریت کی طرح ہو گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے گھر گئے اور اپنی بیوی سے کہا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن سے کچھ نہیں کھایا گھر میں کچھ جو تھے اور ایک بکری کا بچہ تھا اس کو ذبح کیا اور گوشت پکنے کے لئے رکھ دیا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور کچھ جو پیسے ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند حضرات کو لے کر تشریف لے چلیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈی کو چولہے سے نہ اتارنا اور آٹے کی روٹیاں نہ پکانا یہاں تک کہ میں آ جاؤں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمائی پھر سالن میں بھی اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ لوگوں نے کھانا کھانا شروع کیا اور اُن کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ تھوڑے سے آٹے اور تھوڑے سے سالن سے ایک ہزار لوگوں نے کھانا کھایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس کی تاثیر:

ایک شخص ضماد مکہ مکرمہ میں آیا جو آسیب کا دم کیا کرتا تھا۔ اہل مکہ نے کہا کہ نعوذ باللہ محمد

Marfat.com

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر آسیب ہو گیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں اگر انہیں دیکھوں تو شاید میرے ہاتھ سے شفا ہو جائے اور وہ شخص حضرت محمد ﷺ سے ملا اور کہا کہ میں آسیب کا دم کیا کرتا ہوں، کیا آپ کو ضرورت ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ رکھے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس شخص نے کہا کہ اپنے یہ الفاظ پھر دہرائیں چنانچہ حضور ﷺ نے یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے۔ اُس نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے۔ نیز جادوگروں اور شاعروں کی باتیں بھی سنی ہیں لیکن آپ کے ان کلمات جیسے نہیں سنے۔ یہ تو سمندر کی تہہ تک پہنچے ہوئے ہیں دست مبارک بڑھایئے کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں اور اس نے حضور ﷺ کی بیعت کر لی اور اسلام لے آیا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی والہانہ اور شدید محبت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ومحبت، ایثار اور قربانی کی وہ مثالیں رقم کی تھیں جن کی مثال ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کے ساتھیوں میں بھی نہیں ملتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مختصر ترین دور نبوت یعنی صرف 23 سال کے انتہائی قلیل عرصہ میں اپنے ساتھیوں میں وہ عزم وہمت، جوش، ایثار وقربانی کا وہ جذبہ پیدا کر دیا کہ پوری دنیا کے لئے حیران کن ہے۔ وہ لوگ جو ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے آپس میں بھائی بھائی بن گئے جو لوگ ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کی وجہ سے ہر قسم کی برائیوں سے دور ہو گئے اور فرشتہ نما انسان بن گئے الغرض نبیوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی مختصر عرصہ میں وہ عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا جس پر آج تک بڑے بڑے مفکرین، تاریخ دان اور دانشور محو حیرت ہیں اور اس کی مثال تاریخ انسانی لانے سے قاصر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان اور مال نچھاور کرنا اپنی سعادت سمجھتے تھے جب ہم گزشتہ انبیا علیہ السلام کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بعض انبیا علیہ السلام نے کئی کئی سو سال تبلیغ کی مگر صرف چند لوگ ان پر ایمان لائے اور بعض انبیاء کے اپنی بیوی بچے بھی اُن کے مخالفین میں شامل تھے اور بعض امتوں نے تو اپنے انبیاء کی اطاعت کی بجائے انہیں ہمیشہ تنگ ہی کئے رکھا۔ مثلاً بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سمیت دوسرے انبیاء کے ساتھ کیا سلوک کیا اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

بنی اسرائیل کی بداعمالیاں، ناشکراپن، انبیاء کی نافرمانیاں، قتل انبیاء اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا:

اگر یہودیوں کی بداعمالیاں اور ناشکراپن کی طرف دیکھا جائے تو یہ لسٹ بہت لمبی ہے۔ یہاں نہایت مختصر طور پر ان کا ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ ان کی تفصیل کے لیے کئی کتابیں درکار ہیں۔

1۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر سینا کی راہ لی تو انہوں نے راستہ میں لوگوں کو بتوں کی پوجا کرتے ہوئے پایا۔ بنی اسرائیل نے یہ پوجا پاٹ دیکھ کر کہا۔ اے موسیٰ علیہ السلام ہم کو بھی ایسے معبود بنا دے تاکہ ہم بھی اسی طرح ان کی پرستش کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر کہنے لگے کہ خدائے واحد کی ہی عبادت کرو۔ بتوں کی پرستش کی طرف مت جھکو اور ان نعمتوں کو مت بھولو جن کا تم مشاہدہ کر چکے ہو۔

2۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر چالیس راتوں کے لیے کوہ طور پر گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں بنی اسرائیل نے سامری کی ہدایت کے مطابق بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے ان کو بہت سمجھایا لیکن انہوں نے سنی ان سنی کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب واپس آئے تو بچھڑے کے بت کو جلا کر اس کی راکھ سمندر میں پھینک دی۔

3۔ مصر میں جہاں بنی اسرائیل چار سو سال سے رہتے تھے وہاں گائے کی پرستش ہوتی تھی۔ اس کے زیر اثر بنی اسرائیل نے بھی ایک گائے کی پوجا شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم اس گائے کو ذبح کر دو۔ مگر بنی اسرائیل نے بڑے حیلوں اور بہانوں کے بعد گائے کو ذبح کیا۔

4۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو ارضِ مقدس میں بحیثیت فاتح داخل ہونے کو کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ارض مقدس تمہیں ضرور ملے گا لیکن اس کے لیے جدوجہد ضروری ہے۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکم کی نافرمانی کر دی اور کہا کہ اس علاقہ میں ایک زبردست قوم رہتی ہے جب تک وہ قوم اس علاقہ میں

Marfat.com

ہے ہم ہرگز نہیں جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل نے کہا کہ پس تُو اور تیرا رب جاؤ اور جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بنی اسرائیل اپنی بزدلی اور نافرمانی کی سزا میں چالیس سال بیابانوں میں پھرتے رہے اور چالیس سال کے بعد انہیں فتح نصیب ہوئی۔

5۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد جب یہودیہ کی ریاست نے اپنے ہی بھائیوں کے خلاف دمشق کی آرامی سلطنت سے مدد مانگی اس پر خدا کے حکم سے حنانی نبی نے یہودیہ فرمانروا آسا کو سخت تنبیہ کی مگر آسا نے اس تنبیہ کو قبول کرنے کی بجائے خدا کے پیغمبر کو جیل میں بھیج دیا۔ (تواریخ باب 17۔ آیت 7 تا 10)

6۔ حضرت الیاس (ایلیاہ) علیہ السلام نے جب بعل کی پرستش پر یہودیوں کی ملامت کی اور ازسرِ نو توحید کی طرف بلایا مگر سامریہ کا اسرائیلی بادشاہ اپنی مشرک بیوی کی خاطر ہاتھ دھو کر ان کی جان کے پیچھے پڑ گیا۔ حتیٰ کہ انہیں جزیرہ نمائے سینا کے پہاڑوں پر پناہ لینی پڑی اس موقع پر جو دعا حضرت الیاس علیہ السلام نے مانگی اس کے الفاظ یہ تھے۔

بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو ترک کیا...... تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا۔ اور ایک میں ہی اکیلا بچا ہوں۔ سو وہ میری جان لینے کے درپے ہیں۔ (1۔ سلاطین باب 19 آیت 26-27)

7۔ یہودیوں کو اپنی اعمالیوں کی وجہ سے ہزاروں سال سے مختلف طریقوں سے سزائیں اور عذاب مل رہے ہیں۔ پندرھویں صدی سے یہودیوں پر عیسائیوں کے مظالم نے شدت اختیار کر لی۔ بالخصوص اسپین اور پرتگال میں ان پر مظالم ڈھائے گئے۔ بے شمار یہودیوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ سپین کے بادشاہ اور ملکہ ازابیلا نے حکم جاری کیا کہ تمام اسپینی یہود عیسائیت اختیار کر لیں ورنہ چار ماہ بعد انہیں جلاوطن کر دیا جائے گا اور ان کا تمام قیمتی مال ضبط کر لیا جائے گا۔ اس وقت ان میں سے اکثریت نے عیسائیت قبول کر لینے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ اور جو لوگ جلاوطنی پر آمادہ بھی ہو گئے تو ان میں سے ایک بھاری اکثریت راستے کی صعوبتوں کو برداشت نہ کر سکی اور موت کا شکار ہو گئی۔

تین سال بعد پرتگال کے بادشاہ امانول نے بھی یہودیوں کو ملک بدر کیے جانے کا حکم

Marfat.com

جاری کر دیا۔ چودہ سال تک کے بچوں کے لیے عیسائیت قبول کرنا لازمی قرار دیا۔ یہاں یہودیوں نے اس حکم کا مقابلہ کیا۔ یہودی ماؤں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کو کنوؤں میں پھینکنا گوارہ کرلیا لیکن انہیں عیسائی نہ بننے دیا۔

8۔ جزیرہ نمائے سینا کے بیابان علاقے میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر بادلوں کے سائے کیے رکھے۔ من وسلوٰی نازل کیا اور بے آب وگیاہ مقام پر چشموں کی صورت میں پانی کی فراہمی کا انتظام کیا گیا لیکن یہود کے کفرانِ نعمت کا یہ حال تھا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے موسیٰ! ہم ہرگز صبر نہیں کر سکتے اس قسم کے کھانے پر، پس دعا کرو اللہ ہمارے لیے زمین سے ساگ، ترکاری، گیہوں اور لہسن وغیرہ نکالے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا بہتر چیز کی جگہ ادنیٰ چیز لینا چاہتے ہو تو پھر شہر میں اترو اور جو کچھ مانگتے ہو مل جائے گا۔ پس ان پر ذلت وخواری مسلط ہوگئی اور وہ خدا کے غضب میں گھر گئے۔

9۔ یہود کو دنیاوی لذتیں اور آسائشیں اتنی مرغوب تھیں کہ نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے ان سے وقتی محرومی کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔

10۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی وفات سے پہلے بنی اسرائیل کو نصیحت کی تھی جس کی طرف سورہ ابراہیم کی آیت نمبر سات میں اشارہ کیا گیا ہے کہ جب تمہارے رب نے بنی اسرائیل کو خبردار کیا تھا کہ اگر شکر گزار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔

11۔ یہودیوں کے احبار اور رہبان لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھا جاتے تھے۔

12۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ درست تعلیمات کو چھپاتے اور کلام اللہ کو سننے اور سمجھنے کے بعد دانستہ اس میں تحریف کرتے اور اپنی خواہش کے مطابق اس میں تبدیلی کر کے یہ کہتے یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔

13۔ کتاب اللہ کو پڑھتے وقت زبان کے اُلٹ پھیر سے کام لیتے اور غلط عبارت کو کتاب اللہ کی عبارت ظاہر کرتے تھے۔

Marfat.com

14۔ یہودیوں کی اعتقادی خرابی کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات آخرت کے منکر ہو جاتے اور اگر اقرار کرتے بھی تو دعویٰ یہ تھا کہ آگ انہیں چند گنتی کے دن ہی چھوئے گی۔

15۔ حضرت طالوت علیہ السلام کی سرکردگی میں ان کو اپنے گمشدہ تبرکات اور الواح تورات پر مشتمل تابوت سکینہ مل گیا۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تلقین اور حکم کے برخلاف جب یہود فلسطین پہنچے تو عاجزی اور انکساری کی بجائے اکڑتے ہوئے داخل ہوئے۔

16۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومتوں کے بعد یہودیوں پر دنیا پرستی کا غلبہ ہو گیا اور باہمی نفاق کی بدولت سلطنت دو حصوں شمالی اور جنوبی ریاست میں تقسیم ہو گئی۔ رقابت اور کشمکش کی اس فضا میں حضرت الیاس علیہ السلام اور الیسع نبی نے یہودیوں کو تنبیہ کی اور ان کو بداخلاقیوں سے روکنے کی کوشش کی اور قوم کو سمجھانے کی کوشش کی کہ تم تنزلی اور بربادی کی طرف جا رہے ہو مگر ان کی تمام اصلاحی کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ بالآخر آشوریوں کے ہاتھوں ان کی شمالی ریاست کا خاتمہ ہو گیا اور انہوں نے ہزاروں یہودیوں کو قتل کیا۔ دوسری طرف یہودیوں کی جنوبی ریاست جوڈیا شرک و بت پرست اور بداخلاقیوں کی طرف مائل تھی حضرت سعیاہ اور حضرت یرمیاہ نبی نے ان کو بتدریج مذہب سے دور ہونے پر متنبہ کیا لیکن ان پر انبیاء علیہ السلام کی نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ یرمیاہ نبی قوم کے اس زوال اور دگرگوں حالت کا ماتم کرتے رہے۔ کوچہ کوچہ پکارتے رہے کہ سنبھل جاؤ ورنہ تمہارا انجام شمالی ریاست سے بھی بدتر ہوگا۔ لیکن قوم کی طرف سے اُن کو تکالیف دی گئیں۔ قید کیے گئے اور الزام لگایا گیا کہ وہ قوم کے غدار ہیں اور بیرونی دشمنوں سے ملے ہوئے ہیں۔ ان بداعمالیوں کی وجہ سے یہودیوں پر تباہی بدترین صورت میں بخت نصر کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوئی۔ یہودیوں کی ساری عظمت اور شوکت چھن گئی اور اسیری اور ذلت کا زمانہ شروع ہوا۔ زبردستی اور محرومی کا ایسا دور شروع ہوا کہ اکثریت میں اولوالعزمی اور بلند حوصلگی کی صفات عنقا ہو گئیں۔

17۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بھی بنی اسرائیل کو سمجھانے اور گناہوں سے توبہ کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی لیکن اس وقت کے بادشاہ نے ان کو قید کروا دیا اور حضرت یحییٰ

Marfat.com

علیہ السلام جیسے پاک ومقدس وجود کا سرتن سے اس لیے جدا کر دیا گیا تا کہ آپ کا سر مبارک ایک رقاصہ کومنہ مانگے انعام کے عوض دے سکے۔

18۔ یہودیوں نے اپنے مفاد کی باتیں مقدس کتاب میں پہلے حاشیوں کے نیچے نوٹس کی شکل میں شامل کیں۔ پھر آہستہ آہستہ اس کو مقدس کتاب میں شامل کر لیا۔ اس کی بے شمار مثالیں مقدس کتاب میں موجود ہیں۔ پرانی چھپی ہوئی مقدس کتاب اور نئی چھپی ہوئی کتاب سے پتہ چل سکتا ہے۔

19۔ یہودیوں کی مقدس کتاب میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس شریعت کی باتوں کو ایک کتاب میں لکھ چکا اور وہ ختم ہو گئیں تو (حضرت) موسیٰ علیہ السلام نے لادیوں سے جو خداوند کے عہد کے صندوق اٹھایا کرتے تھے کہا کہ اس شریعت کی کتاب کو لے کر خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق کے پاس رکھ دو تا کہ وہ تیرے برخلاف گواہ رہے...... دیکھو ابھی تو میرے جیتے جی تم خداوند سے بغاوت کرتے رہے ہو تو میرے مرنے کے بعد کتنا زیادہ نہ کرو گے...... کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد تم اپنے آپ کو بگاڑ لو گے اس طریق سے جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے پھر جاؤ گے تب آخری ایام میں تم پر آفت ٹوٹے گی۔ کیونکہ تم اپنی کرنیوں (اعمال) خداوند کو غصہ دلانے کے لیے وہ کام کرو گے جو اس کی نظر میں برا ہے۔

(استثناء باب 31، آیات 24 تا 29)

20۔ یہودیوں کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں نبوت کی نعمت بنی اسرائیل سے چھین لی گئی اور یہی نعمت بنی اسماعیل کو مل گئی۔ حضور ﷺ کا بنی اسماعیل سے تعلق ہے۔

21۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ارضِ مقدس کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے اگر آج اہلِ یہود اپنے بداعمال اور کرتوتوں کا جائزہ لیں تو وہ کسی طور پر بھی ارضِ مقدس کے وارث نہیں کہلا سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کوئی غیر مشروط وعدہ نہیں تھا بلکہ اس کے ساتھ نیکی اور تقویٰ کی شرط لگائی گئی تھی اور انہیں کھلے طور پر بتا دیا گیا تھا کہ اگر تم نے شرارتوں پر کمر باندھ لی اور بدکرداریوں کو اپنا شیوہ بنا لیا تو یہ ملک تم سے چھین لیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں انتباہ کیا تھا۔

Marfat.com

22۔ بنی اسرائیل میں نبوت اور حکومت ڈیڑھ ہزار سال تک رہی۔ شروع شروع میں تو وہ قوانینِ خدواندی کے پابند رہے لیکن بعد میں انہوں نے ہر قسم کی سرکشی، فتنہ وفساد شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس وجودوں کے ذریعہ انہیں بار بار سمجھایا کہ اس روش زندگی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم ذلت و مسکنت کے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے اور یہ برکات تمہارے گھرانے سے چھن کر دوسری شاخ کی طرف چلی جائیں گی۔ لیکن انہوں نے کسی کی نہ مانی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں خاص طور پر تنبیہ کی اور ان سے برملا کہہ دیا کہ یاد رکھو خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے گی دے دی جائے گی۔ (متی باب 21، آیات 45-33)

چنانچہ اس کے بعد وہ آخری انقلاب کی گھڑی آ گئی اور ان کی شوکت وحشمت سب چھن گئی اور اللہ تعالیٰ نے نبوت بنی اسرائیل سے بنی اسماعیل میں منتقل کر دی۔

23۔ یہودیوں کے علماء اور احبار نے دنیا کے لالچ وحرص میں کتاب اللہ کو تحریف کے بغیر نہ چھوڑا اور درہم اور دینار کے بدلے اللہ تعالیٰ کی آیات کو فروخت کر ڈالا۔ اپنی عوام سے نذرانے حاصل کرنے کی خاطر حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے سے بھی دریغ نہیں کیا اور اس طرح قانونِ الٰہی کو مسخ کر کے ابدی لعنت کے حقدار بن گئے۔

اس کے بعد جب ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کے حواریوں کا سلوک دیکھتے ہیں تو انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ یہاں پر ہم اپنی طرف سے نہیں بلکہ انجیل مقدس سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

حواریوں کی ایمانی حالت بروئے انجیل:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ حواریوں میں سے ایک حواری یہودا اسکریوطی نے تیس روپے کی رقم لے کر اپنے مرشد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کروا دیا تھا۔ یوحنا باب 13 میں لکھا ہے کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نوالہ ڈبویا اور یہودا کو دیا اور اس نوالہ کے بعد شیطان اس میں سما گیا۔ شیطان یا لالچ نے اس کو اس بات پر آمادہ کر دیا کہ تھوڑی سی رقم لے کر اپنے آقا کو گرفتار کرا دے۔ (یوحنا۔ باب 13۔ آیت 27-26)

Marfat.com

اسی طرح پطرس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مخاطب کر کے کہا:

''اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو جا۔'' (مرقس۔ باب 8 آیت 23)

پطرس نے بھی اپنے آقا سے غداری کی اور لعنت بھیج کر یہ کہا کہ وہ اس شخص کو نہیں جانتا۔ انجیل میں لکھا ہے کہ پطرس لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا کہ میں اس آدمی کو جس کا تم ذکر کرتے ہو نہیں جانتا۔ (مرقس۔ باب 14 آیت 71)

پھر ان گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے یسوع دکھائی دیا اور اس نے ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ان کی ملامت کی۔ (مرقس۔ باب 19، آیت 14)

یسوع نے شاگردوں سے کہا۔ اے بے اعتقاد اور کج رو قوم! میں کب تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہاری برداشت کروں گا۔' (لوقا باب 9۔ آیت 41)

اس لیے اس کے شاگردوں میں بہتوں نے سن کر کہا۔ یہ کلام ناگوار ہے اور اسے کون سن سکتا ہے۔ اس پر اس کے شاگردوں میں سے بہتیرے اس سے پھر گئے اور اس کے بعد اس کے ساتھ نہ رہے۔ (یوحنا باب 6، آیت 60)

پطرس یسوع کو الگ لے گیا اور ملامت کرنے لگا۔ (مرقس۔ باب 8۔ آیت 32)

ان حوالہ جات سے حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کی ایمانی حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہیں چند کوڑیوں کے بدلے اپنے آقا کو گرفتار کروا دیتے ہیں کہیں ان کو پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ کہیں ہدف ملامت بنا رہے ہیں اور ان کے اس ضعف ایمان اور کج روی کی وجہ سے حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کو بے اعتقاد اور کج رو قرار دیا تھا۔

معزز قارئین! ہم نے یہاں صرف دو انبیاء کرام کے اس کے ساتھیوں کا سلوک پیش کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور پوری امت مسلمہ کا ان پر ایمان ہے اور انہوں نے اپنی پوری محنت اور توانائیوں کے ساتھ اپنی اپنی قوموں کو سدھارنے کی کوشش کی مگر ان قوموں کی بدبختی تھی کہ وہ انبیاء کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہوئے اب ذیل میں ہم حضور ﷺ سے اُن کے جانثار ساتھیوں کے عشق و محبت، وفا اور خلوص کے صرف چند نمونے دیکھتے ہیں جن کی وجہ سے آج پوری انسانیت ان مقدس وجودوں پر فخر کرتی ہے اور آج انسانیت کا سر اُن عظیم لوگوں کی عظیم قربانیوں کی وجہ سے بلند ہے۔

Marfat.com

۞ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیات مبارکہ پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ ادراک بخوبی ہو جاتا ہے کہ وہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محض اطاعت ہی نہیں کرتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع بھی کرتے تھے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات کا حکم فرماتے تو وہ سب فرمان کی تکمیل میں اس طرح جت جاتے جیسے یہ حکم ہمیشہ سے ان کی عادت وفطرت میں شامل رہا ہو۔ ایک دفعہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں نشست فرما تھے، چند معززین کی دعوت میں شراب پیش کی جا رہی تھی اسی اثنا میں ایک صدا ان کے کانوں میں پڑی، جب باہر نکلے تو پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اعلان کیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر شراب نوشی کو حرام قرار دے دیا ہے۔ صاحب خانہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شراب کو بہا دو، کسی شخص نے کہا کہ پہلے تحقیق تو کر لو کہ خبر درست بھی ہے مگر آپ نے فرمایا کہ تحقیق بعد میں کریں گے، پہلے جو خبر ملی ہے اُس پر عمل کریں گے۔ اُس دن مکہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہہ رہی تھی۔

۞ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ قرن کے رہنے والے تھے۔ آپ فنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب غزوہ اُحد برپا ہوا تو اُس میں فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دانت مبارک شہید ہو گیا جب یہ خبر قرن میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے سنی تو تڑپ اٹھے اور کہا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہو گیا ہے اور محبؐ کے دانت سلامت ہوں۔ آپ نے اپنا ایک دانت پتھر سے توڑ لیا پھر خیال آیا کہ پتا نہیں کونسا دانت مبارک شہید ہوا ہے الغرض آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور عشق کی وجہ سے اپنے تمام دانت توڑ دیئے۔ تاریخ انسانی میں ایسی مثال ملنی مشکل ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی بنا پر اپنے سارے دانت توڑ ڈالے۔

۞ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانثار ساتھی حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے محبوب آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں ہر وقت سرشار رہتے تھے اور ہر لحظہ وہر آن اپنے محبوب کی خدمت کے لئے سبقت لے جانے کے منتظر رہتے تھے۔ غزوہ اُحد کے موقع پر کفار کی طرف سے عتبہ بن ابی وقاص کے حملے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک میں خود کی دو کڑیاں گھس گئیں تو ایک طرف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسری طرف حضرت

Marfat.com

ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھاگتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اور انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اجازت دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک سے خود کے حلقے نکالوں۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں سے خود کا ایک حلقہ پکڑ کر کھینچا تو آپ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور جب اُنہوں نے دوسرا حلقہ دانتوں سے کھینچا تو دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ انہوں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف رفع کرنے کے لئے اپنے دو دانت قربان کر دیئے۔

غزوہ اُحد میں دشمنان اسلام کی جنگی تیاریوں اور یلغار سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہ مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے فیصلہ کن جنگ کر رہے تھے۔ ادھر عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم تعداد میں کم ہونے کے باوجود جس پامردی اور دلیری و جان نثاری سے دشمن دین کے ساتھ نبرد آزما تھے، اس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ انہی عشاق میں سے تھے جو اپنے محبوب و آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے تھے۔ اس غزوۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار ساتھی پروانہ وار فدایت و جان نثاری کے حیرت انگیز مناظر دکھا رہے تھے۔ کفار کی طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی تھی۔ خون آشام تلواریں چمک چمک کر آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھیں۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صدہا کفار یورش کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے پیچھے، دائیں، بائیں ہر طرف سے بچا رہے تھے کبھی وہ تیروں کی بوچھاڑ کو ہتھیلی پر روکتے۔ تلوار اور نیزہ کو اپنے اوپر روکتے اور کفار پر حملہ آور بھی ہوتے ایک بدبخت کافر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کا وار کیا۔ اس جانثار صحابی نے وہ وار اپنے ہاتھ پر روک لیا جس کی وجہ سے آپ کے ہاتھ کی انگلیاں شہید ہو گئیں۔ ایسی جانثاری کی مثالیں تاریخ میں ملنی مشکل ہیں۔

اسلامی تاریخ کے مطابق جس قدر مشکلات کا سامنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں نے کیا اس قدر ظلم و ستم کسی اور پر نہیں کیا گیا۔ انہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کا خاندان بھی مشرف بہ اسلام ہوا تو ان کے خاندان پر مظالم کی انتہا کر دی گئی اور اس ظلم کی وجہ سے آپ کی والدہ محترمہ شہید کر دی گئیں۔ اور ان کو

Marfat.com

اسلام کی سب سے پہلی شہید جنت کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس کے بعد آپ کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور آپ کے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا گیا۔

مشرکین مکہ نے آپ کے خاندان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے اور قسم قسم کی اذیتیں دیں۔ دوپہر کی تپتی دھوپ میں آپ کو ننگا کر کے پیٹھ کے بل گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ کبھی دہکتے ہوئے انگارے ڈال کر آپ کو ان کے اوپر لٹا دیا جاتا اور کبھی پانی میں غوطے دیئے جاتے لیکن ان تمام مصائب، آزمائشوں اور مشکلات کو آپ نے بڑے عزم و حوصلے سے برداشت کیا۔ ایک دن حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو مشرکین نے انگاروں پر لٹا رکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ اے آگ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح عمار رضی اللہ عنہ پر ٹھنڈی ہو جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی وہاں سے گزرتے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے خاندان کو ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھتے تو فرماتے اے آل عمار رضی اللہ عنہ! تمہیں بشارت ہو جنت تمہاری منتظر ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان نے قربانی اور اخلاص کی وہ مثالیں رقم کیں کہ آج انسانیت ان پر فخر کرتی ہے۔

۞ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانثار صحابی حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ چار ہجری میں ایک سریہ کے موقع پر کفار کے ہاتھوں اسیر ہو گئے اور اُن کو کفار جب سولی دینے لگے تو کفار نے کہا کہ اے خبیب رضی اللہ عنہ اس وقت تمہارا دل چاہتا ہوگا کہ تمہاری جگہ تمہارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوتے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو یہ بھی برداشت نہیں کرتا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کانٹا بھی چبھے۔ میری ایسی ہزاروں جانیں ہوں تو بھی ان پر قربان کر دوں۔ جب حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو سولی پر چڑھایا گیا تو آپ نے دعا کی، اے اللہ میرا آخری سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مدینہ منورہ میں اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے وعلیکم السلام فرمایا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کس کے سلام کا جواب دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے دینی بھائی خبیب رضی اللہ عنہ کو ابھی ابھی مکہ میں سولی پر چڑھا دیا گیا ہے۔ اُس نے سلام بھیجا ہے۔

۞ غزوہ اُحد کے بعد ایک قبیلہ عضل اور قارہ کے لوگ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوئے اور

Marfat.com

درخواست کی کہ یا نبی اللہ ﷺ چند اصحاب کو قرآن وفقہ کی تعلیم کیلئے ہمارے ساتھ بھجوائیں چنانچہ ان لوگوں کے کہنے پر حضور ﷺ نے حضرت زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا مگر راستہ میں کفار کے ساتھ ایک معرکہ پیش آیا اور حضرت زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ مشرکین کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ اور اُن کو قتل کرنے کے لئے لے جایا گیا اور قتل گاہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ اُن میں ابوسفیان بھی تھے جنہوں نے اُس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا انہوں نے حضرت زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے پوچھا اے زید میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھ رہا ہوں۔ سچ سچ بتانا، کہ اگر تمہارے بجائے محمد ﷺ ہوتے اور تم گھر میں محفوظ ہوتے تو تم اس کو پسند کرتے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ تم قتل کی بات کرتے ہوئے مجھے تو یہ بھی منظور نہیں کہ میرے آقا ومولا ﷺ کو ایک خار بھی چبھے اور میں آرام سے گھر میں بیٹھا رہوں۔ اُس وقت ابوسفیان اس عاشق رسول ﷺ کی بات سن کر دنگ رہ گیا اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا کہ ''محمد ﷺ کے اصحاب ان سے جس قدر محبت کرتے ہیں میں نے آج تک دنیا میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کے ساتھی اس سے اس طرح محبت کرتے ہوں۔ جس طرح محمد عربی ﷺ کے ساتھی اپنے آقا سے کرتے ہیں، اس کے بعد اس عاشق صادق کو شہید کر دیا گیا۔

✿ غزوہ احد کے دوران حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو بارہ زخم لگے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سعد بن ربیع کی کون خبر لائے گا، یہ سنتے ہی حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے میدان جنگ میں ان کا نام لے کر آوازیں دیں، مگر وہاں ہر طرف خاموشی تھی لیکن جب انہوں نے یہ کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے تو ایک ضعیف سی آواز کان میں پڑی کہ میں ادھر ہوں، یہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا آخری وقت تھا اور وہ دم توڑ رہے تھے۔ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ تمہاری خبر لاؤں۔ انہوں نے نحیف آواز میں کہا، میرے آقا ومولا ﷺ کو میرا اسلام کہنا اور خبر دینا کہ مجھے بارہ نیزے لگے، جو جسم کے آر پار ہو گئے ہیں اور انصار سے کہنا کہ اگر رسول خدا ﷺ شہید ہوئے اور تم میں سے ایک بھی زندہ رہا تو اللہ تعالیٰ کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہو گے۔ ان کے لئے رب کریم کے نزدیک کوئی عذر نہ ہو گا

Marfat.com

میں نے اپنے آقا و مولا ﷺ پر فدا ہونے کی بیعت کی تھی۔ اس کے بعد اس عاشق رسول ﷺ کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

۞ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک روز حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی اللہ کی قسم یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی جان، مال، اولاد اور اہل بیت سے زیادہ محبوب ہیں اگر میں آپ ﷺ کی زیارت نہ کروں تو میری موت واقع ہو جائے اور زار و قطار رو پڑے اور کہا میں سوچ رہا ہوں کہ ایک دن آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جائیں گے اور ہم پر بھی موت آجائے گی۔ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء علیہ السلام کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے اور ہم اگر جنت میں ہوئے بھی تو آپ ﷺ کے درجے سے کہیں دور ہوں گے۔ وقت گزرتا گیا ایک دن ان کے بیٹے نے حضور ﷺ کے وصال کی خبر سنائی۔ آپ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ میرے آقا و مولا ﷺ کے بغیر یہ دنیا میرے لئے قابل دید نہیں۔ میری آنکھیں لے لے، چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور آپ کی بینائی چلی گئی۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے یہ دعا کیوں کی۔ آپ نے کہا، لذت نگاہ آنکھوں میں ہے مگر حضور ﷺ کے بعد اب میری آنکھیں کسی کے دیدار کا ذوق ہی نہیں رکھتیں۔

۞ غزوہ احد عاشقان رسول کیلئے بہت بڑی آزمائش اور امتحان گاہ تھی۔ محبان رسول ﷺ جان کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ ان کی انتہائی کوشش تھی کہ حضور ﷺ سے کفار دور رہیں اس کے لئے وہ اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے تھے۔ جب کفار کا حملہ شدت اختیار کر گیا تو جاں نثاروں نے حضور ﷺ کو اپنے حصار میں لے لیا، حضرت ابود جانہ رضی اللہ عنہ نے یہ صورتحال دیکھی تو تڑپ اُٹھے اور اپنے محبوب ﷺ کے سامنے سینہ سپر ہو گئے جو تیر آتا تھا اسے اپنی پشت پر روکتے تھے، حتیٰ کہ تیروں کے لگنے سے ان کی پشت چھلنی ہو گئی۔

۞ حضرت زید بن حارثہ کا تعلق یمن کے نہایت معزز قبیلے سے تھا۔ جب آپ کی عمر آٹھ سال تھی تو ایک سفر کے دوران آپ کو اغوا کر لیا گیا اور آپ کو بیچنے کیلئے ایک میلے میں لے گئے۔ وہاں پر حکیم بن حزم نے چار سو روپیہ میں زید کو خرید کر اپنی پھوپھی حضرت

Marfat.com

خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کر دیا جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں تو انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ وقت تیزی سے گزرتا گیا ایک سال بنی کلب کے چند آدمی حج کے لئے آئے، انہوں نے آپ کو پہچان لیا اور آپ کے والد کو اطلاع کر دی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے والد نے اپنے بھائی کو ساتھ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا کہ یہ تمہیں لینے آئے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا ان کے والد بولے کہ ہزار افسوس تم آزادی، باپ، چچا اور خاندان پر غلام بن کر رہنے کو ترجیح دیتے ہو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں میرے مالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ایسی ہے کہ ان پر میں کسی اور کو اختیار نہیں کر سکتا، ان کی غلامی کا لطف آزادی پر حاوی ہے۔ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی غیر متزلزل وفا شعاری، محبت اور قربانی ملاحظہ فرمائی تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کو مقام حجر اسود کے پاس لے گئے اور اعلان فرمایا، اے حاضرین! گواہ رہو کہ زید رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے، میں اس کا وارث ہوں۔

- حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانثار صحابی تھے۔ قبول اسلام سے پہلے آپ ایک حبشی غلام تھے جب آپ نے اسلام قبول کیا تو آپ کے مالک نے آپ پر مظالم کی انتہا کر دی، انتہائی گرمی میں گرم ریت پر آپ کو لٹا کر اوپر بھاری پتھر رکھ دیا اور کہتا کہ اسلام سے انکار کرو، مگر آپ کی زبان پر احد احد جاری رہتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کو خرید کر آزاد کروایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان اذیتوں اور عذابوں سے جان چھڑوائی۔

- حضرت بلال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد موذن تھے ان کی اذان کا محبت بھرا انداز تھا، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی آواز میں جب اشھد ان محمد رسول اللہ کی صدا بلند کرتے تو مسجد نبوی کے محراب میں رونق افروز ہادی دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے تھے لیکن جب ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اندر سے سب کچھ ٹوٹ پھوٹ گیا۔ ان کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نظر نہیں آتے تھے اب وہاں رہنا اُن کے لئے دشوار ہو گیا اور مدینہ منورہ کو خیر باد کہنے کے لئے نکلے اور بوقت رخصت حضرت بلال مدینہ کی گلیوں میں کہتے پھرتے تھے کہ اے لوگو! تم نے کہیں میرے محبوب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے تو مجھے بتا دو۔"

اس منظر نے مدینہ منورہ میں ایک کہرام مچا دیا کوئی ایسی آنکھ نہ تھی۔ جب سے آنسوؤں کا سیلاب نہ اُمڈ رہا ہو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسی غم ہجر میں ملک شام کے شہر حلب کی طرف جانے والی شاہراہ پر چل پڑے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حلب میں قیام اختیار کئے ایک سال بیت گیا تو ایک شب حضور ﷺ خواب میں آئے اور ارشاد فرمایا: "اے بلال رضی اللہ عنہ! تم نے ہم سے ملنا کیوں چھوڑ دیا، کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا۔" خواب دیکھا تو فوراً بیدار ہو گئے اور عرض کی، لبیک یا سیدی ﷺ اور پھر رات کے اندھیرے ہی میں اونٹنی پر سوار ہو کر سوئے مدینہ منورہ چل پڑے۔ الغرض رات دن مسلسل چلتے ہوئے مدینہ منورہ وارد ہوئے اور سیدھے مسجد نبوی پہنچے۔ حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر کہا، یا رسول اللہ ﷺ حلب سے غلام کو یہ فرما کر بلایا کہ ہم سے مل جاؤ اور جب بلال رضی اللہ عنہ زیارت کے لئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ پردے میں چھپ گئے۔ یہ کہہ کر آپ بے خود ہو کر قبر انور کے پاس گر پڑے۔ کافی دیر کے بعد جب کچھ طبیعت سنبھلی تو لوگ آپ کو اٹھا کر باہر لائے۔ اسی دوران آپ کی آمد کی خبر سارے مدینہ منورہ میں پھیل چکی تھی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور اذان دینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ انکار نہ کر سکے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد نبوی ﷺ کی چھت پر چڑھے اور اذان کہنا شروع کی جب لوگوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو ہر شخص غم واندوہ سے نڈھال ہو گیا، دوران اذان جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے "اشھد ان محمد رسول اللہ" کہا اور حضور ﷺ نظر نہ آئے، تو غم ہجر میں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو پھر روتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔

❁ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہ نے نو اور دس سال کی عمر میں نبی اکرم ﷺ کی محبت میں جو کارنامہ سرانجام دیا، تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ابو جہل حضور ﷺ سے سخت دشمنی کا مظاہرہ کرتا اور آپ ﷺ کو ایذا پہنچاتا تھا، یہ دونوں بھائی

Marfat.com

جب ابوجہل کے اس سلوک کے بارے میں سنتے تو خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے۔ انہوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ جب بھی موقع ملا تو اس دشمن رسول ﷺ کو واصل جہنم کریں گے۔ اسی دوران معرکہ بدر کا موقع آ گیا، دونوں بھائیوں کی مراد بر آئی۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ دونوں کم عمر تھے لیکن حضور ﷺ نے ان کا ذوق شوق دیکھ کر غزوہ بدر میں شامل ہونے کی اجازت دیدی، یہ اس اسلامی لشکر کے سب سے کم عمر سپاہی تھے حالانکہ یہ عمر تو کھیل کود کی ہوتی ہے۔ دوران جنگ یہ دونوں نوعمر بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے دائیں بائیں اپنی تلواریں لئے کھڑے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر میرے دائیں بائیں کوئی قوی مرد ہوتے تو ایک دوسرے کی مدد کر سکتے تھے۔ اتنے میں ایک بھائی نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ چچا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں، آپ نے فرمایا ہاں جانتا ہوں مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو، دوسرے بھائی نے بھی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے یہی سوال پوچھا۔ ابوجہل کی بدبختی دیکھئے کہ اسی وقت سامنے میدان جنگ میں نظر آ گیا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا۔ یہ دونوں نوعمر مجاہدوں نے ابوجہل پر حملہ کر دیا۔ ابوجہل گھوڑے سے گر پڑا، کفار کا لشکر دیکھتا رہ گیا کہ دو مسلمان بچوں نے اُن کے سردار کو واصل جہنم کر دیا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

نبیوں کے سردار حضرت ﷺ کے مقدس پیغام ''اسلام'' کی بہترین تعلیمات

حضور ﷺ نے دنیا کو اسلام کی صورت میں ایک بہترین نظام حیات دیا ہے اسلام رسمی عقیدوں اور عبادتوں کا مجموعہ نہیں ہے اور نہ ہی وہم وگمان، شگون، ٹونے ٹوٹکے اور خواب وخیال کی متھالوجی (Mythology) ہے، نہ ہی قصہ کہانیوں اور دل بہلانے کا سامان ہے دین اسلام اتنا سائنٹیفک (Scientific) ہے کہ اوسپنکی (Ouspeneky) جیسے مفکر کو بھی کہنا پڑا کہ جو سائنس قرآن کو جھٹلائے وہ باطل ہوگی۔ اس کے علاوہ گوئٹے جیسا عظیم شاعر اور دانشور کہہ گیا کہ اسلام کی تعلیم کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔ کوئی بھی نظام قرآن سے آگے نہیں جاسکتا۔

حضور ﷺ کا آفاقی پیغام آج قرآن حکیم کی شکل میں موجود ہے۔ قرآن کریم دنیا کی واحد مقدس کتاب ہے جس کے بارے میں کیا اپنے اور کیا غیر سب متفق ہیں کہ اس کا حرف حرف وہی ہے جو نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا اس سلسلہ میں سر ولیم میور لکھتے ہیں کہ ''میں نے تاریخ اسلام کا بھرپور مطالعہ کیا ہے، میں اپنی پوری ذہنی توانائی اور دل کی گہرائیوں سے گواہی دیتا ہوں کہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی سے آج تک ایک حرف برابر نہیں بدلا گیا ہے۔''

فرانس کے مشہور دانشور ڈاکٹر مورس بکیلی اپنی کتاب ''بائبل قرآن اور سائنس'' میں لکھتے ہیں کہ تخلیق کائنات، ارتقائے عالم، ارضیات، زمین پر حیات، فلکیات، انسانی تاریخ، بچے کی شکم مادر میں تخلیق، پانی کا دوران (Water cycle)۔ عالم حیوانات (Zoology) علم نباتات

Marfat.com

(Butany) کسی بھی سائنس کے بارے میں قرآن کریم ایک جگہ بھی ایسی بات نہیں کہتا جو ثابت شدہ سائنسی تحقیق کے خلاف ہو۔

انبیاء کے سردار حضور ﷺ کا تمام انبیاء کرام پر احسان ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا احترام اور اُن پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے یعنی تمام انبیاء کرام مقدس اور قابل احترام تھے جبکہ دنیا میں آج بھی بہت سے مذاہب کے ماننے والے صرف اپنے پیغمبروں کو سچا سمجھتے ہیں یا کچھ اور پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور باقیوں کو سچا نہیں سمجھتے مثلاً یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تو ایمان لاتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سچا نہیں سمجھتے اور اسی وجہ سے اُن پر ایمان بھی نہیں لاتے بلکہ وہ تو حضرت مریم پر بھی الزامات لگاتے ہیں۔ حضور ﷺ کا حضرت مریم پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی احسانات ہیں۔ اسلام کہتا ہے کہ حضرت مریم ایک نیک اور پارسا خاتون تھیں بلکہ قرآن کریم میں ایک سورة حضرت مریم کے نام پر بھی ہے۔

اس کے علاوہ اسلام نے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے گئے تمام الزامات کا دفاع کیا اور ان کو سچا پیغمبر قرار دیا اور اس کی بن باپ کے پیدائش کو ایک اللہ تعالیٰ کا معجزہ قرار دیا۔ اس طرح اگر دیکھا جائے تو حضور ﷺ کا دوسرے مذاہب کے ساتھ ساتھ عیسائیت پر بھی بے حد احسانات ہیں اس کے علاوہ دوسرے مذاہب کی مذہبی کتابوں میں مختلف انبیائے کرام کے بارے میں اخلاق سے گری ہوئی باتیں شامل کر دی گئی تھیں۔ انبیاء کے سردار حضرت محمد ﷺ نے آ کر تمام انبیاء کو نیک اور پارسا قرار دیا اور ان پر لگائے گئے تمام الزامات کا رد کیا مثلاً حضرت نوح علیہ السلام شراب نہیں پیتے تھے اور نہ ہی حضرت داؤد علیہ السلام کا دل کسی پڑوسن پر آ گیا۔ نہ ہی حضرت سلیمان علیہ السلام سے خدا ناراض ہوا، نہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ بولا نہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دھوکہ دہی کی نہ ہی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے باپ کو دھوکہ دیا نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کو ڈانٹتے تھے۔ نہ حضرت یعقوب علیہ السلام خدا سے کشتی لڑے تھے، نہ ہی خدا کو ایسے انسان بنا کر کوئی پچھتاوا ہوا تھا۔ وغیرہ۔

قرآن کریم میں انسانی ضروریات کے تمام علوم مثلاً علم ہیئت وفلکیات (Astronomy)، حساب الجبرا اور جیومیٹری (Math, Algebra, Geometry)، طبیعیات، میکانیات، حرکیات (Physies, Mechanics, Dynamics)، علم بصریات

Marfat.com

(Optics)، علم النباتات (Butany)، علم الطب (Medical Sciences)، علم ادویہ سازی (Pharmacalogy)، علم الجراحت (Surgery)، علم امراض چشم (Opthalmology) علم الکیمیاء (Chemistry) علم فقہ وقانون (Low and Jurisprudence)، علم تاریخ وعمرانیات (Historiography and Sociology) علم جغرافیہ ومواصلات (Geography and Communication)، علم الاصول (Science of Fundamentals) علم الفروع (Science of Branches)، علم الفرائض والمیراث (Law of inheritance)، علم الجریمہ (Criminology)، علم التاریخ (History)، علم الفلسفہ (Philosophy)، علم النفسیات (Psychology)، علم الاخلاق (Ethics) علم المعاشرہ (Sociology)، علم المعیشت والاقتصاد (Economice) علم الحیوانات (Zoology) علم الجنین (Embryology)، علم الہیئت (Astronomy) علم الآثار (Archaeology)، علم الارضیات (Geology) موجود ہیں۔ یہاں صرف چند علوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بے شمار علوم ہیں۔ یعنی قیامت تک کے لئے انسانوں کی جو بھی ضروریات اور مسائل ہیں اُن تمام کا علم اور ان کے حل قرآن کریم میں موجود ہیں۔

اگر پیغمبر اسلام کے پیغام یعنی اسلام کی بہترین تعلیم کی اگر تفصیل میں جایا جائے تو اس کے لئے بہت تفصیل درکار ہے۔ یہاں مختصر طور پر اسلام کی بہترین تعلیم کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے تا کہ ہمارے غیر مسلم خواتین وحضرات یہ جان سکیں کہ اسلام کی تعلیم کتنی خوبصورت اور فطرت کے قریب ترین ہے اور یہ تعلیم صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ اُن سمیت دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ہے۔

Marfat.com

اسلام کی تعلیمات کا انتہائی مختصر خاکہ

1۔ اسلام دنیا کا واحد دین ہے جو کہ تمام انبیاء کرام پر ایمان لانے کا اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے۔ اسلام تمام مذاہب کا خیر خواہ ہے کسی کا دشمن نہیں ہے۔ اس امر کا اظہار اب محققین بھی کر رہے ہیں۔ ایک امریکی پروفیسر ڈاکٹر ایلس نے اپنی تالیف ''سچی بات'' میں لکھا ہے کہ مغرب یا عالم عیسائیت کو اسلام سے کسی خطرے یا اندیشے کا واویلا بالکل غیر ضروری اور بے جا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ آج تک عیسائی دنیا کو اسلام سے کوئی گزند نہیں پہنچا بلکہ امرِ واقعہ یہ ہے کہ ہمیشہ اسلام ہی کو عیسائی دنیا سے نقصان پہنچا ہے۔

2۔ اسلام کو دینِ فطرت اس لیے کہا جاتا ہے کہ انسانی فطرت کے قریب ترین ہے اور اسلام کوئی ایسا حکم نہیں دیتا جو کہ انسانی فطرت کے خلاف ہو۔

3۔ اسلام وہ واحد دین ہے جو کہ انسان کے جسم اور روح دونوں کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے یعنی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کھاؤ پیو مگر اصراف نہ کرو۔ یہ چھوٹا سا فقرہ میڈیکل سائنس کی سینکڑوں کتابوں پر بھاری ہے یعنی اسلام بے جا روک ٹوک نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ ضرور کھاؤ پیو مگر اصراف نہ کرو یعنی ایک تو بھوک سے زیادہ نہ کھاؤ اور نہ ہی ضائع کرو۔ اگر انسان اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلے تو کبھی بیمار نہ ہو۔ یعنی حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ بھوک رکھ کر کھاؤ۔ یہ ایسا عظیم الشان اصول ہے کہ اس پر عمل کر کے انسان بہت سی تکالیف سے بچ سکتا ہے۔

4۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ یہ چھوٹا سا فقرہ گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیتا ہے۔ اگر ہم دنیا میں لوگوں کو لاحق بیماریوں کا جائزہ لیں تو اس کی ایک بہت بڑی وجہ گندا پانی، گندی خوراک اور خراب آب و ہوا ہے۔ اگر انسان

Marfat.com

اپنے جسم کی صفائی کا ہی خیال رکھ لے تو ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر وہ ہاتھ دھو کر کھانا کھائے گا تو بہت سے جراثیموں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

5۔ حضور ﷺ نے لوگوں کے سامنے سب سے پہلے توحید کی تعلیم دی اور توحید کے قائم کرنے کے لیے بڑی قربانیاں دیں۔ ایک غزوہ میں جب مسلمان دفاعی پوزیشن میں ایک چٹان کی اوٹ میں تھے اس وقت کفار نے نعرہ لگایا کہ کدھر ہے علی رضی اللہ عنہ۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا حکم دیا پھر انہوں نے دوسرے صحابہ کا ذکر کیا۔ اس کے بعد کہا۔ کہ کدھر ہے محمد ﷺ؟ آپ ﷺ نے پھر خاموش رہنے کا حکم دیا جو کہ صحابہ کے لیے بڑا تکلیف دہ تھا مگر حکم کے پیش نظر خاموش رہے۔ پھر کفار نے جبل بت کا نعرہ لگایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حسب سابق خاموش رہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کیا جواب دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہو اللہ واعلیٰ واجل یعنی خدا ہی اعلیٰ واجل ہے۔ یہاں اگر غور کیا جائے تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جہاں تک حضور ﷺ کی ذات اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت کا تعلق تھا تو آپ نے سب کچھ برداشت کیا مگر جب اللہ کی عزت کا معاملہ آیا تو آپ ﷺ نے اپنی اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جانوں کی بھی پرواہ نہ کی۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی توحید اتنی پیاری تھی۔

6۔ حضور ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر دنیا میں آئے۔ آپ اپنے غیروں اور دشمنوں کے لیے بھی رحمت تھے۔ حضور ﷺ دنیا کے واحد عظیم نبی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مقدس کتاب پر خود بھی عمل کر کے دکھایا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی عمل کروایا اور آپ ﷺ کے تیئس سالہ دور میں آپ ﷺ نے بہت سی تکالیف اور مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا اور اس مختصر دورِ حیات میں ایک فاتح کی شکل میں بھی دنیا نے آپ کو دیکھا۔ قرآن کریم ایک ایسی آفاقی تعلیم ہے کہ انسانی زندگی کے تمام ادوار پر حاوی ہے۔ یہ اسلام کی تعلیمات کا اثر تھا کہ گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں نے اسلام قبول کر کے آسمان کے چمکدار ستارے بن گئے اور ہم جب بھی ان کا نام لیتے ہیں تو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ زمین و آسمان نے ایسا معجزہ کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

7۔ اسلام ہر قسم کے اعلیٰ اخلاق، صدق، صبر، حیا، احسان، پاک دامنی، حلیم و بردباری، رحم،

Marfat.com

سخاوت، شجاعت، ایثار، مہمان نوازی، حق گوئی، اعتدال کی تعلیم دیتا ہے اور ان پر عمل کرنے سے دنیا اور آخرت میں کامیابی کی نوید دیتا ہے۔

8۔ اسلام ہر قسم کے اخلاق شنیعہ مثلاً جھوٹ، وعدہ خلافی، خیانت، کبر و غرور، حسد، خودنمائی، غیبت، تمسخر، بدظنی، بخل، بہتان، چغل خور، ظلم و زیادتی، منافقت، خوشامد، فحش گوئی، حرص و طمع، غیظ و غضب، دوسروں میں عیب نکالنے سے سختی سے منع فرماتا ہے اور اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ جو ان برائیوں میں مبتلا ہوں وہ دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں دکھوں اور تکالیف میں مبتلا رہیں گے۔

9۔ اسلام کا نظام معاشرت دنیا کا بہترین نظامِ معاشرت ہے جس میں عدل و انصاف، مساوات، اخوت، اتحاد، اتفاق، انصاف، مذہبی آزادی اور تکریم انسانیت کی تعلیم دی گئی ہے۔

10۔ اسلام نے پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں بھی بہت اعلیٰ تعلیم دی ہے اور حکم دیا ہے کہ جو کچھ پکاؤ اس میں سے اپنے پڑوسیوں کو بھی بھجوا دو۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جبریل امین نے پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ مجھے ایسے لگنے لگا کہ شاید پڑوسی کو جائیداد میں سے بھی حصہ دیا جائے یعنی اس حد تک اسلام پڑوس کے حقوق کا بھی خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

11۔ اسلام غیر مسلموں بلکہ دشمنوں کے حقوق کا بھی خیال رکھتا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کے راستہ میں لڑو لیکن زیادتی نہ کرو کیونکہ زیادتی کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ (البقرۃ۔190)

12۔ اسلام ایسا عظیم دین ہے جو انسانوں تو انسانوں جانوروں تک کا خیال رکھتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص چڑیا کے دو بچے پکڑ لایا۔ حضور ﷺ نے دیکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا ان کو فوراً چھوڑ دو۔ بعض لوگوں نے چیونٹیوں کے گھر جلا دیئے۔ حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ آگ کی سزا دینا صرف اللہ کے لیے سزاوار ہے۔ (ابوداؤد)

13۔ آج دنیا میں اسلام جو تیزی سے پھیل رہا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلام کی تعلیم نہایت آسان، سادہ اور عام فہم ہے اور فطرت کے قریب ہے۔ اگر کوئی بھی شخص تعصب کی عینک اُتار کر اسلام کا مطالعہ کرے گا تو اسلام کی حقانیت کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

Marfat.com

14۔ برطانوی شہزادہ چارلس نے کھلم کھلا اعتراف کیا ہے کہ اسلام ہمارے ماضی اور حال کی تمام انسانی جدوجہد اور سرگرمیوں میں حصہ دار رہا ہے۔ اس کی مدد سے ہم نے جدید یورپ تخلیق کیا۔ یہ ہماری وراثت کا حصہ ہے۔ الگ چیز نہیں۔ یہ ہمیں آج کی دنیا کو سمجھنے اور اس میں زندگی بسر کرنے کے لیے ایک ایسے طریقہ کی تعلیم دے سکتا ہے جسے کھو کر عیسائیت افلاس زدہ اور پسماندہ ہو گئی۔ شہزادہ چارلس نے برطانوی عوام پر زور دیا ہے کہ وہ اسلام سے سبق لیں اور اس کے رُوحانی عقائد کی قدر کریں جس سے مسلمان ممالک اور مغرب کے درمیان ایک پل کا کام لیا جا سکتا ہے۔

15۔ بڑے فلاسفر، مفکر اور دانشور مثلاً ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور، نوٹرے ڈیمس، کیرو، جین ڈکسن، برنارڈ شا اور بہت سے دوسرے اس بات کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ وہ دن دُور نہیں جب چاردانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجے گا اور مستقبل کا مذہب اسلام ہے۔

16۔ حضور ﷺ نے ایک لشکر کو روانہ کرتے ہوئے ہدایات دیں کہ راہبوں سے تعرض نہ کرنا، کسی عورت پر ہرگز ہاتھ نہ اُٹھانا۔ کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔ کسی بوڑھے کو نہ مارنا۔ پھل دار درخت اور سرسبز درختوں کو نہ کاٹنا۔ کوئی مکان منہدم نہ کرنا۔

17۔ حضور ﷺ اسلام کی تعلیمات کی عملی تفسیر تھے۔ اگر کسی غیر مسلم کو اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوں تو اُسے حضور ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

18۔ اسلام غلاموں، غریبوں، یتیموں کے حقوق کے بارے میں خاص طور پر حکم دیتا ہے۔ حضور ﷺ نے جو آخری حکم دیا اس میں غلاموں کے حقوق کا بھی ذکر ہے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ غلاموں یا نوکروں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور ان کو وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔

19۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا گیا ہے اور عورت کی بطور ماں، بیوی اور بیٹی بڑی عزت اور تعظیم کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ایک شخص نے چار دفعہ دریافت فرمایا کہ میری ذات پر کس کا زیادہ حصہ ہے تو حضور ﷺ نے تین دفعہ فرمایا کہ تمہاری ماں کا اور چوتھی دفعہ فرمایا تمہارے باپ کا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب 3

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے بارے میں غیر مسلم مفکرین اور دانشوروں کی آراء

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت کا مقام اتنا عظیم الشان ہے کہ غیر بھی آپ کی عظمت کے ثناء خواں ہیں۔ نبیوں کے سردار مقدس ترین ہستی ہیں جن کی علم وحکمت، اخلاق حسنہ اور روحانی کمالات کے قریب تک تاریخ کا کوئی انسان اور کوئی پیغمبر نہیں پہنچ سکتا۔ یہاں اس عظیم ہستی کے بارے میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ذیل میں ہم مشرق ومغرب کے قدیم وجدید دانشوروں اور فلاسفروں کی آراء حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاریخ انسانی کے وہ بڑے دماغ جو تعصب اور تنگ نظری سے بلند ہو کر حق بات کہہ گئے۔

جارج برنارڈ شا:

عیسائی راہبوں نے جہالت وتعصب کی وجہ سے مذہب اسلام کی بڑی بھیانک تصویر پیش کی۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی، انہوں نے تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کے خلاف باضابطہ تحریک چلائی۔ میں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ہستی عظیم اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ (Savior) تھے۔ اگر آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

جیسا کوئی انسان دنیا کی لیڈر شپ سنبھال لے تو زمین امن و مسرت کا گہوارہ بن جائے۔ کل کا یورپ اسلام قبول کرلے گا، یہ میری پیش گوئی ہے۔ (دی جینوئن اسلام)

ایلفونیس لیمر یٹن:

عظیم مفکر، بلند پایہ خطیب، پیغمبر، قانون ساز، سپہ سالار، تصورات اور عقائد کا فاتح، سچے نظریہ حیات کو قائم کرنے والا، باطل خداؤں اور صنم پرستی اور وہم وگمان کو مٹانے والا 20 دنیاوی سلطنتوں کا بانی اور اُن پر ایک آسمانی روحانی بادشاہت کا نقیب، یہ ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ انسانی عظمت کو ناپنے کے جتنے پیمانے لاسکتے ہو لے آؤ اور پھر خود سے پوچھو کیا دنیا میں اس سے بڑا انسان بھی کوئی گزرا ہے۔ (ہسٹوری ڈی لاٹرکی)

تھامس کارلائل:

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیغام فطرت کے دل کی براہ راست آواز ہے۔ اس کے مقابلے میں باقی جو کچھ ہے، ہوا سے ہلکا ہے۔ ہم مسیحیوں نے اس مقدس ہستی کے گرد دروغ وافترا کا جو انبار لگایا ہے وہ خود ہمارے لئے باعث شرم ہے ایک انسان سچائی، دیانت اور وفا کا پیکر نہ صرف عمل کا سچا بلکہ قول وفکر مین کھرا۔ اُس کی بات ایسی بات جو کہنے کے لائق اور سننے کے قابل۔ (ہیروز اینڈ ہیرو شپ)

تھامس کارلائل آگے حضورﷺ کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں، بانی اسلام کے ناقابل انکار فضائل کا انکار تو انصاف کا خون کرنا اور حق پسندی کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگانا ہے۔ ہمارے خیال میں محمدﷺ کا وجود جن کا مرتبہ انسانی عظمت کی بلندیوں سے، کہیں ارفع ہے، دنیا کی باعظمت ہستیوں مین فضائل اور صفات کے لحاظ سے بے مثال ہے آپﷺ کی ذات صداقت اور سچے اعتقادات کا خزانہ ہے۔ آپﷺ کا ہر فعل تصنع اور تکلف سے مبرا اور حقیقت پر مبنی ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام وحی آسمانی تھا۔ ایسی مقدس ہستی کا وجود خالق کائنات کی موجودگی کی ایک زبردست اور روشن دلیل ہے۔ آپﷺ کا دفاع علم ومعرفت کا خزانہ اور حکمت وفضیلت کی کان ہے۔ آپﷺ کے حکیمانہ ارشادات سے فائدہ اٹھانا انسانیت کا فرض مبین ہے۔ خدائے برتر کے بھیجے ہوئے پیغمبروں میں آپﷺ کی ذات سب سے

Marfat.com

زیادہ جدید قسم کی ہے جس پر رسالت ختم ہوتی ہے، صحرائے عرب کی پرسکون فضا میں آپ ﷺ کے مشاہدہ نے انسان کی اصلاح کا دستور العمل مرتب فرما دیا۔ آپ ﷺ کی مقدس سیرت کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ بچپن ہی سے راست باز اور امین تھے۔ آپ ﷺ نے آغاز شباب سے آخر جوانی تک پاکبازی اور زہد کا ایسا نمونہ پیش فرمایا جس کی مثال مقدس تاریخ پیش نہیں کر سکتی، آپ ﷺ کی ذات سرچشمہ اصول تھی۔ آپ ﷺ کے اصولوں نے دنیا کو تاریکی سے نکال دیا اور یونان کی حکمتوں، یہودیوں کے عقیدوں اور ایام جاہلیت کے عرب قبائل کی بت پرستی کو ختم کر دیا۔ یہ بات مسلم ہے کہ جو حقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حاصل کی تھی۔ آپ نے بھی اس حقیقت کی طرف انسان کو متوجہ کیا۔ (ہیرو اینڈ ہیرو زشپ)

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا:

مذہبی شخصیات میں محمد ﷺ بلا شک کامیاب ترین شخصیت تھے۔ آپ اگرچہ امی تھے لیکن عمل ذہانت کا وافر حصہ آپ حاصل کر چکے تھے، آپ ﷺ کا مذہب حقیقتاً دین ابراہیم علیہ السلام کا احیاء تھا۔ قانون ساز، ماہرین حرب، منتظم اور جج ؛ یہ آپ کی شخصیت کے مختلف پہلو تھے اس خوفناک قبائلی تعصب کا خاتمہ کرنا جس کی بنا پر ایک خون، طویل جنگوں کا باعث بن جاتا تھا۔ عورتوں کو ان کے حقوق خاص کر وراثت میں حصہ دلانا اور دفتر کشی کا خاتمہ آپ کی عظیم اصلاحات ہیں۔

دیوان چند شرما:

محمد ﷺ رحم و کرم اور مہربانی کا پیکر تھے۔ ان کے مقدس وجود کے اثر کو محسوس کئے بغیر کوئی شخص رہ نہ سکتا تھا اور کبھی انہیں بھول نہیں سکتا تھا۔ (پروفٹس آف دی ایسٹ)

مائیکل ہارٹ:

قارئین میں سے ممکن ہے کہ لوگوں کو تعجب ہو کہ میں نے دنیا جہاں کی موثر ترین شخصیات میں محمد ﷺ کو سرفہرست کیوں رکھا۔ وہ مجھ سے اس کا جواب طلب کر سکتے ہیں حالانکہ یہ ایک

Marfat.com

حقیقت ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں صرف وہی ایک انسان تھے جو مذہبی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے کامیاب وکامران ہوئے۔ (دی 100)

جولز مسیرمین:

تاریخ عالم کے عظیم ترین لیڈر محمد ﷺ تھے کوئی اور نہیں۔ (پروفیسر شکاگو یونیورسٹی)

جان ولیم ڈریپر:

نسل انسانی پر محمد ﷺ کی قد آور ہستی نے ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ (ہسٹری آف یورپ)

آر۔وی۔سی بوڈلے:

آپ ﷺ کی عظمت دیکھیے جنہوں نے ایک جہاں کو بدل ڈالا لیکن اپنا مثالی طرز زندگی وہی رکھا۔ (دی میسنجر)

ریورنڈ اسمتھ:

تاریخ کی یکتا مثال محمد ﷺ ایک قوم، ایک سلطنت اور ایک مذہب کے تاجدار وہ قیصر تھے بغیر قیصری لشکروں کے مذہبی تقدس تھے بغیر ظاہری آن بان کے۔ نہ اُن کا کوئی باڈی گارڈ تھا نہ محل دو محلا۔ اگر کسی بھی شخص کو یہ کہنے کا حق پہنچتا تھا کہ وہ خدائی حکومت قائم کر رہا ہے تو وہ صرف محمد ﷺ تھے۔ (محمد اینڈ محمد ازم (ﷺ)

ایڈورڈ گبن:

محمد ﷺ کا پیغام شک وشبہ اور ابہام سے پاک ہے اور قرآن توحید الٰہی کی عظیم الشان شہادت ہے۔ (ڈکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر)

سٹینلے لین پول:

محمد ﷺ ان گنے چنے خوش بخت افراد میں سے تھے جنہوں نے حق پرستی کو اپنی زندگی کا سرچشمہ عمر بھر بنائے رکھا۔ محمد ﷺ کا جذبہ اور ولولہ ایک انتہائی بلند اور مقدس مشن کے لئے وقف

Marfat.com

تھا۔ وہ خدائے واحد کے پیغمبر تھے اور انہیں یہ حقیقت آخری سانس تک ایک ایک لمحہ یاد رہی۔ (میموآئرز)

پرنگل کینڈی:

انسان کی صلاحیتوں کا منتہی اور کمال محمد ﷺ۔ (عربین سوسائٹی ایٹ دی ٹائم آف محمد ﷺ)

ریورنڈ اسٹیفن:

محمد ﷺ کا پیغام انسانیت کے لئے برکات کا موجب ہے اور تاریکی سے نور اور شیطان سے خدا کی طرف لے جاتا ہے۔ (مائی ریفلیکشنز)

سر ولیم میور:

بت پرستی اور تاریک توہمات کو ختم کرنے والا، توحید اور رحمت خداوندی کا تصور دینے والا ایمان کی بنا پر برادرانہ محبت، یتیموں کی پرورش، غلاموں سے احسان، شراب کی مخالفت، جو کامیابی اسلام نے حاصل کی کسی اور مذہب کو نصیب نہیں ہوئی۔ (لائف آف محمد ﷺ)

ڈاکٹر مارکس ڈوڈز:

محمد ﷺ نے مذاہب کے ہر عقیدے کی اصلاح کر دی اور عربوں کو دنیا کی سب سے بڑی قوموں کے آگے کھڑا کر دیا۔ (محمد (ﷺ)، بدھا اینڈ کرائسٹ)

سپالڈنگ:

محمد ﷺ دنیا میں خدا کی مرضی کے نفاذ واشاعت کے ایگزیکٹو آفیسر تھے۔ دیگر انبیاء علیہ السلام کی طرح وہ جانتے تھے کہ تمام نوع انسانی ایک دن ملت واحدہ بن کر رہے گی۔ ایک خدا کے ماتحت ایک حکومت۔ (سویلائزیشن اِن ایسٹ اینڈ ویسٹ)

جارج ریواری:

محمد ﷺ نے عالمگیر حکومت کی بنیاد رکھی۔ اس کا قانون سب کیلئے ایک تھا۔ سب کے

Marfat.com

لیے یکساں عدل اور محبت۔ ایسے معاشرے اور انقلاب کی نظیر تاریخ نے کبھی نہیں دیکھی۔ (دی میسنجر ڈی الاسلام)

ڈاکٹر موڈی رویئڈن:

اسلام کی مساوات مسیحیوں کی مساوات کی طرح محض افسانہ نہیں۔ محمد ﷺ کے دین نے اُس حقیقی آزادی کا اعلان کیا جو انسان کے وہم وگمان سے بلند تھا۔ اسلام کا خدا اتنا بلند و بالا ہے کہ اُس کے سامنے دنیا کے تمام افکار اور نظام ہیچ ہیں۔ (دی پرابلم آف پیلسٹائن)

ٹور آنڈرے:

اسلام ایک سچی روحانی توانائی ہے اس کا مکمل مفہوم نکھر کر اُس روز سمجھ میں آئے گا جب دنیا اُسے وسیع پیمانے پر عمل میں لائے گی۔ (محمد ﷺ، دی مین اینڈ ہز فیتھ)

گبن:

محمد ﷺ کا مسلک اس قدر بلند ہے کہ ہمارا موجودہ ذہن بھی بمشکل وہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ (ڈکلائن اینڈ فال آف رومن امپائر)

مارگولیتھ:

محمد ﷺ پر نازل شدہ قرآن نے نوع انسانی کے دلوں پر وہ اثر کیا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا، یورپ نے سائنس کا پہلا سبق عربوں کے ہاتھوں سے لیا۔ اور اس سائنس وعلوم کا سرچشمہ قرآن تھا۔ (بائیوگرافی آف محمد ﷺ)

ایم۔ایچ ہینڈ مین:

محمد ﷺ نے خود کو صرف عام بشر اور پیغامبر سے زیادہ حیثیت کبھی نہیں دی جب وہ مصائب وافلاس میں گھیرے تھے تو بھی لوگ اُن کے گرویدہ تھے اور جب وہ ایک عظیم الشان سلطنت کے مالک ہو گئے تب بھی اُن پر نثار تھے۔ یہ تھا اُن کا بلند و بالا کردار، اپنی ذات پر اعتماد، نصرت خداوندی پر یقین محکم، نہ زندگی کا کوئی گوشہ زیر نقاب نہ موت میں کوئی راز یا

Marfat.com

افسانہ۔ پھر بھی عظمت کے سب معترف۔ (دی اویکننگ آف ایشیا)

جوہن گوئٹے:

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کسی مقام پر بھی ناکام ثابت نہیں ہوسکتی ہمارے نظام ہائے تمدن اُس کی حدود سے آگے نہیں جاسکتے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی انسان قرآن سے آگے جا ہی نہیں سکتا۔ (لیٹر ٹو ایکر مین سرہنری ایلیٹ کلیکشن)

سپالڈنگ:

اپنے جذبات اور ارادوں کو مشیت خداوندی کے تابع رکھنا اور تمام فرائض حیات کو ایک لفظ میں سمیٹنے کا نام ہے 'اسلام' کسی ڈکٹیٹر کے سامنے جھکنے اور خدا کے سامنے جھکنے میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے جو خدا کے سامنے جھک کر مسلم بن جائے۔ اُس کی ذمہ داری اس دنیا اور اگلی دنیا دونوں اُس کے فرائض ہو جاتے ہیں۔ اس طرح مسلم بیک وقت عابد وزاہد بھی بنتا ہے اور سپاہی بھی۔ وہ میدان جنگ میں جانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے لیکن صرف اُس جنگ کے لئے جو دنیا سے شر کو مٹانے کے لئے کی جائے۔ (سویلائزیشن اِن ایسٹ اینڈ ویسٹ)

سر رچرڈ گریگوری:

قرآن کریم ایک نا قابل تغیر اصول زندگی ہے۔ (ریلیجن ان سائنس اینڈ سویلائزیشن)

ڈیسی اولیری:

تلوار کے ذریعے قوموں کو فتح کرتے ہوئے آگے بڑھنا اور لوگوں کو جبراً مسلمان بنائے چلے جانا مسلمانوں کے خلاف تاریخ کا سب سے احمقانہ افسانہ ہے اور ایسی سازش ہے جسے مورخین سوچے سمجھے بغیر دہراتے چلے گئے ہیں۔ (اسلام ایٹ دی کراس روڈز)

جیمز گیون:

جن عظیم لیڈروں نے تاریخ پر سب سے گہرے نقوش ثبت کئے ہیں۔ اُن میں محمد ﷺ کا نام عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے پہلے آتا ہے۔ (ایک امریکی جنرل کے خطابات)

Marfat.com

پروفیسر کے۔ ایس راما کرشنا راؤ:

اسلام کے رسول ﷺ میں ہم ایک عدیم المثال صورتحال دیکھتے ہیں۔ خاک وخون کے پیکر میں ایک صاحب نظر ایک دانشور، منتظم اور لیڈر کا یکجا ہو جانا یہ سب کچھ انسان کے وہم وگمان سے آگے اور بالاتر سطح پر۔ (محمد ﷺ۔ دی پرافٹ آف اسلام)

بلبیر سنگھ:

وہ جو سمجھتے ہیں کہ اسلام قوت کے بل پر پھیلا ایسے احمق ہیں جو نہ اسلام کے طور طریقے جانتے ہیں نہ دنیا کے ڈھنگ اور رجحانات۔ (نوان ہندوستان 1947)

ریورنڈ بی اسمتھ:

قوم، سلطنت اور مذہب کا مقدس بانی، وہ نبی امی (ﷺ) جس کی وساطت سے اہل عالم کو ایک کتاب ایسی ملی جو معجزہ ہے۔ سچا، لافانی معجزہ۔

ایلفونس لیمرٹین:

مقصد کی بلندی، وسائل کی کمی، حیران کن نتائج۔ محمد (ﷺ) نے ایک ایسا نظام قائم کر دکھایا جو لافانی نظریات پر استوار ہے۔

اے۔ جی۔ لیونارڈ:

جسمانی اور اخلاقی پاکیزگی کے نقطہ نظر سے محمد (ﷺ) ہر نوع سے ایک جوہر تھے۔ آپ (ﷺ) صرف جسمانی پاکیزگی کی ہی تعلیم نہیں دیتے تھے بلکہ ذہنی اور روحانی پاکیزگی کی بھی تلقین فرماتے۔ آپ (ﷺ) کی عظمت کا راز بے نفسی، جاں فشانی، سیاسی بصیرت کی وجہ سے اپنے زمانے سے صدیوں آگے تھے بلکہ آپ (ﷺ) کی تعلیمات رہتی دنیا تک کے لئے مشعل راہ ہیں۔

پروفیسر گسب:

حضرت محمد (ﷺ) کے دین اسلام کا تمام نسل انسانی پر بڑا احسان ہے کسی دوسرے

Marfat.com

مذہب کے مقابلے پر زندگی کے معیار اور ہر بات میں اسلام نے مساوی حقوق کا درجہ دیا۔ اسلام کے نظامات حیات میں کالے گورے میں کوئی امتیاز نہیں۔ اسلام تمام نسل انسانی کو ایک ہی کنبہ کے افراد تصور کرتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بہت بڑے اور عظیم انسان تھے اور کوئی ہوتا تو خدائی کا دعویٰ کر دیتا۔

سردار گوروودت سنگھ:

ایک صاحب کمال آیا، جس نے جلوہ حق دکھایا جس کسی نے اسے پریم کی انکھڑیوں سے دیکھا۔ اس کی تمنائے زندگی پوری ہوگی۔ جس کی نگاہ شوق اس پر پڑگئی اسے منہ مانگی مراد مل گئی جس بشر کو اس من موہن نے اپنا درشن دیا اس کے جنم بھر کا پاپ کٹ گیا۔

مسٹر کونٹ ہنری:

عقل حیران ہے کہ قرآن جیسا کلام ایسے شخص کی زبان سے کیونکہ ادا ہوا جو بالکل اُمّی تھا۔ تمام مشرق نے اقرار کرلیا ہے کہ نوع انسانی لفظ و معنی ہر لحاظ سے اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ یہ وہی کلام ہے جس کی انشاء پردازی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مطمئن کر دیا۔ ان کو خدا کا معترف ہونا پڑا، یہ وہی کلام ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق اس کے جملے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حبشہ کے بادشاہ کے دربار میں پڑھے تو اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے اور چلّا اٹھا کہ یہ کلام اسی سرچشمہ سے نکلا ہے جس سے عیسیٰ علیہ السلام کا کلام نکلا تھا۔

بابا گرونانک:

توریت، زبور، انجیل اور وید وغیرہ سب کو پڑھ کر دیکھ لیا۔ قرآن شریف ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آئی اگر سچ پوچھو تو سچی اور ایمان کی کتاب جس کی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف ہی ہے۔

Marfat.com

جے ڈیلو پنورٹ:

ایسا کوئی ثبوت، شہادت اور اشارہ تک نہیں ملتا جس سے یہ کہا جا سکے کہ محمد (ﷺ) نے کبھی کسی موقع پر اپنے دعویٰ کی تصدیق کیلئے کوئی فریب یا نام نہاد معجزہ دکھایا ہو۔ اپنے دین اور مذہب کے نفاذ کے لئے انہوں نے کوئی غلط حربہ اختیار نہیں کیا۔ اس کے برعکس اس عمل پر پورا انحصار کیا جو انہیں خدا کی طرف سے ودیعت ہوا تھا۔

نپولین:

محمد (ﷺ) نے اہل عرب کو درس اتحاد دیا۔ ان کے باہمی تنازعات اور جھگڑے ختم کئے۔ تھوڑی سی مدت میں آپ (ﷺ) کی امت نے نصف سے زیادہ دنیا فتح کر لی، پندرہ برس کے عرصے میں عرب کے لوگوں نے بتوں اور جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش سے توبہ کر لی۔ مٹی کے بت اور دیویاں مٹی میں ہی ملا دی گئیں۔ یہ حیرت انگیز کارنامہ محمد (ﷺ) کی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے کے سبب انجام پایا۔

لیوٹالسٹائی:

محمد (ﷺ) کا طرز عمل اخلاق انسانی کا حیرت انگیز کارنامہ تھا۔ اور ہم یہ یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد (ﷺ) کی تعلیمات خالص سچائی پر مبنی تھیں۔

جی ایم ڈیکاٹ:

انسانی تاریخ میں کسی قوم کا نامہ اعمال اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اتنا سیاہ نہیں جتنا کہ یہودیوں کا ہے۔ مغربی مورخ اور عالم محمد (ﷺ) کے یہودیوں پر مظالم کا پروپیگنڈہ کرتے نہیں تھکتے حالانکہ اس پروپیگنڈہ میں صداقت ہے نہ غیر جانبداری۔ یہودیوں نے اپنی فطرت کے عین مطابق محمد (ﷺ) کے خلاف پہلے تو افواہوں کا بازار گرم کیا۔ اس کے بعد مہاجر و انصار میں تفرقے اور عناد کے بیج بونے کی کوشش کی مگر دنیا کا کوئی پیغمبر محمد (ﷺ) کی طرح ایسے معاشرے اور سماج کی بنیاد نہ رکھ سکا جو مثالی ہو اور آنے والے ہر زمانے کے لئے تقلید کی ترغیب دیتا ہو۔

Marfat.com

بی سمتھ:

کسی مذہبی رہنما اور مذہب کی حقیقت کا اندازہ اس کے نام لیواؤں اور پیروکاروں کے اعمال سے لگایا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ 637ء میں خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا، یروشلم میں کسی گھر یا مکان کو نقصان نہیں پہنچا۔ میدان کارزار کے سوا یروشلم کے اندر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا گیا۔

ایچ جی ویلز:

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات یہ ہیں کہ سچ سب سے بڑی نعمت اور خوبی ہے جو جھوٹا ہے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اور پھر اس سے بھی بڑی صداقت جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کو عطا کی وہ خدا کی وحدانیت ہے۔ یہ تصور یہودیوں میں بھی موجود ہے لیکن کسی حد تک۔ اسلام سادہ اور کامل ترین مذہب ہے، مہربانی، فیاضی اور مساوات سے اس کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔ یہ دنیا کے ہر عام آدمی کی ضرورت پوری کرنے والا مذہب ہے۔

ای۔ ڈرمنگھم:

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان تھے۔ ان سے بشری حیثیت سے غلط فیصلے ہوسکتے ہیں لیکن انسان ہونے کی حیثیت سے بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی ذاتی دعویٰ نہیں تھا۔ تبلیغ کے آغاز ہی سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ تھا کہ یہ خدا کا مشن ہے جس کے لئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو منتخب کیا گیا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی اپنی کسی کامیابی کو اپنی ذاتی جدوجہد اور کاوش سے منسوب کرنے کی کوشش نہیں کی۔

جی ایم بیری:

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بطور پیغمبر سامنے رکھتے ہوئے ہمیں تاریخ ساز محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جنہوں نے اسلام کو دنیا کی عظیم تہذیبوں میں ایک تہذیب کی حیثیت دی جب کہ بعد دنیا کی کوئی تہذیب اسلامی تہذیب کے اثرات قبول کئے بغیر نہ رہ سکی۔ انسانی تہذیب کی تشکیل میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حصہ گراں بہا نا قابل فراموش اور دائمی ہے۔

Marfat.com

آر۔ڈبلیو سٹوبارٹ:

محمد (ﷺ) کا جلوہ ہر جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔دن میں پانچ بار فیض، دہلی، حجاز، ایران، کابل، مصر وشام میں۔جب دنیا کے ہر خطے میں مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھیں تو تسلیم کرلیں کہ محمد (ﷺ) کا دین سچا ہے، زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔

ایل۔وی واگلیئر ی:

اگر کوئی مذہب انسان کی ذہانت اور جمالیات میں اضافہ نہیں کرتا تو ایسا مذہب زندہ نہیں رہتا۔محمد (ﷺ) دنیا کے لئے ایک ایسا دین لے کر آئے جو انسان کے ذہن کو ترقی دیتا ہے۔ اس کی جمالیات کی حس بیدار، تیز تر اور مکمل کرتا ہے۔ذہنی ارتقاء کی تکمیل کرتا ہے کیونکہ اسلام سے زیادہ روشن خیال مذہب دنیا میں کوئی اور نہیں۔

ڈاکٹر رابرٹس:

محمد (ﷺ) نے یتیموں کے حقوق کے بارے میں اپنی خاص توجہ مبذول رکھی۔یتیموں کے حقوق کا بکثرت ذکر اور ان سے بدسلوکی کرنے والوں اور ان کے حقوق غصب کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت وعید دی۔سیرت محمدی (ﷺ) کے اس پہلو کو ظاہر کرتی ہیں جس پر مسلمان مصنفین کو بجا طور پر ناز ہے۔(سوشل لاز آف دی قرآن)

ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور:

اسلام دنیا کے مذہبوں میں سب سے بڑا مذہب ہے۔میں آج سیرت النبی (ﷺ) کے مبارک موقع کو غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوں اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ نبی اعظم (ﷺ) کے پیغام رحمت کا مطالعہ کررہا ہوں۔اسلام کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہے۔دنیا میں امن وسکون اسی پیغام ربانی سے حاصل ہوسکتا ہے۔میں پیغمبر اسلام (ﷺ) کی خدمت میں تعظیم وتکریم ارادت اور عقیدت مندی کا ناچیز تحفہ پیش کرتا ہوں۔

Marfat.com

فرنچ پروفیسر سیڈیو:

آنحضرت (ﷺ) خندہ رو، ملنسار، اکثر خاموش رہنے والے، بکثرت ذکر خدا کرنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ پن سے نفور، بہترین رائے عقل والے تھے۔ انصاف کے معاملے میں قریب وبعید آنحضرت (ﷺ) کے نزدیک برابر تھا۔ مسکین سے محبت فرمایا کرتے۔ غرباء میں رہ کر خوش ہوتے، کسی فقیر کو تنگ دستی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھا کرتے اور کسی بادشاہ کو بادشاہی کی وجہ سے بڑا نہ جانتے۔ کسی شخص سے خود علیحدہ نہ ہوتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کمال محبت فرمایا کرتے اپنے جوتے خود گانٹھ لیتے اپنے کپڑے کو خود پیوند لگا دیتے۔ دشمن اور دوست سے بکشادہ پیشانی ملا کرتے ہیں۔

دیوان سنگھ مفتون:

حضور (ﷺ) کی حدیث جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل ترین جہاد ہے سن کر دیوان سنگھ مفتون کہتا ہے کہ ان ہونٹوں کی قدر و قیمت کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا جن سے یہ الفاظ نکلے۔

رابرٹ ایل۔ گلک:

مغربی مصنف یہ کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ وہ عرب کی تصویر بناتے ہوئے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار دکھاتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ ان کے فہم کا قصور ہے کیونکہ اس معاملے میں مجرم مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں۔ یہ کہنا کہ مسلمان کی دوسرے غیر مسلموں کے خلاف جنگیں مذہبی تھیں اور دوسرے مذاہب کو دبانے کے لئے تھیں۔ خارج از بحث ہیں کیونکہ یہ بات مادی اور سیاسی دلیلوں سے ثابت نہیں کی جاسکتی۔

منٹگمری واٹ:

آپ (ﷺ) کو تین عدیم المثال صفات سے نوازا گیا تھا۔ اول آپ (ﷺ) کی فراست ہے جس سے آپ (ﷺ) نے عرب دنیا کے لئے ایک نظریاتی ڈھانچہ تیار کر دیا اور معاشرے کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر دیا۔ دوم یہ ہے کہ ایک سیاست دان تھے قرآن میں صرف

Marfat.com

بنیادی اصول بیان ہوئے ہیں۔ آپ (ﷺ) نے اپنی ذہانت اور دوراندیشی سے کام لے کر ان اصولوں کی بنا پر ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کر دی اور مدینہ کی ایک چھوٹی سی ریاست کو عالمگیر سلطنت میں تقسیم کر دیا۔ تیسرے یہ کہ بطور منتظم کے آپ (ﷺ) کی مہارت اور اپنے عمال اور نمائندوں کے انتخاب میں آپ کی ذہانت۔ کیونکہ عمدہ پالیسی بھی عدم مہارت کی صورت میں ناکام ہو جاتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر یوشی ہیڈی کوزائے:

قرآن کائنات کی یوں وضاحت کرتا ہے جیسے اُسے بلند ترین مقام سے دیکھا گیا ہو۔ ہر مشاہدہ شدہ بات واضح اور صاف ہے جس نے کہا ہے اس نے ہر چیز کے وجود اور اس کے اندر کی حقیقت کو ایسی جگہ سے دیکھا ہے جہاں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ (سائنسی انکشافات)۔

لامارٹن:

اگر مقصد کی عظمت، وسائل کی قلت اور حیرت انگیز نتائج ان باتوں کو انسانی تعقل (عقل) و تفکر کا معیار بلند مانا جائے تو کون ہے جو تاریخ کی کسی جدید و قدیم شخصیت کو محمد (ﷺ) کے مقابل لانے کی ہمت کر سکے۔ کسی انسان نے اتنے قلیل ترین وسائل کے ساتھ اتنا جلیل ترین کارنامہ انجام نہیں دیا جو انسانی ہمت، طاقت سے اس قدر ماوراء تھا۔ محمد (ﷺ) اپنی فکر کے ہر دائرے اور اپنے عمل کے ہر نقشہ میں جس بڑے منصوبہ کو روبہ عمل لائے اس کی صورت گری بجز ان کے کسی کی مرہونِ منت نہ تھی اور مٹھی بھر صحرائیوں کے سوا اُن کا کوئی معاون و مددگار نہ تھا اور آخر کار ایک اتنے بڑے مگر دیرپا انقلاب کو برپا کر دیا جو اس دنیا میں کسی انسان سے ممکن نہ ہو سکا۔

Marfat.com

غیر مسلم دانشوروں کا قرآن کے بارے میں اعتراف

بادشاہ فرانس نپولین کا خراجِ عقیدت

''وہ دن دور نہیں جب میں دنیا کے صاحبانِ علم و دانش کو متحد کر کے ایک ایسا دور قائم کر دوں گا جو یک رنگ و ہم آہنگ اور اور اصول قرآن اس کی بنیاد ہو نہ کہ بائبل، کیونکہ وہ آج کے دور کے تقاضے پورے کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔'' (بوناپارٹ اور اسلام از شیغلر)

رابرٹ، ایل اور گلک کی شہادت:

''مغربی مصنف یہ کہتے ہیں کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلا ہے اور وہ عربوں کی تصویر بناتے ہوئے ان کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار دکھاتے ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ان کے فہم کا قصور ہے کیونکہ اس معاملے میں مجرم مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں کیونکہ انہوں نے اسپین میں بیس لاکھ مسلمانوں کی موت کی دھمکی دے کر عیسائی بنایا تھا......!!''

ریورنڈ آر، بکسوئل کنگ:

''اکثر کہا جاتا ہے کہ قرآن سیدنا محمد ﷺ کی تصنیف ہے اور سب تورات اور انجیل سے لیا گیا ہے مگر میرا ایمان ہے کہ اگر الہامی دنیا میں الہام کوئی شے ہے اور الہام کا وجود ممکن ہے تو قرآن شریف ضرور الہامی کتاب ہے۔ بلحاظ اصولِ اسلام مسلمانوں کو عیسائیت پر فوقیت ہے۔''

کونٹ ہنری دی کاسٹری:

''عقل بالکل حیرت زدہ ہے کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیوں کر ادا ہوا جو

Marfat.com

بالکل کم پڑھا ہے۔ سیدنا محمد ﷺ قرآن کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر لائے جو تا حال ایک عظیم راز چلا آتا ہے کہ اس طلسم کو توڑنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔"

الکس لوازون:

"سیدنا محمد ﷺ نے جو فصیح و بلیغ شریعت کا دستور العمل دنیا کے سامنے پیش کیا، یہ وہ مقدس کتاب ہے جو اس وقت تمام دنیا کے آدھے حصے میں معتبر اور مسلم سمجھی جاتی ہے۔"

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ:

"مدارس میں قرآن کی تعلیم دی جائے تو کچھ کم ترقی کا ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ افریقہ کو ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ بجائے اپنی رائے سے حکومت کرنے کے انتظامِ سلطنت کے لیے ایک ضابطہ اور دستور العمل مل گیا۔ مسلمانوں کی تاثیر اور طرزِ اسلام سے افریقہ کے ملک میں اتنے بڑے بڑے شہر قائم ہو گئے کہ یورپ کو اولاً ان باتوں کا یقین نہ آیا۔" (پریچنگ آف اسلام)

موسیو گاسٹن کار:

اسلام حقیقت میں ایک طرح کا اجتماعی مذہب ہے جس کو دنیا کی 2/3 حصہ آبادی نے حق تسلیم کر لیا ہے۔ اس عاقلانہ مذہب کے قوانین بڑے جدید اور حقیقت پسندانہ ہیں۔

مصنف یہاں خود ہی سوال کرتا ہے کہ:

"روئے زمین سے اگر اسلام مٹ گیا، مسلمان نیست و نابود ہو گئے اور قرآن کی حکومت جاتی رہی تو کیا دنیا میں امن قائم رہ سکے گا؟"

پھر خود ہی جواب دیتا ہے:

"ہرگز نہیں۔"

جان جاک ولیک:

مشہور جرمن فلاسفر جس نے مقاماتِ حریری، تاریخ خلفاء اور سبعہ معلقہ جیسی عربی تصانیف کا لاطینی میں ترجمہ کیا ہے اور ان پر حواشی لکھے ہیں۔ وہ لکھتا ہے:

"تھوڑی عربی جاننے والے قرآن کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اگر وہ خوش نصیبی سے کبھی سیدنا

Marfat.com

محمد ﷺ کی معجزنما قوت بیان سے تشریح سنتے تو یقیناً یہ لوگ بے ساختہ سجدے میں گر پڑتے اور سب سے پہلی آواز ان کے منہ سے یہ نکلتی کہ پیارے نبی ﷺ، پیارے رسول ﷺ! خدارا ہمارا ہاتھ پکڑ لیجئے اور ہمیں اپنے پیروؤں میں شامل کر کے عزت اور شرف دینے میں دریغ نہ فرمایئے۔"

گوئٹے (جرمن ادیب):

"میں ارادہ رکھتا ہوں کہ وہ رات عقیدت و احترام کے ساتھ مناؤں جس رات میں سیدنا محمد ﷺ پر قرآن نازل ہونے کی تکمیل ہوئی۔"

جیمز میکز:

"کوئی مقدس کتاب قران کا کسی طور پر مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ انقلابی انداز میں لوگوں کی زندگیاں بدلنے کا اعجاز کسی دوسری کتاب کے پاس نہیں۔"

لارڈ ڈیون پورٹ:

اپنی کتاب "Islam and Modern History" میں لکھتا ہے:

"ہمارے پاس معاصرانہ کتاب ہے جو کہ اپنی حقیقت اور اپنی حفاظت کی وجہ سے بالکل منفرد ہے اور جس کی سچائی پر کسی کو بھی سنجیدگی سے شک کرنے کی ہمت نہیں۔ کتاب جس کا نام قرآن مجید ہے، آج بھی اسی صورت میں دستیاب ہے جیسے جب یہ سیدنا محمد ﷺ کی نگرانی میں لکھی گئی تھی۔"

Marfat.com

غیر مسلم مشاہیر کی نظر میں اسلام

رومانیہ کے ممتاز مستشرق کونسٹن ورجیل جارجیو:

''اسلامی انقلاب نہ صرف اس دور میں حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہو گیا تھا، بلکہ صدیوں بعد بھی اس کے اثرات محسوس ہو رہے ہیں جبکہ علمبردارانِ انقلاب فرانس اپنے مقصد میں عشر عشیر بھی کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ انسانوں کے مابین مکمل انصاف اور مساوات جوان کا اصل اور بنیادی نعرہ تھا، کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا جبکہ غلامی سے آزاد کیے گئے بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہنا شروع کر دیا۔ ایک اور آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا اسامہ رضی اللہ عنہ اسلامی لشکر کا سپہ سالار بنا، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد روم پر حملہ آور ہوا تھا۔

انسانی مساوات کی ایسی مثال کوئی اور انقلاب پیش نہیں کر سکا، دنیا کو بوریا نشین حکمران کے تصور سے اسلام نے ہی روشناس کرایا ہے۔''

جیمز میکر:

''اسلام آج کی دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے جو کہ بہت حوالوں سے یہودیت اور عیسائیت سے مشابہ ہے مگر اسے یورپ اور امریکہ میں بہت کم اور غلط انداز میں سمجھا گیا ہے۔''

امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور:

اپنی تقریر جو اس نے 28 جون 1957ء کو کی، اس میں اسلام کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا:

''دنیا کا تہذیبی ارتقاء اسلامی دنیا کا بڑی حد تک ممنون ہے۔ ان کمالات اور کامیابیوں کے سلسلے میں جو اسلام نے طِب، سائنس، کیمسٹری اور فلکیات کے میدان میں حاصل کیں۔''

Marfat.com

فرانسیسی مصنف ایم ڈی سینٹ ہیلا رے:

''اسلام میں کچھ بھی پراسرار یا مافوق الفطرت نہیں ہے، کسی چیز کا کسی پردے میں چھپانا اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ اگر کچھ ابہام اسلام کے اندر ہمیں ملتے ہیں تو ان کے لیے اسلام کو مورِدِ الزام ٹھہرانا ٹھیک نہیں کیونکہ اسلام تو ابتدا ہی سے واضح اور عیاں ہے۔''

جارج ریواری:

''اسلام اس دنیا کے لیے پیغام نجات و سعادت تھا جو جسمانی اور ذہنی مصائب میں مبتلا تھا اور دوسروں کی غلامی نے جسے چکنا چور کر رکھا تھا۔ اس نے عدل و انصاف کے عصرِ جدید کا اعلان کیا۔ جس عالمگیر حکومت کی بنیاد اسلام نے رکھی اس میں نسلی امتیاز کا کوئی دخل نہ تھا۔''

ڈاکٹر سر رابندر ناتھ ٹیگور:

''اسلام دنیا کے مذہبوں میں سب سے بڑا مذہب ہے، اسلام کا پیغام ساری دنیا کے لیے ہے۔ دنیا میں امن و سکون اسی پیغام ربانی سے حاصل ہو سکتا ہے۔''

گاندھی کا ہدیۂ عقیدت

''اسلام اپنے انتہائی عروج کے زمانے میں تعصب اور ہٹ دھرمی سے پاک تھا۔ اسلام نے تمام دنیا سے خراجِ تحسین وصول کیا۔ جب مغرب پر تاریکی اور جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اس وقت مشرق سے ایک ستارہ نمودار ہوا، ایک روشن ستارہ جس کی روشنی سے ظلمت کدے منور ہو گئے۔ اسلام دینِ باطل نہیں ہے، ہندوؤں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تا کہ وہ بھی میری طرح اس کی تعظیم کرنا سیکھ جائیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام بزورِ شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اس کی اشاعت کے ذمہ دار سیدنا محمد ﷺ کا ایمان، ایقان، ایثار اور اوصاف حمیدہ تھے۔ ان صفات نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا۔ یورپی اقوام جنوبی افریقہ میں اسلام کو سرعت کے ساتھ پھیلتا دیکھ کر خوفزدہ ہیں۔ اسلام جس نے اندلس کو مہذب بنایا، اسلام جو مشعلِ ہدایت کو مراکو تک لے گیا، اسلام جس نے اخوت کا درس دیا۔ جنوبی افریقہ میں یورپی اقوام محض اس لیے ہراساں ہیں کہ وہ جانتی ہیں کہ اگر اصلی باشندوں نے اسلام قبول کر لیا تب وہ مساوات و برابری کے حقوق کا مطالبہ کریں

Marfat.com

گے۔ اگر اخوت گناہ ہے تب ان کا خوف حقیقت پر مبنی ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ ''زولو'' عیسائیت قبول کرنے پر بھی عیسائی حقوق حاصل نہیں کر سکا لیکن جوں ہی وہ حلقہء بگوشِ اسلام ہوا، مسلمانوں کے ساتھ اس کا رابطہ اتحاد پیدا ہو گیا۔ یورپ اس اتحاد اسلام سے خائف ہے۔''

سادھوایل۔ٹی وسوانی:

''میں سیدنا محمد ﷺ کی خدمت میں آداب بجا لاتا ہوں۔ وہ دنیا کی ایک عظیم الشان ہستی ہیں، وہ ایک قوت تھی جو انسان کی بہتری کے لیے صرف ہوئی۔ اسلام نے رہبانیت کا خاتمہ کر دیا، اسلام نے دختر کشی کی رسم کو بند کر دیا، اسلام نے اپنے شیدائیوں پر ام الخبائث (شراب) کو حرام کر دیا۔

اس زمانے میں جبکہ یورپ علم وحکمت سے بے بہرہ تھا، اسپین کے مسلمان علم وادب کی مشعل کو ہاتھ میں لے کر گمراہ لوگوں کو راہِ راست دکھا رہے تھے۔ ہندوستان کی گردن اسلام کے احسانوں سے دبی ہوئی ہے۔ ہندوستانی فلسفہ، شعروسخن اور فنِ تعمیر کو اسلام نے چار چاند لگا دیئے۔''

پروفیسر اڈوائر مونتے:

''سیدنا محمد ﷺ کا مذہب تمام کا تمام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو معقولیت کے امور مسلمہ پر مبنی ہے۔''

کرنل انگرسل:

''ہندسے کا رواج الجبرا، المثلثات کے گر، علمِ پیمائش، ستاروں کے نقشے، زمین کا حجم، طریقِ شمس، سال کی مدت، آلاتِ ہیئت وغیرہ، مختلف قسم کے کلاک، علمِ الکیمیا، علم المائات، علم المناظر وغیرہ جنہوں نے اس قدر ایجادات واختراعات کیں اور علوم وفنون کو اس قدر نشوونما دی، وہ عیسائی نہ تھے۔ ہم کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ موجودہ سائنس کا سنگِ بنیاد رکھنے اور پروان چڑھانے کا فخر اسلام ہی کو حاصل ہے جو کسی مفید کام کے لیے عیسائیت یا کلیسا کے منت پذیر نہیں ہیں۔''

ایس پی اسکاٹ:

''ہسٹری آف دی مورش ایمپائر ان یورپ'' کے مصنف لکھتے ہیں:

''ہم اس غیر معمولی مذہب اسلام کی سرعت، ترقی اور اس کے دوامی اثرات کی قدر

Marfat.com

کریں کہ جو ہر جگہ امن و امان، دولت و حشمت اور فلاح و سرور اپنے ساتھ لے گیا۔"

لالہ لاجپت رائے:

"میں مذہبِ اسلام سے انس رکھتا ہوں، اس کی تعلیم کو عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اسلام کے پیغمبر کو پیغمبروں کا امام مانتا ہوں۔"

پروفیسر ایڈورڈ ونٹے:

"سیدنا محمد ﷺ کا پورا مذہب اسلام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو تمام تر معقولیت پر مبنی ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم کی سادگی اور صفائی درحقیقت وہ زبردست قوتیں ہیں جو اسلام کی ترقی اور تبلیغ میں برابر عمل کر رہی ہیں۔"

ڈاکٹر برمنگھم:

"اسلامی تاریخ کے مطالعے کے دوران مجھ کو کسی وقت بھی یہ خیال ہوا کہ اسلام کی ترقی تلوار کی مرہونِ منت ہے...... نہیں...... بلکہ اس کی کامیابی رسول اکرم ﷺ کی سادہ بے لوث زندگی، ایفائے عہد، اصحاب و پیروؤں کی غیر معمولی حمایت، توکلِ خدا اور ذاتی جرأت و استقلال سے وابستہ ہے۔"

جے ڈبلیو لوگراف:

"اسلام ایک ایسا فطری اور سادہ مذہب ہے جو اوہام و خرافات سے پاک ہے۔ قرآن نے اس مذہب کی تفصیل پیش کی ہے اور سیدنا محمد ﷺ نے اس پر عمل کر کے دکھایا ہے۔ قول و عمل کا یہ حسین امتزاج کہیں اور نظر نہیں آتا۔"

جوزف جے لوتن:

"سیدنا محمد ﷺ کا لایا ہوا مذہب مطلق العنان روس کے لیے بھی اتنا ہی موزوں ہے جتنا جمہوریت پسند امریکہ کے لیے وہ مناسب و مفید ہے۔ اسلام ایک عالمگیر حکومت کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔"

Marfat.com

نامور برطانوی مؤرخ وفلاسفر ودانشور جارج برنارڈ شا:

"آنے والے سو سال میں ہماری دنیا کا مذہب اسلام ہوگا مگر یہ موجودہ زمانے کا اسلام نہ ہوگا بلکہ وہ اسلام ہوگا جو محمد ﷺ کے زمانے میں دلوں، دماغوں اور روحوں میں جاگزیں تھا......!!"

ایڈیٹر "لائف انٹرنیشنل" (نیویارک):

"اسلام جو دنیا کے عظیم اور عالمگیر مذاہب میں سب سے کم سن ہے۔ کئی طرح سے سادہ ترین، واضح ترین مذہب ہے۔ اس مذہب کے ماننے والے صرف ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں جو ہر چیز پر قادر ہے۔ مذہب اسلام کے داعی سیدنا محمد ﷺ نہ تو مسیحا تھے اور نہ ہی فقط نجات دہندہ، بلکہ ایک ایسے انسان تھے جنہیں خدا نے اپنا پیغام بندوں تک پہنچانے کے لیے ایک ذریعہ کی حیثیت سے منتخب کیا تھا۔ اسلامی عقیدہ جو منطقی موشگافیوں سے مبرّا ہے اس دنیا میں انسان کے اخلاق سے اتنا ہی تعلق رکھتا ہے جتنا کہ دوسری دنیا میں اس کے حشر اور جزا وسزا سے۔"

مشہور فرانسیسی مؤرخ والٹیئر:

تہذیبِ اسلام پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"پادریو! راہبو! اگر تم کو ماہِ جولائی میں جبکہ رمضان المبارک کا مہینہ اس مہینے میں آئے، صبح سے شب تک آپ پر کھانے پینے کی ممانعت کا قانون عائد کر دیا جائے، کسی قسم کی جوابازی ہو، سب سے منع کر دیا جائے، شراب حرام کر دی جائے، تپتے ہوئے صحراؤں سے گزر کر حج کو جانے کے لیے کہا جائے، اپنی آمدنی کا اڑھائی فیصد محتاجوں میں تقسیم کر دیں۔ اگر آپ 18 عورتوں کی رفاقت کا لطف اٹھاتے ہیں اور ان میں سے 14 یک لخت کم کر دی جائیں تو کیا آپ ایمان داری سے یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ ایسا مذہب عیش پرست ہے؟؟؟

میں پھر کہتا ہوں کہ وہ لوگ جاہل اور ضعیف العقل ہیں جو مذہب اسلام پر اتہامات و الزامات عائد کرتے ہیں۔"

☆......☆......☆

Marfat.com

غیر مسلم شعراء کا حضور ﷺ کی مداح میں منظوم کلام

غیر مسلم دانشوروں اور مفکروں کی طرح حق پرست یعنی حق کی بات کرنیوالے غیر مسلم شعراء نے بھی نبیوں کے سردار حضور (ﷺ) کی خدمت میں اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کئے ہیں ان عقیدت کے پھولوں میں سے چند معزز قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

کس نے ذرّوں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکت و غرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصر کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا درِ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

کہہ دیا لاتقنطو اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محوِ تمنا کر دیا

سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا

آدمیت کا غرض سامان مہیا کردیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

(پنڈت ہری چند اختر)

☆......☆......☆

Marfat.com

☆

خلیق آئے، کریم آئے، رؤف آئے، رحیم آئے
کہا قرآن نے جس کو صاحب خلق عظیم آئے

بشر بن کر جمال اولین ﷺ آئے
متاع صدق لے کر صادق الوعدو امین ﷺ آئے

وہ آئے جن کو کہیے فخر آدم ﷺ
وہ آئے جن کو لکھے زندگی کا محسن اعظم

تجلی عام فرماتے ہوئے شمس الضحیٰ آئے
اسلام الانبیاء آئے، محمد مصطفیٰ ﷺ آئے

مبارک ہو زمانے کو ختم المرسلین ﷺ آئے
سحاب رحم بن کر رحمت اللعالمین ﷺ آئے

(جگن ناتھ آزاد)

☆......☆......☆

Marfat.com

☆

عظیم الشان ہے شان محمد ﷺ
خدا ہے مرتبہ دان محمد ﷺ

کتب خانے کئے منسوخ سارے
کتاب حق ہے قرآن محمد ﷺ

فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں
غلامان غلامان محمد ﷺ

نبی ﷺ کا نطق ہے نطق الٰہی
کلام حق ہے، فرمان محمد ﷺ

ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ و حیدر رضی اللہ عنہ
یہی ہیں چار یاران محمد ﷺ

بتاؤں کوثری کیا شغل اپنا
میں ہوں ہر دم ثناخواں محمد ﷺ

(چوہدری دلورام کوثری)

☆......☆......☆

Marfat.com

☆

نغمہ وحدت حق دہر میں گایا تو نے
کملی والے یہ عجب گیت سنایا تو نے

رب بے مثل کا دنیا میں بٹھا کر سکہ
نقش اوہام پرستی کا مٹایا تو نے

پڑ گئے ماند سبھی شرک خودی کے اختر
مہر توحید کا جلوہ جو دکھایا تو نے

جو شراب اور نشے کے تھے ازل سے مشتاق
مئے وحدت کا انہیں جام پلایا تو نے

باہمی نفرت وکینہ تھا وطیرہ جن کا
انس والفت کا سبق ان کو پڑھایا تو نے

خواب غفلت میں پڑے سوتے تھے مکی مدنی
لب اعجاز سے قم کہہ کے اٹھایا تو نے

ریت کے ذروں کو بارود کی طاقت بخشی
خاک ناچیز کو اکسیر بنایا تو نے

Marfat.com

کر دیا ایک شہنشاہ وگدا کا رتبہ
اونچ اور نیچ کا سب فرق مٹایا تو نے

دختر حارث غمگین کو رہائی بخشی
قیدِ غم سے غلاموں کو چھڑایا تو نے

کیوں نہ قربان مسلمان تیرے نام پر ہوں
حق پرستی کا جنہیں طور بتایا تو نے

گنبد وسقف فلک گوش زمین گونج اُٹھے
نعرہ توحید اللہ جو لگایا تو نے

(لالہ لال چند فلک)

☆......☆......☆

Marfat.com

☆

ہے جبریئلؑ درکا غلام اللہ اللہ نبوت کا یہ اہتمام اللہ اللہ
یہ شان فصاحت یہ آیات مصحف کلیم اللہ اللہ کلام اللہ اللہ
لب مصطفیٰ پر یہ اسرار وحدت یہ بادہ یہ مینا یہ جام اللہ اللہ
نہ قول و عمل میں کوئی فرق مطلق پیامی سراسر پیام اللہ الہ
یہ ملت کی شیرازہ بندی کا آئین یہ تنظیم دین کا نظام اللہ اللہ

(عرش ملسیانی)

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ذکر خیر دوسرے مذاہب کی مذہبی کتب میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا حضور ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت کہہ کر پکارا ہے اسی رحمت العالمین کے بارے میں تمام انبیاء کرام نے اپنی اپنی امتوں کو آپ ﷺ کے آنے کی خبر دی تھی۔ قطع نظر اس بات کے کہ آج قرآن کریم کے علاوہ دنیا کی کوئی بھی مذہبی یا الہامی صحیفہ الٰہی اصل شکل میں محفوظ نہیں لیکن اس کے باوجود دنیا کی تمام مذہبی اور الہامی کتابوں میں فخر رسول حضرت محمد ﷺ کے آنے کی پیش گوئیاں موجود ہیں اگر اس بات پر غور کیا جائے تو یہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کا ذکر تمام الہامی صحیفوں سے مٹنے نہیں دیا یعنی کسی بھی زمانے کا اور کسی بھی مذہب کا ماننے والا کوئی بھی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ مجھے تو اپنی مقدس کتاب میں آپ ﷺ کے آنے کا ذکر ہی نہیں ملا۔

سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے یعنی مسلمانوں پر یہ چیز فرض ہے کہ رحمت العالمین کا پیغام اور ذکر خیر دنیا کے کونوں تک اور دنیا کے ساڑھے چھ ارب انسانوں تک پہنچائیں۔ مسلمانوں کا کام یہاں پر ختم نہیں ہوتا بلکہ دوسری دنیاؤں تک بھی ذکر رحمت العالمین پہنچانے کی تیاری کرنی چاہیے کیونکہ حضور ﷺ صرف اس دنیا کے لیے رحمت نہیں بلکہ رحمت اللعالمین ہیں یعنی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں جہاں جہاں مخلوق موجود ہے۔ اگر آج NASA کے سائنسدان

Marfat.com

زمین سے مختلف قسم کے سگنلز فضاء میں بھجواتے ہیں کہ اگر کسی سیارے میں کوئی مخلوق ہو تو ان سے رابطہ کرے اگر آج دنیا پرست اور مادہ پرست دوسری دنیاؤں سے رابطے کے لئے اتنی کوششیں کر رہے ہیں تو مسلمانوں پر تو اس سلسلہ میں زیادہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھی رحمت العالمین کے ذکر اور پیغام کو دوسری دنیاؤں تک پہنچانے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کریں لیکن آج سب سے پہلے تو تقریباً دو ارب مسلمان اپنے اوپر فرض کرلیں کہ حضور ﷺ کا ذکر خیر اور ان کی سیرت مقدس ان کا پیغام یعنی اسلام کو تمام غیر مسلموں تک پہنچائیں۔

آج دنیا کی آبادی ساڑھے چھ ارب کے قریب ہے اس سلسلہ میں ہر مسلمان کے ذمہ تین سے چار افراد آتے ہیں جن تک ان کو حضور ﷺ کا پیغام پہنچانا ہے اس سلسلہ میں جو لوگ مشکل کا شکار ہوں کہ ہم آخر کس طرح حضور ﷺ کا پیغام دوسرے مذاہب کے لوگوں تک پہنچائیں۔ ان لوگوں کی مشکل کو آسان کرنے کے لئے مختلف مذاہب کی مذہبی الہامی کتابوں میں جو حضور ﷺ کے بارے میں پیش گوئیاں ہیں، ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمۃ العالمین کا ذکر خیر ویدوں اور پرانوں میں

ہندو دھرم مین وید، اوپانیشاد اور پران تین مقدس ترین کتابین کہلاتی ہیں۔ یہ تمام کتابیں سنکرت زبان میں تحریر کردہ ہیں جیسے ہندو دھرم میں سب سے مقدس زبان کا درجہ حاصل ہے۔ وید مزید چار کتابوں رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھروید کا مجموعہ ہے۔ ہندو مذہبی دانشوروں کے مطابق یہ وید چار ہزار سال قدیم ہیں۔ ایک طویل مدت تک ہندو دھرم کے مقدس مذہبی نسخے صرف پنڈتوں کی تحویل میں رہے۔ ایک انگریز سر ولیم جونز نے اٹھارویں صدی کے آخری عشرے میں سنکرت زبان پر عبور حاصل کیا اور تمام ہندو مذہبی کتابوں کے انگریزی زبان میں ترجمے کروائے۔

بعض مفکرین اور تجزیہ نگاروں اور تاریخ دانوں کے مطابق براہما جسے ہندو دھرم کے مطابق ایک دیوتا کی حیثیت حاصل ہے درحقیقت وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ان کو ابراہم بھی کہا جاتا ہے اگر ابراہیم کے آغاز سے الف ہٹا کر نام کے آخر میں لکھ دیا جائے تو یہ براہما میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں نے انبیاء کرام کی تعلیمات کو بدل دیا اور بعض نے انسانوں کی پوجا شروع کر دی اور ان کو دیوتا بنا دیا۔

اب اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ ہندو دھرم کی مذہبی اور الہامی کتابوں میں حضور ﷺ کا ذکر خیر، پیش کیا جاتا ہے۔

پیشین گوئی نمبر 1

ہندوؤں کی مقدس کتاب ''کلکی پران'' کے بارہویں باب میں درج ہے کہ '' جگت گورو وشنو بھگت اور سومتی سے پیدا ہو گا۔ اس کی پیدائش 12 بیساکھ سوموار کے دن سورج نکلنے سے دو

Marfat.com

گھڑی بعد ہوگی۔ اس کا پتا (والد) اس کی پیدائش سے پہلے پرلوک سدھار جائے گا اور بعد میں ماتا (والدہ) بھی فوت ہو جائے گی۔ جگ گورو کی شادی سلمل دیپ کی شہزادی سے ہو گی۔ شادی کے موقع پر اس کے چچا اور تین بھائی موجود ہوں گے۔ ایک غار میں پرس رام اسے تعلیم دے گا۔ وہ جس وقت غار سے سمبالا آئے گا تو پرچار شروع کر دے گا جس کی وجہ سے اس کے رشتہ دار اس سے ناراض ہو جائیں گے۔ کٹھنائیوں سے تنگ آ کر وہ اتر (شمال) کی پہاڑوں میں بھاگ جائے گا لیکن کچھ عرصہ بعد وہ اس شہر میں تلوار لے کر آئے گا اور سارا ملک فتح کرے گا۔ جگت گورو کے پاس بجلی سے تیز رفتار ایک گھوڑا ہوگا جس پر سوار ہو کر وہ زمین اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرے گا۔ (کلکی پران۔ باب 12)

معزز قارئین! اگر آپ مندرجہ بالا پیش گوئی پر غور کریں تو یہ پیشین گوئی اپنے اندر درجنوں پیش گوئیوں کو سموئے ہوئے ہے جو کہ لفظ بہ لفظ پوری ہو چکی ہیں۔ آئیں اس عظیم الشان پیش گوئی کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس پیش گوئی میں جگت گورو کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی دنیا کے استاد کے ہیں۔ اگر آپ مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کرام ایک خاص طبقہ، قوم یا ملک کی طرف مبعوث ہوئے تھے یعنی ان کے ذمہ ایک مخصوص طبقہ یا قوم کو رشد و ہدایت دینا تھا۔ مگر حضور ﷺ چونکہ تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے تھے اور پیش گوئی میں کتنے خوبصورت الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ دنیا کا استاد یعنی تمام دنیا کو تعلیم دینے والا۔

آگے پیش گوئی میں ذکر ہے کہ وہ وشنو بھگت اور سومتی سے پیدا ہوگا۔ ہندومت میں وشنو خدائے واحد کا نام ہے۔ اور یہ لفظ عربی لفظ اللہ کے مترادف ہے اور بھگت کا لفظ بھگتی سے ماخوذ ہے جس کو اگر عربی میں ڈھالا جائے تو "عبد" کے معنی دیتا ہے۔ اس طرح وشنو بھگت کا عربی میں ترجمہ عبداللہ بنتا ہے جو کہ حضور ﷺ کے والد کا نام ہے۔ والدہ کے لیے پیش گوئی میں "سومتی" کا لفظ آیا ہے۔ "سو" کے معنی امن و اطمینان کے ہوتے ہیں اور "متی" کے معنی دل کے ہیں تو یہ "آمنہ" کے معنی دے گا۔ جو کہ حضور ﷺ کی والدہ کا نام ہے۔

پیش گوئی میں آگے ذکر ہے کہ جگت گورو کی پیدائش سوموار کو ہوگی۔ حضور ﷺ کی ولادت کا دن سوموار کا ہی تھا۔ بیساکھ بہار کا مہینہ ہے عربی میں بہار کو ربیع کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی پیدائش بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ آگے ذکر ہے جگت گورو کا پتا (باپ) اس کی پیدائش سے پہلے پرلوک سدھار جائے گا اور ماتا بھی بعد میں فوت ہو جائے گی۔ حضور ﷺ کے والد آپ کی پیدائش سے

Marfat.com

پہلے وفات پا چکے تھے اور والدہ بھی حضور ﷺ کے بچپن میں ہی وفات پا گئی تھیں۔

اب اس پیش گوئی کے باقی حصہ کی طرف آتے ہیں جو شہزادی حضور ﷺ سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں جو کہ نہایت مالدار خاتون تھیں اور چچا جو اس شادی میں شریک ہوئے حضرت ابوطالب تھے اور جن تین بھائیوں کی موجودگی کا ذکر ہے وہ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

پیش گوئی میں ذکر ہے کہ ایک غار میں پرس رام اسے تعلیم دے گا۔ 'پرس' کا مطلب روح، رام کے معنی اللہ کے ہیں۔ یعنی روح اللہ۔ یا روح القدس حضرت جبریل امین۔ غار حرا میں حضور ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی وحی لے کر آئے تھے۔ پیش گوئی میں ''سمبالا'' کا ذکر ہے جس کے معنی مکہ مکرمہ ہے۔ اور ''پرچار'' تبلیغ کو کہتے ہیں یعنی غارِ حرا میں جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام ملا تو آپ ﷺ نے تبلیغ کرنی شروع کر دی جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے رشتہ دار آپ ﷺ سے ناراض ہو گئے اور مصائب اور تنگی کا دور شروع ہوا تو آپ ﷺ نے وہاں سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ پھر وہاں سے کچھ عرصہ بعد تلوار کے ہمراہ مکہ مکرمہ تشریف لائے یعنی فتح مکہ کا ذکر ہے۔

اس پیش گوئی میں حضور ﷺ کے معراج میں جانے کا ذکر بھی ہے اور ایسے گھوڑے کا بھی ذکر ہے جو کہ بجلی سے تیز ہوگا۔ حضور ﷺ کو جس گھوڑے پر آسمانوں کی سیر کروائی گئی اس کا نام براق ہے۔ جس کی رفتار بجلی سے بھی زیادہ یعنی روشنی کی رفتار سے بھی کئی گنا زیادہ تھی۔ کیونکہ حضور ﷺ کا سفر چند منٹوں کا تھا کیونکہ حضور ﷺ جب واپس آئے تو آپ ﷺ کا بستر گرم تھا پیش گوئی میں ساتوں آسمانوں کی سیر کا ذکر ہے۔ حضور ﷺ ساتوں آسمانوں کو عبور کر کے سدرۃ المنتہیٰ تک بلوائے گئے تھے اور یہ عظیم مقام تمام انبیاء کرام میں سے حضور ﷺ کے لیے ہی خاص ہے۔

یہ عظیم الشان پیش گوئی دنیا کے تمام انسانوں کو دعوتِ فکر دیتی ہے اور ہندومت کے ماننے والوں کے لیے تو بطورِ خاص مقامِ فکر ہے کہ جس عظیم الشان نبی کے آنے کی پیش گوئی کی گئی تھی وہ تو آ کے چلا بھی گیا لیکن ابھی موقع ہے کہ اس کو سچا مان کر اس پر ایمان لایا جائے اور اگر ہندومت والے حضور ﷺ کا انکار کریں گے تو اس سے پہلے اپنی مقدس کتاب اور بزرگوں کا انکار کرنا پڑے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندومت میں بھی نیک لوگوں کی ایک بڑی تعداد تھی جو کہ حق کو مانتے تھے۔ آج جو ہندوستان اور پاکستان میں کروڑوں مسلمان ہیں ان میں

Marfat.com

اکثریت ان نیک ہندوؤں کی اولاد ہے جنہوں نے اولیاء اللہ کے روحانی فیض کے زیر اثر اسلام لا کر حق کو مان لیا تھا۔

اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کے لیے محض یہ ایک پیش گوئی ہی کافی ہے جو کہ کئی ہزار سال پہلے کی گئی تھی اور ہندوؤں کی مقدس کتاب کلکی پران میں موجود ہے۔

پیشین گوئی نمبر 2

وید میں حضور ﷺ کے لیے ''سمدرادوت عربن'' (رگ وید منتر 163-1) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے معنی ''مہر کے ساتھ عرب والا، عربی میں مہر کو خاتم کہتے ہیں اور حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور حضور ﷺ کا تعلق عرب سے تھا۔

مندرجہ بالا پیش کی ایک بالکل واضح پیش گوئی ہے جو کہ حضور ﷺ پر صادق آتی ہے۔

پیشین گوئی نمبر 3

مہارشی ویاس جی کے 18 پرانوں میں سے ایک بھولیش پران ہے اس کے ایک اشلوک میں ہے کہ ''ایک اچاریہ اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں گے ان کا نام محامد ہوگا وہ مارو تھل نواسنان میں آئیں گے۔'' اس پیش گوئی میں حضور ﷺ کا نام بھی موجود ہے اور آپ ﷺ کا علاقہ مارو تھل نواسنان یعنی ریگستانی علاقہ کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ (بھولیش پران باب 3 اشلوک 3 سوتر 5 تا 8)

آگے ایک اشلوک میں اور بھی واضح پیش گوئی ہے کہ ''وہ مختون ہوں گے۔ ان کی جٹا نہیں ہوگی وہ داڑھی رکھیں گے اور گوشت کھائیں گے۔ اپنی دعوت واضح اور زوردار الفاظ اور طریقے سے پیش کریں گے اور اپنی دعوت کے ماننے والوں کو موسلائی کے نام سے پکاریں گے۔'' (باب 13، اشلوک 25، سوتر 3)

معزز قارئین! غور فرمائیں ہندوؤں میں ختنہ کا رواج نہ تھا اور جٹا (سر پر بڑے بڑے بال) جو کہ ہندو بزرگوں کا مذہبی نشان تھا مسلمان اس طرح کے بڑے بڑے بال نہیں رکھتے اور لفظ موسلائی مسلمان کی طرف واضح اشارہ ہے۔ یہ سب ایسے نمایاں اشارے ہیں جن کو رد کیا ہی نہیں جا سکتا۔

Marfat.com

پیشین گوئی نمبر 4

اتھر وید میں ایک اشلوک ہے کہ ''اے بھگتو اسے غور سے سنو۔ تعریف کیا گیا کیا جانے والا وہ محامہے مہارشی انتم رشی ساٹھ ہزار نوے لوگوں کے درمیان آئے گا۔ (اتھر وید باب 30)

سرور کائنات کا نام ''محمد'' یعنی تعریف کیا گیا ہے اور حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت مکہ مکرمہ کی آبادی ساٹھ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔

پیشین گوئی نمبر 5

رگ وید میں ایک پیش گوئی اس طرح ہے کہ ''رحمت کا لقب پانے والا تعریف کیا گیا۔ دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ آئے گا۔'' (رگ وید۔ منتر 5۔ سوتر 22)

اس پیش گوئی میں حضور ﷺ کے رحمت اللعالمین ہونے کے بارے میں بتایا گیا ہے اور فتح مکہ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے۔

پیش گوئی نمبر 6

رگ وید میں ایک پیش گوئی اس طرح ہے کہ ''سچے اور سچائی سے محبت کرنے والے نہایت دانشمند، طاقتور اور سخی ماماہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے بذریعہ الفاظ ہمدردی کی۔ تمام اچھے اوصاف کا مالک، تمام جہانوں کے لئے باعث رحمت اپنے دس ہزار ساتھیوں کے ساتھ مقبول عام ہوا۔ (رگ وید، منتر 27-1)

اگر اس پیش گوئی کا جائزہ لیا جائے تو یہ حضور ﷺ ہی کی طرف ہی نشان دہی کرتی ہے کیونکہ حضور ﷺ کی صداقت اور راست گوئی کے تو کفار بھی قائل تھے اور آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ اس پیش گوئی میں جو دس ہزار ساتھیوں کا ذکر ہے وہ فتح مکہ کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمۃ العالمین کا ذکر خیر بدھ مت کی مذہبی کتب میں

مذہبی تاریخ پر نظر رکھنے والے بہت سے تاریخ دانوں نے بدھ مت کے مطالعہ کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مہاتما بدھ کا تعلق بھی خدائے بزرگ و برتر کے ان برگزیدہ پیغمبران کرام سے تھا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رہنمائی کے لئے دنیا میں بھیجا تھا بدھ مت کی مذہبی کتب کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ دیگر انبیاء کرام کی طرح مہاتما بدھ نے بھی اپنی قوم کو رحمت عالم ﷺ کی تشریف آوری کی نوید سنائی تھی۔

پیش گوئی نمبر 7

بدھ مت کی انتہائی مستند کتاب چکاوتی سنہنا دستا نتا میں یوں ذکر ہے کہ "دنیا میں ایک ایسا برگزیدہ شخص آئے گا جس کا نام میتریا ہوگا۔ وہ مقدس ہوگا، بہترین ہوگا، مثبت سوچ کا مالک ہوگا جس کے پاس کائنات کا علم ہوگا اور اپنی تعلیمات کا بہترین انداز میں پرچار کرے گا وہ ایک مذہبی زندگی گزارے گا جو ہر لحاظ سے بہترین اور مکمل طور پر درست ہوگی جس طرح میں اپنی زندگی سینکڑوں لوگوں میں نیک تعلیمات کا درس دیتے ہوئے گزار رہا ہوں۔ وہ میتریا اپنی زندگی ہزاروں لوگوں کی دینی رہنمائی کرتے ہوئے گزار دے گا۔ (چکاوتی سنہنا دستانتا۔ جلد نمبر 3)

پیش گوئی نمبر 8

کتاب گوسپل آف بدھ کی آیات ملاحظہ فرمائیں۔ آنندا نے مہاتما بدھ سے پوچھا، تمہارے بعد ہماری رہنمائی کرنے والا کون ہوگا۔ مہاتما بدھ نے جواب دیا میں دنیا میں آنے والا اکیلا اور آخری بدھ نہیں۔ وقت آنے پر دنیا میں ایک اور بدھ آئے گا ایک مقدس، بہترین

Marfat.com

اور علم وعمل میں یکتا۔ ایک نا قابل موازنہ قائد تمام مخلوقات کا بادشاہ، وہ تم سب کے لئے سچائی کا ہی پیغام لے کر آئے گا جس کی تعلیم میں نے تم سب کو دی ہے، وہ اپنے دین کی تعلیمات سے تم سب کو سرفراز کرے گا وہ بہترین شخصیت کا مالک ہوگا وہ میری طرح ایک بہترین مذہبی زندگی بسر کرے گا اور اُس پر ایمان لانے والوں کی تعداد میرے لوگوں سے کہیں زیادہ ہوگی۔ آنندا نے پوچھا، مگر اُس کی پہچان کیا ہوگی۔ مہاتما نے جواب دیا۔ وہ میتریا کے نام سے پہچانا جائے گا۔ (گوسپل آف بدھا۔ صفحہ نمبر 217 تا 218)

میتریا کے معنی ہیں محبت، ہمدردی اور رحم کرنے والا جبکہ عربی زبان میں ان تمام الفاظ کا مترادف لفظ رحمت استعمال کیا جاتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کے لئے قرآن کریم میں رحمت اور رحم دل کے الفاظ 400 سے زائد دفعہ استعمال کئے گئے ہیں۔ بدھ مت کی ایک مستند کتاب دھمایادابیتاستا میں مہاتما بدھ کی جانب سے میتریا کی چند نشانیاں کچھ یوں بیان کی گئی ہیں وہ تمام مخلوقات کے لئے رحمت بن کر نازل ہوگا وہ امن کا پیامبر ہوگا اور امن قائم کرے گا۔ وہ ایک کامیاب ترین انسان ہوگا۔ صداقت اور راست گوئی، معزز شریف النفس، غرور سے مبرا اور دوسروں کے لئے ایک کامل نمونہ (دھمایادابیتاستا صفحہ نمبر 151)

اگر مندرجہ بالا نشانیوں پر غور کیا جائے تو یہ تمام نشانیاں اور صفات سوائے حضور ﷺ کی ذات بابرکت کے علاوہ اور کسی کی جانب اشارہ نہیں کرتیں بدھ مت کے ماننے والوں کو ان پیش گوئیوں پر غور کرنا چاہیے اور گوتم بدھ کے بیان کردہ میتریا پر ایمان لا کر گوتم بدھ کی روح کو خوش کر سکتے ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمت العالمین کا ذکر خیر پارسی مذہبی کتابوں میں

آج سے سینکڑوں سال پہلے ایک عجیب واقعہ آگ کے عظیم معبوخانے میں رونما ہوا کہ وہاں کے راہبوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ وہ سب معبوخانے کے معمر ترین راہب کے حجرے کی طرف بھاگے اور اسے بتایا کہ آتش کدے کی مقدس آگ اچانک بجھ گئی ہے۔

ایک شخص بولا ہمارے پرکھوں نے اسے پچھلے سینکڑوں سالوں سے بجھنے نہیں دیا تھا لیکن آج اچانک کیسے بجھ گئی۔ اس وقت اس معمر راہب نے عظیم زرتشت کا پیغام دھرایا جو مذہبی کتاب اتاش ینائش میں درج ہے کہ اس معبد خانے میں اس وقت تک آگ جلائے رکھو جب تک دنیا کی بہتری اور بھلائی کا وقت نہیں آجاتا۔ یہ وہی پیغام ہے۔

آتش کدے کی مقدس آگ کا یوں اچانک بجھ جانا کسی خطرے کا نہیں بلکہ دنیا کی بحالی کا اشارہ ہے۔ ڈرو نہیں خوشی سے جھوم اٹھو کہ آج اس دنیا کی بھلائی کا وہی دن آچکا ہے جس کا عظیم زرتشت نے آج سے سینکڑوں برس قبل وعدہ کیا تھا۔ وہ عظیم ایستواریتا جنم لے چکا ہے جس کا ہمیں برسوں سے انتظار تھا۔ یہ اُسی سوسیشانت کے کلام حق کی ٹھنڈک کی تاثیر ہے جس نے اس آتش کدے میں سینکڑوں سال سے جلتی آگ کو لمحہ بھر میں ٹھنڈا کر دیا۔

یہ معجزہ آج سے چودہ سو برس قبل قدیم ریاست فارس میں رونما ہوا تھا۔ پارسی مذہب کے بانی حضرت زرتشت تھے۔ مذہبی تحقیق دانوں کے مطابق یہ بھی دوسرے نبیوں کی طرح ایک

Marfat.com

نبی تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پارس مذہبی کتابوں میں ایسے کئی واقعات درج ہیں جن کی تصدیق انجیل مقدس اور قرآن کریم سے کی جاسکتی ہے مثلاً پارسی نسخوں میں کچھ یوں درج ہے۔

(1) اس کائنات کی تکمیل چھ دنوں میں ہوئی۔ اہورامزدا نے سب سے پہلے جنت تعمیر کی۔ پھر پانی بنایا۔ پھر دنیا بنائی اس کے بعد انسان کو پیدا کیا۔ (2) انسانیت کی ابتداء ایک جوڑے سے کی گئی ایک میشیا تھا اور دوسری میشیانا (نر اور مادہ)۔ (3) اہورامزدا نے یم (حضرت نوح علیہ السلام) سے کہا ایک بہت بڑا طوفان آنے والا ہے جو تمام برائی کے پیروں کاروں کو نگل جائے گا۔ (4) حضور ﷺ کی آمد سے متعلق پارسی نسخوں میں درج ہے کہ وہ سوشیانت (رحمت عالم۔ دنیاؤں کے لئے رحمت والا) ہوگا۔ اُس کا نام ایشوااریتا (تعریف کیا جانے والا) ہوگا۔ اُس کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ تمام اقوام کو متحد کرے گا اور تمام لوگوں کی رہنمائی کرے گا۔

یہ دونوں الفاظ یعنی سوسیشانت یعنی دنیاؤں کے لئے رحمت اور ایشوااریتا یعنی آپ (ﷺ) کا نام مبارک محمد (ﷺ) پر ہی پورا اترتا ہے۔

پیش گوئی نمبر 9

حضرت زرتشت نے حضور (ﷺ) کے بارے میں جو پیش گوئی کی تھی اس کے الفاظ یہ ہیں: ''اس کا نام فاتح، مہربان اور استوات ازیتا (تعریف کیا گیا) ہوگا وہ رحمت مجسم ہوگا۔ کیونکہ وہ تمام جہان کے لئے رحمت ہوگا وہ حاشر ہوگا۔

(ژندواوستا۔ شت نمبر 28، آیت 129)

حضرت زرتشت کی پیش گوئی نہایت واضح ہے کہ آنے والا عظیم مقدس وجود تمام جہانوں کے لئے رحمت ہوگا۔ یعنی رحمت عالمین ہوگا۔

پیش گوئی نمبر 10

حضرت زرتشت ایک اور جگہ فرماتے ہیں جب زرتشتی لوگ شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے اور بدکار ہو جائیں گے تو عربوں میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کے پیرو ایران کے تاج وتخت وسلطنت کے مالک ہو جائیں گے اور ایران کے سرکش لوگ مغلوب ہو جائیں گے۔

Marfat.com

آتشکدہ کی بجائے ابراہیم کے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کر کے اُس کی طرف نماز پڑھیں گے
(دساتیر۔ ساسان اول۔ آیت 54 تا 58)

اس پیش گوئی میں حضرت زرتشت نے نہایت واضح طور پر حضورﷺ کی تصویر کشی کر دی ہے اور کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے پارسی مذہب کے پیروکاروں کو ان مقدس پیش گوئیوں پر جو کہ ان کے مقدس حضرت زرتشت کے منہ سے نکلی ہیں۔ غور کرنا چاہئے اور ان کو رحمت عالمین کے مقدس سائے کے نیچے آجانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دل ودماغ روشن کر دے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمت عالمین کا ذکر خیر تورات مقدس میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو نصیحت کرتے ہوئے مختلف پیش گوئیاں فرمائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ''خداوند میرے خدا تیرے لیے تیرے درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میرے مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی طرف کان دھرنا۔'' (استثناء 18۔15)

بعض عیسائی حضرات اس پیش گوئی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر وہ غور کرتے تو حقیقت ان پر واضح ہو جاتی کیونکہ اس میں وہ عظیم نبی اسرائیل کے بھائیوں میں سے مبعوث ہوگا۔ بنو اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل تھے یعنی وہ عظیم پیغمبر نسل اسماعیل سے ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسماعیل سے نہ تھے۔

پیشین گوئی نمبر 12

''میں ان کے لیے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔'' (استثناء۔8۔18)

اس پیش گوئی میں ان لوگوں کے لیے جو کہ اس عظیم نبی کی باتوں کو نہ مانیں گے تو ان کا حساب خود اللہ تعالیٰ ان سے لے گا۔

اس پیش گوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بعثت محمد ﷺ سے تقریباً انیس سو سال پہلے یہ خبر دی تھی کہ موسوی شریعت الٰہی کلام کا آخری نقطہ نہیں ہے بلکہ انسان کو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی طرف سے ایک کامل شریعت کی ضرورت ہو گی اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنا مامور بھیجے گا۔

پیشین گوئی نمبر 13

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی کی آخری وصیت جس پر تورات اور آپ کے صحیفہ حیات دونوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے بنی اسرائیل کو فرمائی۔ ''خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا دس ہزار مقدس ساتھیوں کے ساتھ۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لیے تھی اور وہ اپنے لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہے۔'' (استثناء باب 23 آیت 1 تا 3)

اس پیش گوئی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ فاران جس میں غارِ حرا ہے سے نورالٰہی کے طلوع ہونے کی خوشخبری دیتے ہیں آنے والے پیغمبر کے مقدس ساتھیوں کی تعداد دس ہزار بتاتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن آپ ﷺ کے ہمراہ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ آتشیں شریعت سے مراد قرآن کریم ہے اس لیے کہ اس میں احکامات قصاص و جہاد بھی مرقوم ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمت عالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر زبور مقدس میں

پیشین گوئی نمبر 14

حضرت داؤد علیہ السلام زبور میں ایک عظیم الشان رسول کی بشارت دیتے ہوئے اس کی صفات بیان فرماتے ہیں۔ (1) بادشاہ یعنی سب سے افضل و اعلیٰ (2) حسین (3) شیریں زبان اور فصیح اللسان (4) مبارک الی الدہر (5) قوی (6) شمشیر بند (7) صاحبِ حق و صداقت (8) اقبال مند (9) دائیں ہاتھ سے عجیب وغریب کرشمہ کا ظاہر ہونا۔ (10) تیر انداز (11) خلق اللہ کا اُس کے تابع ہونا (12) اس کی عدالت اور حکومت کا قیام تا قیامت باقی رہنا (13) صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہونا (14) اس کے کپڑوں سے خوشبو آنا (15) تمام پشتوں میں نسلاً در نسلاً اس کا ذکر باقی رہنا (16) ابدالآباد تک لوگوں کا اس کی ستائش کرنا۔'' (زبور باب 45)

اس پیشین گوئی میں حضرت داؤد علیہ السلام نے آنے والے عظیم رسول کی مختلف صفات کا ذکر کیا ہے۔ یہ تمام صفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں ہی نظر آتی ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمت عالمین کا ذکر خیر صحائف سلیمانی میں

پیشین گوئی نمبر 15

حضرت سلیمان علیہ السلام آنے والے ایک عظیم نبی کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''میرا محبوب سرخ وسفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا رہتا ہے۔ اس کا سر ایسا ہے جیسے چھوکا سونا (خالص سونا) اس کی زُلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے کی سی کالی ہیں۔ ان کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے (بیٹھتے) ہیں۔ اس کے رُخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی اُبھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ اس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے۔ اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے۔ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے جس پر نیلم کے گل بنے ہوں۔ اس کے پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جاویں۔ اس کی قامت لبنان کی سی وہ خوبی میں رشک سرو ہے۔ اس کا منہ شیرینی ہے ہاں وہ محمدیم ہے۔ اے یروشلم کے بیٹو! یہ میرا پیارا ہے۔ یہ میرا جانی ہے۔'' (غزل الغزلات باب 5 آیات 10 تا 16)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے آنے والے کے بارے میں جس خوبصورتی سے اس کے سراپے کے بارے میں بتایا ہے ایسا لگتا ہے جیسے کسی کو سامنے بٹھا کر اور اس کو دیکھ کر تعریف کی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے پیارے حضرت محمد ﷺ حضرت سلیمان علیہ السلام کے محبوب تھے بلکہ تمام انبیاء کرام کے پیارے اور محبوب تھے اور حضور ﷺ کا مقدس وجود ہی ایسا تھا کہ ان سے محبت اور عشق ہی کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

اگر کوئی شخص تعصب کی عینک اتار کر اگر ہمارے پیارے حضرت محمد ﷺ کے شمائل اور عادات اور حلیہ مبارک کا مطالعہ کرے گا تو اس کو یہ تمام خوبیاں بدرجہء اتم ہمارے پیارے حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس میں نظر آئیں گی۔ یقیناً اس وقت ایسے نیک اور تعصب سے پاک شخص کی آنکھوں میں محبت کے آنسو اور زبان پر اللھم صلی الہ علیہ محمد و آلہ وسلم ہوگا۔ اگر اس پیش گوئی پر غور کریں تو حضور ﷺ کا نام 'محمد' واضح طور پر نظر آتا ہے۔ عبرانی زبان میں لکھی گئی تورات میں واضح طور پر لفظ ''محمدیم'' لکھا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس پیش گوئی کے مصداق حضور ﷺ کے سوا اور کوئی شخص نہیں ہوسکتا۔ لفظ ''محمد'' کے ساتھ جو ''یم'' کا لفظ ہے یہ عبرانی زبان میں عزت و تکریم کے لیے بولا جاتا ہے لیکن افسوس متعصب لوگوں نے اردو میں ترجمہ کی گئی تورات میں اس کے معنی عشق انگیز کر دیئے ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمت عالمین کا ذکر خیر انجیل مقدس میں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ ساتھ رہے۔ (یوحنا، باب 14۔ آیت 15)

اگر اس پیش گوئی پر غور کیا جائے کہ یہ دوسرا تسلی دینے والا کون ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت محمد ﷺ کے علاوہ اور کوئی نبی نہ آیا اور وہی تسلی دینے والے تھے کیونکہ انہوں نے آ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ پر لگائے گئے الزامات کا رد کیا۔ عیسائیوں کے لیے اس بات سے اور بڑی تسلی کیا ہو سکتی ہے کہ ان کے نبی پر لگائے جانے والے الزامات کا دفاع کیا جائے۔

پیشین گوئی نمبر 17

کتاب مکاشفات میں لکھا ہے ”پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھا ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانتدار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا ہے...... اس کے سر پر بہت سے تاج اور اس کا نام لکھا ہوا ہے...... اس کے لباس اور اس کی ران پر یہ نام لکھا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔“ (مکاشفات۔ باب 19، آیت 11)

یہ مکاشفہ بہت سی پیش گوئیوں کو سموئے ہوئے ہے۔ اس میں حضور ﷺ کے معراج کے سفر کی طرف بھی اشارہ ہے۔ یعنی آسمانوں میں براق پر بیٹھ کر جانا۔ دوسرا حضور ﷺ دعویٰ نبوت سے پہلے ہی صادق اور امین مشہور تھے۔ اور اس مکاشفہ میں آپ ﷺ کے لیے امانتدار اور سچا

Marfat.com

کے الفاظ آئے ہیں اور اس مکاشفہ میں ذکر ہے کہ آپ کے سر پر تاج ہوں گے۔ حضور ﷺ تمام انبیاءکرام کے سردار تھے یعنی سرداری کا تاج تھا۔

پیشین گوئی نمبر 18

انجیل یوحنا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی بعثت کی بشارت یوں دیتے ہیں کہ: ”میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں۔ لیکن مددگار جیسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔“ (یوحنا باب 14۔ آیات 26-25)

اس پیش گوئی کے مصداق بھی حضور ﷺ ہی ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔

پیشین گوئی نمبر 19

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئے گا...... میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے گی تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گی۔ وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی۔“ (یوحنا۔ باب 18)

اس پیش گوئی میں حضور ﷺ کو روح حق کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضور ﷺ نے بہت سی پیش گوئیاں کیں جو کہ پوری ہو چکی ہیں۔

پیشین گوئی نمبر 20

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”دیکھو تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑے جاتا ہوں کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ (متی۔23:29)

اس پیش گوئی میں ایک آنے والے مقدس وجود کا ذکر ہے اور اس پیش گوئی کا مصداق

Marfat.com

سوائے حضور ﷺ کے بغیر اور کوئی نظر نہیں آتا کیونکہ حضور ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

معزز قارئین! حضور ﷺ کے بارے میں مختلف مذاہب کی مقدس کتابوں میں جو پیش گوئیاں تھیں ان میں سے یہاں صرف چند کا ذکر کیا گیا ہے اگر انسان ہدایت حاصل کرنا چاہے تو اس کے لیے ایک نشان ہی کافی ہے۔

تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوتِ فکر ہے کہ ان پیش گوئیوں پر غور کریں کہ وہ کس خوبصورتی کے ساتھ حضور ﷺ کی ذات میں پوری ہوئی تھیں اور یہ عظیم نشانات اور بشارات اس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ اس عظیم نبی کو سچا سمجھا جائے اور اس پر ایمان لایا جائے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب 4

انٹرنیٹ اور فیس بک پر گستاخانہ خاکے

اسلام میں عقیدہ توحید کے بعد اہم جزو عقیدہ رسالت پر ایمان لانا ہے۔ حضورﷺ کی حیات طیبہ مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ ''ہر وہ شخص جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اُس کے لئے اللہ کے رسول (ﷺ) کی حیات طیبہ بہترین نمونہ ہے۔(آل عمران) ایک اور جگہ پر ارشاد ربانی ہے کہ ''جس نے رسولﷺ کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری)

تمام امت مسلمہ حضورﷺ سے اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبت کرتی ہے اور جو ہستی اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو، اُس کی شان میں گستاخی (نعوذ باللہ) کیسے برداشت کی جا سکتی ہے۔ غیر مسلم دنیا میں موجود بعض انتہا پسند گروپ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، یورپی ممالک میں یہ گستاخانہ خاکے کئی دفعہ اخباروں میں چھپوائے گئے اس کے بعد ان خاکوں کا مقابلہ کرانے کا اعلان کیا گیا۔ ایک ملعون عورت سے یہ اعلان کروایا گیا اس گستاخانہ مہم کو اجتماعی شکل دینے کے لئے مولی نورس نے فیس بک نیٹ ورک ویب سائیٹ کا استعمال کیا مگر جب اُس کو مسلمانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تو اُس نے یہ مقابلہ ختم کروا دیا۔

غیر مسلموں کی مسلمانوں کے خلاف یہ ایک گہری سازش ہے جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔ آج دنیا میں سب سے تیزی سے پھیلنے والا

Marfat.com

دین اسلام ہے لیکن کبھی اسے دہشتگردی سے جوڑا جاتا ہے اور کبھی اسے انتہا پسندی اور بنیاد پرستی سے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان اغیار کی چالوں کو سمجھیں اور اپنے اندر اتحاد پیدا کریں۔

اسلام اور حضور ﷺ کی مخالفت کی تاریخ تو 1400 سال تک پھیلی ہوئی ہے لیکن اس میں شدت صلیبی جنگوں کے بعد آئی ہے۔ مغربی دنیا یا عیسائی دنیا نے امت مسلمہ کے خلاف ایک نئی جنگ کا آغاز کر دیا۔ انہوں نے اسلامی فلسفہ حیات سے خوفزدہ مغرب نے اسلام کو اور پیغمبر اسلام کو (نعوذ باللہ) بدنام کرنے کے لئے بے سروپا اور من گھڑت الزامات کے ذریعے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جیسے کہتے ہیں کہ جھوٹ بولو اور یہاں تک بولو کہ لوگ اُسے سچ سمجھنے لگیں۔ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے شعائر اسلام کو بطور خاص نشانہ بنایا۔ بیسویں صدی کو تہذیبوں کے تصادم کی صدی کہا جاتا ہے یا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک خاص پلاننگ کے ذریعے تہذیبوں کے درمیان تصادم کی کیفیت از خود پیدا کی۔ صاحب علم و عقل یہاں اس نقطہ کی تہہ تک پہنچ چکے ہوں گے۔

ایک خاص پلاننگ کے ذریعے پے در پے ہونے والے واقعات نے امت مسلمہ کے جذبات کو بُری طرح مجروح کیا۔ 9/11 کے فوراً بعد امریکی صدر کا صلیبی جنگوں کا اعلان یعنی اُن کے منہ سے سچ نکل گیا۔ عراق اور افغانستان پر حملہ اصل میں صلیبی جنگیں ہی ہیں۔ مسلمان ممالک کو اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینا اُس عالمگیر مہم کا ہی حصہ ہے جو کہ امت مسلمہ کے خلاف کئی صدیوں سے شروع ہے اس کے علاوہ یورپ خصوصاً فرانس میں حجاب پر پابندی، ڈنمارک سمیت دیگر یورپی ممالک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت، بوسنیا، عراق اور افغانستان میں لاکھوں مسلمان مردوں، عورتوں اور دودھ پیتے بچوں کو شہید کیا گیا۔ ہزاروں خواتین کو بے آبرو کیا گیا۔ عراقی ابوغریب جیل اور گوانتاناموبے میں مسلمان قیدیوں کے ساتھ کیا جانے والا وحشیانہ اور انسانیت سوز سلوک، قرآن کریم کی توہین، مسلمانوں کی عبادت گاہوں پر بمباری، مسلمانوں کو اسلامی شعائر پر ملازمت سے جبراً فارغ کرنا۔ حد تو یہ ہے کہ ہالینڈ کے ایک فلم ساز دین گوک نے ایک ماڈل بدبخت عورت کے برہنہ جسم پر قرآنی آیات تحریر کیں اور اُسے آرٹ کا شہکار قرار دیا۔ ابھی امت مسلمہ پے در پے ان حملوں سے سنبھل بھی نہیں سکی تھی۔ پوپ بینی ڈکٹ نے یہ اشتعال انگیز بیان دیا کہ اسلام تلوار کے زور

Marfat.com

سے پھیلا۔ اس شرانگیز مہم کی ایک کڑی یہ بھی تھی کہ شیطانی آیات کے بدبخت مصنف کو ملکہ برطانیہ کی طرف سے سر کا خطاب دیا گیا۔ اس کے بعد دوبارہ پھر ڈنمارک کے 10 سے زائد اخبارات میں بیک وقت توہین آمیز خاکوں کی اشاعت یقیناً مغرب کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ ڈنمارک کے حکومتی ذرائع اس مسئلے کو اظہار رائے کی آزادی قرار دیتے ہیں۔ تمام مغربی دنیا مسلمانوں کے مذہبی احساسات وجذبات اور اُن میں پائے جانے والے اشتعال کو کوئی اہمیت دینے پر تیار نہیں جبکہ ان کے دوہرے معیار کا حال یہ ہے کہ نبیوں کے سردار حضور ﷺ کی مقدس ذات کو تضحیک کا نشانہ بنانے والے اور اظہار رائے کے نام نہاد علم بردار تقریباً تمام ہی مغربی ممالک میں ہولوکاسٹ سے انکار ایک جرم ہے کیونکہ اس سے یہودیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص تحقیق کے ذریعے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرے کہ ہولوکاسٹ میں کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے تو اُس کو قید کی سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آج بھی یورپ کے چند مصنفین جنہوں نے ہولوکاسٹ پر تحقیق کے ذریعے مفروضات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی، وہ آزادی رائے کی آزادی کے باوجود سزا بھگت رہے ہیں۔ حالیہ خاکوں کی اشاعت کے بعد جرمنی نے اس بات کی مکمل حمایت کی کہ توہین آمیز خاکے تمام یورپی اخبارات میں شائع ہونے چاہئیں۔ جرمن وزیر داخلہ نے ایک جرمن میگزین کو انٹرویو میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر پابندی کو آزادی صحافت کے منافی قرار دیا۔ انہوں نے خاکوں کی مذمت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ جن اخبارات نے یہ خاکے شائع نہیں کئے وہ بھی اپنے فیصلے پر نظرثانی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جرمنی میں ملعون رشدی کے فتنہ پرور کتاب پر ایک ڈرامہ کی نمائش کی گئی جسے پے درپے واقعات کیا اسلام کے خلاف سازش کا واضح ثبوت نہیں ہے، ایک جانب نبیوں کے سردار ﷺ کی ذات مبارکہ کو نشانہ بنایا جارہا ہے تو دوسری جانب ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ گریٹ ویلڈر نے پست ذہنیت کا ثبوت دیتے ہوئے قرآنی تعلیمات کو دہشتگردی سے جوڑ دیا ہے۔ برطانوی حکومت آج بھی شاتم رسول ملعون رشدی کی حفاظت پر 10 ملین پاؤنڈ سالانہ خرچ کرتی ہے اس سے قبل بنگلہ دیش کی تسلیمہ نسرین کو اظہار رائے کی آزادی کا بین الاقوامی ایوارڈ دیا گیا۔

مسلم دنیا اس وقت اپنی تاریخ کے فیصلہ کن مراحل سے گزر رہی ہے۔ یہود ونصاری پچھلے کئی سو سالوں سے مسلمانوں کے خلاف مسلسل ایسی گہری سازشوں میں مصروف ہیں۔ ان

Marfat.com

سازشوں سے مسلم دنیا کو بچنے کیلئے بہت پلاننگ کی ضرورت ہے۔ مسلم دنیا کو چاہیے کہ وہ ہر قدم پھونک پھونک کر اُٹھائے، بے جا اشتعال، جلد بازی، جذباتیت اور خالی نعرہ بازی سے فائدہ نہ ہوگا۔ اگر مخالفین کی توہین آمیز خاکوں کو بار بار چھاپنے کی ٹائمنگ کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ مخالفین مسلم دنیا کو اشتعال دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آج امت مسلمہ میں ایسے مفکرین کی شدت سے کمی محسوس کی جارہی ہے جو علمی اور فکری میدانوں اور ابلاغ کے محاذ پر ان سازشوں کا مربوط طریقے سے مقابلہ کرسکیں۔ صرف نعرے بازی، جلسے جلوس منعقد کرنے اور ان جلوسوں کے اختتام پر اپنے ہی وسائل کو آگ لگانے اور توڑ پھوڑ کرنے، مرنے مارنے کی باتیں کرنے، صرف پرجوش بیانات اور قراردادیں منظور کرنے سے ہم دشمن کی چالوں کو ناکام نہیں بنا سکتے۔ اور اہل مغرب یہ ہی چاہتے ہیں کہ وہ دنیا پر یہ ثابت کرسکیں کہ مسلمان ہیں ہی دہشتگرد۔ اسلام کے خلاف کیے جانے والے ان تمام اقدامات اور پروپیگنڈے کا جواب دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے کام لیں۔ اس کے لئے پوری امت مسلمہ کو متحد ہو کر اہانت رسول میں ملوث تمام ممالک کے سفیروں کو دفتر خارجہ میں بلا کر احتجاج کیا جائے کہ اگر اپنے طرز عمل کو ٹھیک نہیں کریں گے تو اُن ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کیے جاسکتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ یہ یورپی ممالک بے حس اور بے غیرت ہو چکے ہیں کیونکہ وہاں پر اپنے مذہب اور اپنے نبی تک کا احترام نہیں پایا جاتا۔ ہالی وڈ میں اب تک متعدد ایسی متنازع فلمیں تیار ہو چکی ہیں۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کردار کو ایک عام شخص سے بھی گیا گزرا دکھایا گیا ہے۔ (نعوذ باللہ) لیکن امت مسلمہ اتنی بے حس نہیں ہوئی کہ اپنے پیارے نبی ﷺ کے خلاف کسی بھی قسم کی اہانت برداشت کرے۔ موجودہ دور میں معیشت کسی بھی ملک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے مغرب کا دین ایمان اور اس کا خدا پیسہ ہے۔ مغرب کی اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے اُن کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ انتہائی موثر ہتھیار ثابت ہوسکتا ہے لیکن یہ بائیکاٹ صرف عوامی سطح پر ہی نہ ہو بلکہ حکومتی سطح پر ہونا چاہیے۔ اس سلسلہ میں فلسطین اسلامک ہیومن رائٹس، تحریک یکجہتی فلسطین اور فلسطینی ایسٹران سینٹر جیسی فلسطینی تنظیموں کی جانب سے مسلمانوں کے نام ایک اپیل کی گئی کہ ''مسلمان غیر مسلم خصوصاً یہود نواز کمپنیوں کی مصنوعات خرید کر اہل فلسطین کے قتل میں یہود کی مدد نہ کریں۔''

Marfat.com

اس کے علاوہ تمام مسلم ممالک کو مل کر عالمی عدالت میں اپیل دائر کر کے ایسا قانون پاس کروانا چاہیے یا اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے ایسی قانون سازی کروانی چاہیے جس کی رُو سے کسی اخبار، جریدے، ٹی وی چینل یا کسی شخص کو اسلام سمیت کسی مذہب یا شعائر دین کی توہین کرنے کی ہمت نہ ہو اور خلاف ورزی کی صورت میں اسے سخت سزا کا حق دار قرار دیا جائے۔

یہاں پر دنیا کے تمام لوگوں سے جو خواہ کسی بھی مذہب کے پیروکار ہیں ان سے اپیل کی جاتی ہے کہ انٹرنیشنلی (Internationaly) ایک ایسی تنظیم بنائی جائے جو کہ دنیا بھر میں یہ جائزہ لے کہ کسی بھی مقدس وجود کے خلاف اگر کوئی بد بخت بدزبانی کرے یا کوئی کتاب و رسالہ یا کوئی خاکہ بنائے، اُس کے خلاف تمام میڈیا میں اِس انٹرنیشنلی تنظیم کے ذریعہ ایسا شور ڈالا جائے کہ اس کو اپنے الفاظ یا اپنی کتاب کو واپس لینا پڑے اور پوری دنیا کے سامنے معذرت کرے اور معافی مانگے۔ اگر یہ تنظیم انٹرنیشنلی فعال ہو جائے تو دنیا میں کسی بھی بد بخت کو جرأت نہیں ہوگی کہ وہ کسی بھی مقدس وجود کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کرے۔ اس سلسلہ میں ہم نے ایک تنظیم ''تمام مقدس وجودوں کی عزت و ناموس کے محافظ'' کی بنیاد دو سال پہلے رکھ دی ہے۔ پس اے مقدس وجودوں سے محبت کرنے والو اس میں شامل ہو جاؤ تا کہ ہم سے ہمارا رب بھی خوش ہو، اور آسمان پر ان تمام مقدس وجودوں کی روحیں بھی خوش ہو جائیں۔ پس اے نیک اور پاک روحو آؤ تا کہ دنیا میں امن و سلامتی اور خوشحالی کے لئے ہم سب ایک ہو جائیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

عہدِ جدید اور اسلام پر اعتراضات کی حقیقت

1۔ دہشتگردی کا اِلزام:

اسلام پر دہشتگردی کا الزام کچھ دھائیوں سے لگایا جا رہا ہے۔ یہ الزام ایک خاص منصوبہ بندی کے ذریعہ اسلام اور پیغمبر اسلام کو بدنام کرنے کے لئے اور ان غیر مسلموں کو جو اسلام کی طرف راغب ہو رہے تھے متنفر کرنے کے لئے ایک گہری سازش ہے کچھ عرصہ قبل ایک مسلمان ملک عراق پر دہشتگردی کا الزام لگا کر حملہ کیا گیا کہ اس کے پاس خطرناک ہتھیار ہیں جو کہ دنیا میں تباہی مچا سکتے ہیں۔ یعنی عراق ایک دہشتگرد ملک ہے لیکن عراق کی تباہی کے بعد وہاں سے کوئی ایسا خطرناک ہتھیار نہ مل سکا جس کی بنیاد پر اس پر حملہ کیا گیا تھا اور عراق کے لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا اور ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ مسلمان ہیں۔ عراق کو تباہ کرنے سے پہلے اس کے ذریعہ ایران کو تباہ کرنے کی کوشش اور کئی سالوں تک یہ جنگ لڑی گئی اور دونوں مسلمان ممالک کا اربوں ڈالرز کا نقصان ہوا۔ پھر اس کے بعد عراق کے ذریعہ کویت پر حملہ کروایا گیا۔ اس ساری سازش کے پیچھے عیسائیوں اور یہودیوں کا ہاتھ تھا، جو کہ مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اُن کو کمزور سے کمزور کر دینا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو دہشتگرد قرار دینے میں 9/11 کا بہت بڑا رول ہے۔ اس واقعہ کی اصل حقیقت تمام دنیا پر میڈیا کے ذریعہ آشکار ہو چکی ہے کہ یہ ایک پری پلان (Pre-Plan) منصوبہ تھا جو کہ صرف مسلمانوں کو دہشتگرد قرار دلوانے کے لئے بنایا گیا۔ اس واقعہ کے پیچھے بھی جن قوتوں کا ہاتھ تھا وہ بھی آج ڈھکی چھپی نہیں بلکہ میڈیا کے اس دور میں ساری سازش بے نقاب ہو چکی ہے اور دنیا اصلی دہشتگردوں کا حقیقی چہرہ دیکھ چکی ہے۔ 9/11 کے واقعہ کی آڑ میں افغانستان جیسے چھوٹے ملک کو 27 ممالک کی نیٹو

Marfat.com

فوج کے ذریعہ نشانا بنایا گیا اور یہاں بھی لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا گیا ان ترقی یافتہ 27 نیٹو ممالک کے پاس جدید ترین ٹیکنالوجی ہے جو کہ سٹیلائٹ کے ذریعہ زمین کے چپہ چپہ پر نظر رکھے ہوئے ہیں پھر آخر ایک شخص یا چند اشخاص ان کے قابو میں نہیں آتے اور اسی دہشتگردی کی آڑ میں پاکستان کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں فیصلہ کرنا غیر جانبدار دنیا کا کام ہے کہ دہشتگرد کون ہے وہ جو بے گناہ لوگوں کو شہید کر رہے ہیں یا وہ جو اپنی جان و مال اور اپنے ملک کا دفاع کر رہے ہیں اپنا اور اپنے ملک کا دفاع کرنے کا حق تمام مذاہب میں ہے اور دنیا کے تمام ملکوں کے قوانین میں بھی ہے۔ اگر اسلام کی تعلیم کا جائزہ لیا جائے تو اسلام کی تعلیم نہایت پاکیزہ اور امن والی ہے قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ ''جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کو زندگی بخشی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی (32:5) یہاں قرآن کریم کا کہنا ہے کہ اگر کوئی کسی انسان کو قتل کرتا ہے، قطع نظر اس کے کہ وہ انسان مسلمان تھا یا غیر مسلم۔ تو یہ عمل ایسا ہی ہے جیسے پوری انسانیت کو قتل کرنا یہاں نہ مذہب اور عقیدے کی تخصیص کی گئی ہے نہ رنگ و نسل اور جنس کی۔ کسی بھی بے قصور انسان کو قتل کرنا ایسا ہے جیسے پوری انسانیت کو قتل کرنا، دوسری طرف اگر کوئی کسی انسان کی جان بخشتا ہے تو یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے پوری انسانیت کو بچا لیا جائے۔ ان میں بھی کوئی تخصیص نہیں کی گئی کہ بچایا جانے والا انسان کس مذہب یا عقیدے سے تعلق رکھتا ہے ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''وہ شخص مسلمان نہیں جس کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر سو جائے یہاں بھی ہمسائے کا ذکر ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب و ملت کا ہو۔ یعنی اسلام تو انسانیت سے محبت سکھاتا ہے اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام نہ ہی دہشتگردی کی تعلیم دیتا ہے اور نہ ہی مسلمان دہشتگرد ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ چند کالی بھیڑیں سلیمان رشدی اور تسلیمہ جیسی جو کہ پیسہ لے کر بک جاتے ہیں اور اس طرح بھی ہوتا ہے کہ کسی بے گناہ کو بڑی چالاکی اور منصوبہ بندی کے ساتھ پھنسا دیا جاتا ہے اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کو معلوم ہی نہیں ہوتا مگر اغیار کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً اسلام میں فرقہ پرستی پھیلانے والے، مخالفین اسلام اپنی پوری کوشش اور شدومد کے ساتھ سچ کو جھوٹ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ امن و محبت کا پیغامبر ایک دہشتگرد دین ہے۔ اگر ہم دہشت گردی کے مسئلہ پر غور کریں تو ایک معاملہ

Marfat.com

اور بھی ہے اگر تجزیہ کیا جائے تو بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص پر دو مختلف لیبل لگ جاتے ہیں ایک ہی شخص کے ایک ہی کام کی وجہ سے دو مختلف تصور بن جاتے ہیں۔ مثلاً جب ہندوستان آزاد نہیں ہوا تھا اور ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ تھا اس وقت مجاہدین آزادی برصغیر کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ ان میں مسلمان بھی تھے ہندو بھی اور سکھ بھی سب شامل تھے۔ انگریز ان لوگوں کو دہشتگرد کہتے تھے جبکہ برصغیر کے باشندے انہیں محبِّ وطن اور مجاہدین آزادی کہتے تھے۔ لوگ وہی تھے اور عمل بھی ایک ہی تھا۔ مگر انگریزوں کی نظر میں دہشتگرد اور ہندوستانیوں کی نظر میں مجاہدین آزادی۔ حقیقت یہ ہے کہ انگریز ہندوستان میں تجارت کی غرض سے آئے تھے مگر وہاں پر قابض ہو گئے اُن کی حکومت غاصبانہ اور غیر قانونی تھی اور اس وقت جدوجہد کرنے والے لوگ مجاہدین آزادی تھے یعنی ایک ہی طرح کے لوگوں کے بارے میں دو مختلف آراء ہونا ممکن ہے۔

2۔ مسلمان خانہ کعبہ کی عبادت کرتے ہیں

پیغمبر اسلام کے پیغام یعنی اسلام پر مخالفین کی طرف سے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ مسلمان خانہ کعبہ کی عبادت کرتے ہیں۔ مسلمان تو صرف اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں جو کہ اس کائنات کا رب ہے اور ہر جگہ موجود ہے کعبہ تو ہمارے لئے ایک قبلہ ہے۔ جس کا مطلب ہے سمت (Direction)۔ کعبہ چونکہ قبلہ ہے اور قبلہ کے تعین کی ضرورت ہے کیونکہ اسلام اتحاد کی تعلیم دیتا ہے اگر سمت کا تعین نہ ہو تو پھر آخر لوگ کس طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ اس طرح کوئی مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہوگا، کوئی مغرب کی طرف کوئی شمال کی طرف اور کوئی جنوب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہوگا۔ اس طرح اتحاد اور یگانگت قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سمت دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے متعین کر دی گئی ہے کہ ہمیشہ اسی سمت یعنی قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جائے۔ قبلہ یا کعبہ صرف ایک سمت ہے اور مسلمان اس کی عبادت قطعاً نہیں کرتے۔

دنیا کا نقشہ سب سے پہلے مسلمانوں نے ہی بنایا تھا۔ نقشے کی رو سے کعبۃ اللہ دنیا کے مرکز میں واقع ہے۔ چونکہ مکہ دنیا کے مرکز میں ہے لہٰذا اگر کوئی مسلمان کعبہ کے شمال میں ہے تو اُسے جنوب کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا ہوگی۔ اور اگر وہ کعبہ کے جنوب میں ہے تو پھر شمال

Marfat.com

کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنا ہوگی۔ یعنی پوری دنیا کے مسلمان ایک ہی طرف رُخ کر کے فریضہ نماز ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح جب مسلمان حج کرنے کے لئے جاتے ہیں تو کعبہ کا طواف کرتے ہیں تو کعبہ کی عبادت نہیں کرتے بلکہ صرف اس حکم کی بجا آوری کرتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دیا ہے اسی طرح کعبہ کے معبود نہ ہونے کا ایک اہم ثبوت یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دیا کرتے تھے، کیا کوئی اپنے معبود پر چڑھنا گوارا کر سکتا ہے۔

3۔ مسلمان بنیاد پرست ہیں

اگر ہم بنیاد پرستی کے لفظ پر غور کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ''بنیاد پرست اُس شخص کو کہتے ہیں جو (کسی بھی معاملے میں) بنیادی اصولوں پر عمل کرتا ہو۔'' مثلاً اگر کوئی اچھا انجینئر بننا چاہتا ہے تو اُسے انجینئرنگ کے بنیادی اصولوں کا علم ہونا ضروری ہے اور جب وہ اُن بنیادی اصولوں پر عمل کرے گا تو پھر وہ ایک اچھا انجینئر بن سکتا ہے یا اگر کوئی شخص اچھا ڈاکٹر بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ میڈیکل کے بنیادی اصولوں کا علم حاصل کرے یعنی میڈیکل کے بنیادی اصولوں پر عمل کرنے سے ہی وہ ایک اچھا اور قابل ڈاکٹر بن سکتا ہے آج مسلمانوں کو جو بنیاد پرست کہتے ہیں اور اہلِ مغرب اس کو غلط معنی پہنا دیتے ہیں۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے بنیادی اصول عدل و انصاف اور رواداری پر مشتمل ہیں اور ان میں ایسی کوئی بات نہیں، جو فطرت اور انسانیت کے خلاف ہو۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ لوگوں کی اپنی معلومات محدود ہوتی ہیں اور میڈیا کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر یہ فرض کر لیتے ہیں کہ اسلام کی کچھ بنیادی تعلیمات غلط ہیں۔ آج اگر دنیا کا کوئی شخص بھی اسلام کا تعصب کے بغیر مطالعہ کرے تو یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گا کہ اسلام کا کوئی بھی اصول انسانیت کے خلاف نہیں۔ بلکہ انسانیت کی فلاح اور ترقی کے لئے ہے۔ بڑے بڑے مفکرین اس بات کے قائل ہو چکے ہیں۔

آکسفرڈ انگریزی ڈکشنری میں بنیاد پرستی کی یہ تعریف ملتی ہے کہ یہ کسی بھی مذہب کے قدیم قوانین کی سختی سے پابندی کرنا خصوصاً اسلام (آکسفرڈ ڈکشنری)

آکسفرڈ ڈکشنری بھی اب تعصب سے پاک نہیں رہی اور آخر میں خصوصاً اسلام کے

Marfat.com

الفاظ کا نئے ایڈیشن میں اضافہ کیا گیا ہے یعنی صرف اس لئے کہ اب بنیاد پرستی کا لفظ سنتے ہی لوگوں کا دھیان فوراً مسلمانوں کی طرف جائے، اس کے علاوہ جب بھی میڈیا پر بھی دہشتگردی اور بنیاد پرستی کی بات ہوتی ہے تو اس کو مسلمانوں کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ بنیاد پرست تو خود عیسائی ہیں، بنیاد پرستی کے بارے میں ویبسٹرڈ ڈکشنری یہ تعریف بتاتی ہے کہ ''فنڈامنٹلزم (بنیاد پرستی) وہ تحریک تھی جو بیسویں صدی کے آغاز میں امریکی پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے شروع کی۔ ان لوگوں کا کہنا تھا کہ نہ صرف بائبل میں بیان کردہ تعلیمات الہامی ہیں بلکہ پوری انجیل لفظ بہ لفظ کلام خداوندی ہے۔'' (ویبسٹرڈ ڈکشنری)

اگر ہم باقی مذاہب کا جائزہ لیں کہ اسلام سے پہلے کے جو بھی مذہب آج تک قائم ہیں خواہ انہیں ہزاروں سال ہو گئے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس مذہب کے ماننے والوں نے اپنے مذہب کے بنیادی اصولوں پر چلنے کی کوشش کی ہے گو کہ وہ پوری طرح تو عمل نہ کر سکے اگر اپنے مذہب کے بنیادی اصولوں پر پوری طرح عمل کرتے تو آج جو ان کی حالت ہے نہ ہوتی۔ یعنی اگر وہ اپنے مذہب کے بنیادی اصولوں کو فراموش کر دیتے تو باقی مذاہب کی جگہ وہ بھی ختم ہو چکے ہوتے۔ تو اس لحاظ سے ہندو۔ یہودی۔ عیسائی سب بنیاد پرست ہیں اور اسی لحاظ سے مسلمان بھی بنیاد پرست ہیں۔ یعنی اسلام کی خوبصورت اور فطرت کے قریب ترین تعلیم کے بنیادی اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔

4۔ اگر اسلام امن وسلامتی کا دین ہے تو تلوار کے ذریعے کیوں پھیلا؟

اسلام واقعی امن وسلامتی کا دین ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تو اس کا جواب ہم نہیں دیتے بلکہ غیر مسلم مؤرخین کی زبان میں پیش کرتے ہیں۔

ایک مشہور غیر مسلم مورخ ڈی یسی اولیری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''تاریخ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شدت پسندی، مسلمانوں کے پوری دنیا پر قبضہ کرنے اور تلوار کے زور پر مفتوحہ اقوام کے لوگوں کو مسلمان کرنے کی کہانیاں درحقیقت ان افسانوں میں سب سے زیادہ بے سروپا اور ناقابل یقین ہیں۔ جو مورخ دھراتے رہتے ہیں (Islam at the cross Road,Page-8) مسلمانوں نے اسپین پر تقریباً سات سو سال حکومت کی۔ اُس وقت مسلمانوں نے کتنے عیسائیوں کو یا دوسرے مذاہب کے کتنے لوگوں کو تلوار کے ذریعہ مسلمان بنایا

Marfat.com

تھا،اس کے برعکس جب صلیبی جنگجو وہاں آئے تو انہوں نے مسلمانوں کی بے پناہ قتل وغارت کی اوران کا نام ونشان مٹانے کی کوشش کی۔اس کے علاوہ مسلمانوں نے تقریباً چودہ سوسال مسلسل عرب علاقے میں حکومت کی۔ وہاں آج بھی تقریباً ایک کروڑ چالیس لاکھ عرب عیسائی آباد ہیں۔ یہ لوگ قبطی عیسائی کہلاتے ہیں۔قبطی عیسائی نسل درنسل عیسائی چلے آرہے ہیں مگر مسلمانوں نے انہیں بزورِ تلوار مسلمان نہیں کیا۔ یہ چودہ ملین عرب قبطی عیسائی درحقیقت اس بات کی گواہی ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے ایک ہزار سال حکومت کی لیکن یہاں بھی اسلام پھیلانے کے لئے تلوار سے کام نہیں لیا۔ اس بات کی شہادت وہ ہندو ہیں جو آج بھی ہندوستان میں آبادی کا اسی فیصد (80%) ہیں۔

اگر چند لوگ خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں کوئی غلط کام کریں تو اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ اس مذہب میں برائی ہے۔مثال کے طور پر یہ کہنا غلط ہوگا کہ عیسائیت اس لئے ایک بُرا مذہب ہے کیونکہ ہٹلر نے لاکھوں یہودیوں کو ماردیا تھا۔اگر ہٹلر نے ایسا کیا بھی تھا تو پھر بھی اس کا ذمہ دار عیسائیت کو قرار نہیں دیا جاسکتا آج آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک انڈونیشیا ہے مسلمانوں کی سب سے بڑی آبادی وہاں ہے۔مسلمانوں کی کون سی فوج انڈونیشیا فتح کرنے گئی تھی۔ ملیشیا کی آبادی کا پچپن فی صدی حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے وہاں کونسی تلوار سے لوگوں کو مسلمان بنایا تھا۔افریقہ کا مشرقی ساحل فتح کرنے کون گیا تھا،کونسی فوج تھی اورکونسی تلواریں تھیں۔اس کا جواب تھامس کارلائل دیتا ہے۔وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ”ہرنیا نظریہ ابتداء میں ایک آدمی کے ذہن میں ہوتا ہے دنیا بھر میں صرف ایک آدمی کے ذہن میں، ایک آدمی بمقابلہ پوری نوع انسانی اگر وہ تلوار کا استعمال کرے گا،تو اس کی کامیابی کا امکان کم ہی ہے۔“(Heroes and Workship)

پھراسلام کی کامیابی کے پیچھے آخر وہ کونسی تلوار تھی۔ وہ تلوار تھی اعلیٰ اخلاق کی۔ نیکی اور تقویٰ اورمحبت کی جس نے لوگوں کے دلوں کو اسلام کے لئے جیتا تھا اسلام میں تو دین کے معاملے میں کوئی زور وزبردستی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو کس طرح لوگوں کو دعوت دینے کا حکم دیا تھا۔اس سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے کہ ”اے نبیﷺ اپنے رب کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔
(125:16)

Marfat.com

مشہور رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں 1934ء سے 1984ء تک کے پچاس برسوں میں مذاہب عالم میں اضافے کے حوالے سے اعداد وشمار دیئے گئے ہیں اور اس نصف صدی کے دوران سب سے زیادہ اضافہ مسلمانوں کی تعداد میں دو سو پینتیس فی صد (235%) ہوا ہے۔ معزز قارئین یہ غور کریں کہ 1934ء سے 1984ء تک مسلمانوں نے کونسی جنگیں لڑ کر لوگوں کو مسلمان کیا ہے اور وہ کونسی تلوار تھی جس کے زور پر ان لاکھوں افراد کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس وقت امریکہ، یورپ سمیت تمام دنیا میں سب سے تیزی سے بڑھنے والا دین اسلام ہے، امریکہ اور یورپ کے لوگوں کو آخر کونسی تلوار کے زور پر اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہاں آخر میں اس کا جواب ڈاکٹر ایڈم پیٹرسن کے الفاظ میں دیتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ ''وہ لوگ جنہیں یہ خوف ہے کہ ایٹمی ہتھیار کہیں عربوں کے ہاتھ نہ آ جائیں۔ وہ یہ بات نہیں سمجھ رہے کہ اسلامی بم تو پہلے ہی گرایا جا چکا ہے۔ یہ بم اُس دن گرا تھا جس دن پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی ولادت ہوئی تھی۔''

☆......☆......☆

Marfat.com

رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی سچائی کا سائنسی ثبوت

قرآن کریم کے وحی ربانی اور اُس کی سچائی کے ثبوت اس کتاب میں جا بجا ہیں مگر اصل حقیقت تو تب ہی واضح ہوتی ہے جب غیر مسلم بھی اس کی سچائی کی گواہی دیں۔ فرانس کے ایک مایہ ناز عیسائی ڈاکٹر اور سائنس دان ڈاکٹر مورس بکیلی (Dr Maurice buccaile) نے 1970ء میں فرانسیسی زبان میں اپنی مشہور زمانہ کتاب ''بائبل، قرآن اور سائنس'' لکھی۔ اس کتاب کے ترجمے دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے عربی لغت اور قدیم عربی خاص طور پر اس لئے سیکھی تا کہ میں قرآن کو بلاواسطہ سمجھ سکوں۔ میری دلچسپی کا محور ہمیشہ یہ بات رہی کہ آسمانی کتابوں میں جو سائنس سے متعلقہ بیانات ہیں، وہ کس حد تک سچے ہیں۔ سائنس کے مفروضوں یا تھیوری کی بات نہیں، بلکہ سائنس کے مسلمہ اصول ان کتابوں میں کسی حد تک اور کس طرح پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مورس لکھتے ہیں کہ جب ہم بائبل کو مسلمہ سائنس کے آگے رکھتے ہیں تو قدم قدم پر تضادات اور غلطیاں ذہن میں کھٹکنے لگتی ہیں۔ بائبل کے مفسر لفظی بازی گری سے ان نقائص کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب اس غیر مسلم مذہبی اسکالر اور مورخ ڈاکٹر مورس کی کتاب سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

1۔ جب میں نے قرآن پر ریسرچ شروع کی تو مجھے یہ تجربہ ہوا کہ نصاریٰ کے بعض حلقوں میں تعصب کا یہ عالم ہے کہ قرآن کی کوئی بات نقل کرنا ایسا ہی ہے جیسا شیطان کا حوالہ دینا۔

Marfat.com

2۔ اس کے برعکس قرآن میں مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ پہلے صحیفوں اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔

3۔ انجیلوں کا مقابلہ صرف حدیثوں سے کیا جا سکتا ہے کیونکہ انجیلیں عیسٰی علیہ السلام کے بعد اور حدیثیں محمد ﷺ کے بعد لکھی گئیں۔

4۔ مسیحیت میں کوئی متن یا کتاب ایسی موجود نہیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہو اور اُسے لکھ لیا گیا ہو۔ اسلام میں قرآن وہ کتاب ہے جو اِستناد کی اس شرط کو پورا کرتی ہے۔

5۔ سائنس کے متعلق بائبل میں تھوڑے سے بیانات ہیں لیکن وہ سائنس سے قدم قدم پر ٹکراتے ہیں۔ سینٹ آگسین نے گرجا کو نصیحت کی تھی کہ بائبل میں جو چیز سائنس کے خلاف ہو اُسے باہر کیا جائے لیکن کسی نے اِس کی نصیحت پر کان نہ دھرا۔

6۔ قرآن مجید میں سائنسی نوعیت کے ارشادات بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اس کتاب میں ایک بھی بیان ڈھونڈے سے نہیں ملتا جو مسلمہ سائنسی اصولوں سے ٹکراتا ہو۔ اس بات نے مجھے حیران کر دیا۔

7۔ بائبل کے اعتبار سے آدم کی تخلیق 3700 ق۔م میں ہوئی۔ یہ بات آج آپ صرف گرجا میں پڑھا سکتے ہیں۔ قرآن اس غلط بیانی سے پاک ہے۔ آج بچہ بھی جانتا ہے کہ آدم کی تخلیق بہت پرانی بات ہے۔

8۔ اسلام میں مذہب اور سائنس کی حیثیت دو جڑواں بہنوں کی سی ہے لہٰذا اسلامی تمدن کے دورِ عروج میں سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی جس سے مغرب نے استفادہ کیا۔

9۔ بائبل کے مطابق سورج کے وجود میں آنے سے پہلے زمین میں سبزہ پیدا ہو گیا تھا۔ یہ بات سائنٹفک اعتبار سے غلط ہے۔ سورج کی روشنی کے بغیر سبزہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے اور یہ غلطی آپ کو قرآن میں نہیں ملے گی۔ (یاد رہے کہ یہ سب باتیں کرسچن ڈاکٹر بکیلی کہہ رہے ہیں۔)

10۔ اِرتقاء کے ثابت شدہ اصولوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ زمین پر پہلے چوپائے پیدا ہوئے اور پرندے اُن کے بعد وجود میں آئے۔ بائبل یہاں بھی غلطی کرتی ہے جب عالمِ حیوانی کی ابتداء سمندری جانوروں اور پرندوں سے قرار دیتی ہے۔ قرآن میں

Marfat.com

آپ کو یہ غلطی نہیں ملے گی۔

11۔ بائبل کے مطابق طوفانِ نوح 2100 ق۔م میں برپا ہوا جس سے صرف انسان ہی نہیں زمین کی سب جاندار مخلوق فنا ہوئی۔ جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ اس دوران مصر، بابل، چین اور جنوبی امریکہ میں تہذیبیں پھل پھول رہی تھیں۔ قرآن کے مطابق طوفان نوح صرف نوحؑ کی قوم پر برپا ہوا تھا۔ تاریخ اور آثارِ قدیمہ کے شواہد سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دجلہ وفرات کی طغیانی تھی جہاں قومِ نوح آباد تھی۔

12۔ گلیلیو پر اس لیے مقدمہ چلایا گیا کہ اُس نے زمین کی گردش کے بارے میں کوپرنیکس کے نظریے کو مان لیا تھا۔ یہ نظریہ قرآن کے مطابق ہے جب کہ بائبل کے مطابق زمین ٹھہری ہوئی ہے اور سورج چاند ستارے اس کے گرد گردش کر رہے ہیں۔

13۔ نصاریٰ کو یاد ہی نہیں کہ آٹھویں اور بارہویں صدی عیسوی کے درمیان یورپ سے طلبا کھنچ کر قرطبہ جایا کرتے تھے۔ اسی طرح جیسے آج آگے پڑھنے کے لیے امریکہ جاتے ہیں۔ عربوں کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ اُنہوں نے ہمیں تمدن اور علم عطا کیا۔ ریاضی، فلکیات، ارضیات، نباتات، طبیعیات، طِب، الجبرا وغیرہ۔

14۔ میں نے دیکھا ہے کہ یورپ وامریکہ کا مادہ پرست دہریہ جو عام معلومات بھی کم رکھتا ہو اسلام کے متعلق غلط تصورات کا بڑا ذخیرہ اپنے پاس لیے پھرتا ہے۔

15۔ سائنسی معاملات میں قرآنی عبارتوں کا ترجمہ اور تفسیر مسلمانوں نے نہایت خراب اور ناقص کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جدید دور کے مترجم اور مفسر پرانی تفسیروں کو سوچے سمجھے بغیر قبول کر لیتے ہیں۔

16۔ قرآن سمجھنے کے لیے زبان سے واقفیت کافی نہیں۔ اپنے دور کی سائنس کا علم ہونا ضروری ہے۔ عربی میں عالم کہتے ہی سائنس دان کو ہیں اور قرآن کے مطابق عُلماء وہ ہوتے ہیں جو آسمانوں، بادلوں، برسات، دورانِ آب، علم نباتات، ارضیات، پہاڑوں، حیوانات جیسی سائنس اور علوم پر غور کر کے خدا کی عظمت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ (سورہ فاطر۔ آیت 28)

17۔ تخلیقِ کائنات کے وقت بائبل کے مطابق خدا کی روح پانی پر جنبش کر رہی تھی۔

Marfat.com

قرآن فرماتا ہے۔ نہیں، محض دُھواں تھا یعنی نہایت چھوٹے ذرّات پر مشتمل گیس کا ایک مرغولہ۔ جدید سائنسی تحقیق قرآن کے بیان کو ثابت کرتی ہے۔

18۔ کئی جگہ ''زمین اور آسمانوں کے درمیان'' کا ذکر آیا ہے مثلاً (سورہ طٰہٰ، آیت 6)، (سورہ الفرقان۔ آیت 58) اور (سورۃ السجدہ۔ آیت 4) امریکہ کی خاص دُوربین ماؤنٹ وِلسن نے حال ہی میں دریافت کیا ہے کہ زمین اور آسمانوں کے درمیان کہکشانی مادے کی کثیر مقدار بکھری پڑی ہے۔

19۔ بائبل سُورج اور چاند کو عظیم تر اور کم تر روشنی کہہ کر آگے بڑھ جاتی ہے۔ قرآن سورج کو ''سِرَاج'' یعنی چراغ کہتا ہے اور چاند کو ''منیر'' چراغ کی روشنی اپنی ہوتی ہے اور منیر جو روشنی سے چمکتا ہو۔ (سورۃ نوح۔ آیت 16) اور (سورۃ النبا۔ آیت 13)

20۔ سورج چاند اپنے مداروں پر چل رہے ہیں یا اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں (سورۃ الانبیاء۔ آیت 33) اور (سورۃ یٰسٓ۔ آیت 40) یہ ہے قرآن کا ارشاد! 1400 برس پہلے خدا کے سوا کون یہ بات کہہ سکتا تھا؟

21۔ ''اللہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔'' (سورۃ الزمر۔ آیت 5) یہ زمین کی گولائی کا پہلا زبردست بیان ہے۔ ''یکوّر'' کے لفظ سے گیند اور کُرّہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ خلا بازوں نے بلندی سے رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹے جانے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور تصویریں بھی لی ہیں۔

22۔ (سورۃ المعارج۔ آیت 40) مشرقوں اور مغربوں کا ذِکر کرتا ہے۔ آج بھی کتنے لوگ جانتے ہیں کہ سورج کا طلوع اور غروب موسم کے حساب سے مختلف نقطوں پر ہوتا ہے؟ محمد ﷺ کو یہ کس نے بتایا؟

23۔ سورۃ الذٰریٰت۔ آیت 47 میں کائنات کے وسیع ہوتے جانے کا ذکر ہے جو جدید سائنس کے عین مطابق ہے۔

''آسمان کو ہم نے اپنے زور سے بنایا ہے اور ہم اس میں توسیع کرتے چلے جا رہے ہیں'' صاحبو! یہاں ڈاکٹر مورس بکیلی لکھتے ہیں کہ کیا 1400 برس پہلے جزیرہ نما عرب کے کسی باشندے کے ذہن کے قریب سے بھی ایسا خیال گزر سکتا تھا؟ یہ اتنی بڑی بات ہے کہ 20ویں صدی کے مسلمان مفکر بھی صاف صاف مفہوم کہنے سے

Marfat.com

جھجکتے ہیں۔ ایک مشہور مترجم نے تو اس آیت کا ترجمہ کرتے ہی سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ سائنسی طور پر یہ بات قطعی ثابت ہو چکی ہے کہ کائنات ہر لحہ وسیع تر ہوتی جا رہی ہے۔ (امریکی ماہر فلکیات ایڈون ہبل 1929ء)

24۔ افلاطون سے لے کر سنیکا اور رینے ڈیکارٹ اور دیگر مفکروں اور سائنس دانوں نے دوران آب (Water Cycle) کے بارے میں جو جو خیالات پیش کیے تھے قرآن کریم نے ان سب کی اِصلاح کر ڈالی (سورۃ قٓ۔آیت 9)، (سورۃ المومنون۔آیت 18)، (سورۃ الحجر۔آیت 22) (سورۃ فاطر۔آیت 9)، (سورۃ الروم۔آیت 48) اور دیگر بہت سی آیات میں بارش، پانی زمین میں جذب ہونا، چشمے پھوٹنا، دریا بہنا، آبی بخارات کا اُوپر اٹھنا، بادل بننا ہر چیز، ہر مرحلہ جدید سائنس سے اتنا ہم آہنگ ہے کہ عقل عش عش کر اُٹھتی ہے۔

25۔ ''بائبل، قرآن اور سائنس'' میں ڈاکٹر بکیلی لکھتے ہیں کہ قرآن کریم نے اس زمانے میں میٹھے اور کھاری پانی کے درمیان آڑ یا برزخ کا ذکر کیا جب دنیا میں کوئی سائنس داں اس بات سے واقف نہیں تھا۔ آیات (سورۃ الفرقان۔ آیت 53)، (سورۃ الرحمٰن۔آیت 19) دنیا کے کئی دریاؤں اور سمندروں میں میٹھے اور کھاری پانی کی دیوار اتنی صاف طور پر مشاہدے میں آتی ہے کہ آپ کشتی میں سفر کر رہے ہوں تو دائیں جانب کا پانی میٹھا ہوگا اور بائیں جانب کا کھاری۔ اور پھر دونوں پانیوں کے درمیان دیوار۔ یہ دیوار نہ ہوتی تو دریاؤں، ندیوں، جھیلوں، چشموں اور کنوؤں کا پانی سمندر کی طرح نمکین ہوتا۔

26۔ سورۃ النبا۔آیت 7 اور سورۃ الانبیاء۔آیت 31 آیات میں اللہ کا فرمان ہے کہ ''ہم نے پہاڑوں کو زمین میں میخوں کی طرح گاڑ دیا۔'' زمین کی سطح یا قشر یا بیرونی پرت کو پہاڑوں کے ذریعے زمین سے جوڑا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں پہاڑوں کی جڑیں یا بنیادیں ہوتی ہیں ایک سے دس میل تک گہری، جدید علمِ ارضیات حیران ہے کہ 1400 برس پہلے مکّہ میں ایک اُمی ہستی ﷺ یہ بات کیسے جان سکتی تھی؟

27۔ قرآن کا ارشاد ہے۔ (سورۃ الانعام۔آیت 126) جو شخص اسلام قبول نہیں کرنا چاہتا وہ اسلام کا ذکر سنتے ہی یوں محسوس کرنے لگتا ہے ''جیسے اُس کا سینہ گھٹ رہا ہو،

Marfat.com

گویا وہ آسمان کی طرف اُٹھایا جا رہا ہے۔" مکہ کے صحرا میں مدینہ کی وادی میں زیادہ بلندی پر پرواز کرتے ہوئے دم گھٹتا، سینہ تنگ محسوس ہونا کوئی کیسے جان سکتا تھا۔ اور یہ کہ بلندی پر آکسیجن کم ہو جاتی ہے۔

28۔ سورۃ الانبیاء۔ آیت 30 میں جو ارشاد ہے کہ ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے پیدا کی ہے۔ آج کی سائنس کے مطابق سو فیصد درست ارشاد ہے۔ خواہ اس کے معنی یہ لیے جائیں کہ زندگی کی ابتداء پانی سے ہوئی یا یہ کہ ہر زندہ چیز کے لیے پانی لازمی ہے۔

29۔ سورۃ طٰہٰ۔ آیت 30 "اور اللہ نے...... نباتات کے جوڑے پیدا کئے۔" پھولوں کے زر اور بیضہ دانوں سے اُس زمانے میں کون واقف تھا؟

30۔ صاحبو! موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا فرعون 1300 ق۔م کے قریب بنی اسرائیل کا تعاقب کرتے ہوئے ڈوب گیا۔ بائبل اُس کے غرق ہونے کا ذکر کرتی ہے لیکن قرآن میں ایک ایسا ارشاد ہے، جس نے ایک سو برس سے مغربی اسکالرز کو حیران کر رکھا ہے۔ 1898ء کی بات ہے مصر میں بادشاہوں کی وادی "Valley of Kings" میں ماہرینِ آثار قدیمہ نے ایک حنوط شدہ جسم یعنی "ممی" دریافت کی۔ یہ ممی آج بھی مصر کے عجائب گھر میں سجی ہوئی ہے اور یہ "ممی" ہے رعمسیس ثانی کے بیٹے مرنفتاح کی۔ مرنفتاح وہی فرعون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے تعاقب میں ڈوب گیا تھا۔ جون 1976ء میں ڈاکٹر مورس بکیلی نے مصری حکومت کی اجازت سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اُس ممی کا تفصیلی معائنہ کیا۔ اندرونی معائنے سے ظاہر ہوا کہ یہ شخص انتہائی دہشت کے عالم میں پانی میں غرق ہو کر مرا تھا۔ اب ملاحظہ فرمایئے قرآن حکیم کا ارشاد:

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۝ (سورۃ یونس۔ آیت 92)

"آج ہم بچالیں گے تیرے جسم کو تاکہ تُو آنے والی نسلوں کے لیے نشانِ عبرت بن جائے۔"

☆......☆......☆

Marfat.com

باب 5

عیسائیت اور انجیل کے بارے میں عیسائی اسکالرز کی آراء

آج پیغمبر اسلام اور اسلام کے خلاف مخالفت میں سب سے آگے وہ لوگ ہیں جن کا تعلق عیسائیت سے ہے۔ اسلام کی مخالفت میں ہر سال لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں کتابیں اور پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کیئے جاتے ہیں اور اس سلسلہ میں سالانہ اربوں ڈالرز خرچ کیئے جاتے ہیں۔ یہ کتاب چونکہ غیر مسلموں کو اسلام کی طرف دعوت ہے اس لئے کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ غیر مسلم مفکرین اور دانشوروں کی آراء شامل کی جائیں۔

معزز قارئین قرآن کریم کے بارے میں غیر مسلم مفکرین اور دانشوروں کی آراء کتاب میں پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم یہاں عیسائی مفکرین اور عظیم دانشوروں کی آراء پیش کرتے ہیں جن کو قدرت نے تنقیدی نگاہ بھی عطا کی تھی اور کھلا دل ودماغ بھی اور حق بات کو کرنے کا حوصلہ بھی عطا کیا تھا۔

یہ آراء ہم خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری میں پیش کر رہے ہیں کیونکہ مخالفین نے ہی قرآن کریم کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کیا کہ یہ نعوذ باللہ وحی الٰہی نہیں ہے، کامل ترین تعلیم پر اعتراض کرنے کی بجائے انہیں پہلے اپنے گھر کی خبر بھی لینی چاہیے تھی۔

اب ہم مسیحی اسکالرز اور دانشوروں کے خیالات عیسائیت اور انجیل کے بارے میں پیش

Marfat.com

کرتے ہیں۔ اپنی جانب سے کچھ نہیں کہیں گے تاکہ کسی کی دل آزاری نہ ہو۔

1۔ سیاسی اور اقتصادی معاملات کے متعلق بائبل کی تعلیم افسوسناک حد تک مبہم اور غیر واضح ہے۔ انجیل کے ذریعے آپ جس چیز کی چاہیں حمایت کر سکتے ہیں اور اُسے مسیح علیہ السلام کی تعلیم ثابت کر سکتے ہیں خواہ وہ غلامی ہو، اذیت رسانی ہو یا زندہ جلا دینا۔ (پروفیسر جوڈ)

2۔ چاروں اناجیل یعنی متیٰ، مرقس، لوقا، یوحنا ایک دوسرے کی کھلی تردید کرتی ہیں۔ (رینان)

3۔ میں نے عہدنامہ جدید میں 30 ہزار اختلافات شمار کئے۔ (جرمن ڈاکٹر میل)

4۔ اناجیل میں مزید تحقیق سے میں نے دس لاکھ اختلافات پائے ہیں۔ (جان جیمز)

5۔ کاش! پیار محبت کی تعلیم دینے والے مسیح کی زندگی کا ایک واقعہ بھی انجیل میں ایسا مل جاتا کہ اُنہوں نے اپنے مخالفوں سے پیار محبت کا سلوک کیا ہو۔ (کلامونٹے فور)

6۔ جو چیز اس سے بھی زیادہ افسوسناک ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ کریکٹر ہے جو اناجیل پیش کرتی ہیں۔ (گوڈ اینڈ ایول جوڈ)

7۔ اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچائی اور جلال ظاہر ہو تو میں گناہ گار کیوں؟ (سینٹ پال، بقول مائیکل ہارٹ مسیحیت کا اصل بانی) پال کا یہ قول بائبل میں موجود ہے۔

8۔ دراصل شروع میں 34 انجیلیں تھیں جنہیں لوگوں کی زبانی روایات کے ذریعے مرتب کیا گیا تھا۔ (انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا) اُن میں سے چار کو چُن لیا گیا اور 30 کو نہ جانے کیوں چھوڑ دیا گیا۔

9۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کی زبان آرامی تھی لیکن اناجیل یونانی زبان میں لکھی گئیں۔ یروشلم کے ایک شخص نے لوگوں سے سُن کر مسیح علیہ السلام کی بائیوگرافی لکھی۔ یہی انجیل ہے۔ (سپنگلر)

10۔ انجیل میں جس قسم کا اخلاقی ضابطہ دیا گیا ہے اُسے کسی معاشرے میں نافذ کر دیا جائے تو نتیجہ فوری موت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ (پروفیسر وائٹ ہیڈ)

11۔ 325ء میں یونانی زبان کی 34 اناجیل حواریوں کے 113 خطوط (قسطنطین اعظم

Marfat.com

کی دہشت تلے) نیقیہ Nicaea کی کونسل میں پیش ہوئے۔ رات بھر اس لٹریچر کو فرش پر بکھیر دیا گیا۔ صبح ہوئی تو کچھ کتابیں اور خطوط میز کے اوپر رکھے تھے۔ یہی وہ چار انجیلیں اور چند خطوط ہیں جنہیں مقدس سمجھ لیا گیا۔ (ریورنڈ آئزک بوائل)

12۔ عیسائیت میں صرف عقیدے کی تبلیغ ہے نہ کہ اخلاق اور اعمال کی، بس اتنا کہنے سے کہ مسیحؑ میری خاطر ملعون و مصلوب ہوئے انسان تمام ذمہ داریوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ (برٹرینڈ رسل)

13۔ مسیح کی تعلیم میں عملی اخلاقیات اور قوانین کا سُراغ تک نہیں ملتا۔ صرف ایک مرتبہ شادی کے بارے میں کچھ فرمایا اور طلاق کی ممانعت کی۔ (موسیو رینان)

14۔ بہت کم اسکالر اس بات سے اختلاف کر سکتے ہیں کہ چوتھی انجیل کسی گمنام تصوف پسند نے 095ء اور 126ء کے درمیان لکھی۔ (ڈاکٹر ڈبلیو۔ آر۔ انج)

15۔ پہلی انجیل ایک یہودی مرقس نے 64ء میں لکھی۔ (یُوسی بس)

16۔ انجیلیں کیا ہیں؟ 95 فیصد سینٹ پال پال پال وہ پال جو درحقیقت مسیحؑ سے کبھی نہیں ملا۔ (مینکن)

17۔ مسیحؑ کے جی اُٹھنے کی شہادت میری میگڈلینی کے سوا کسی نے نہیں دی اور میگڈلینی سے مسیحؑ نے سات بدروحوں کو نکالا تھا۔ (ڈاکٹر مارکس ڈوڈ)

18۔ ازلی گناہ (اوریجنل سِن Original Sin) کا عقیدہ ازلی خرابی ہے۔ (آر۔ ایف جانسن)

19۔ عیسیٰؑ کا طریقہ علاج معجزاتی نہیں تھا، نفسیاتی تھا۔ (ای۔ آر مکلم)

20۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ مجوسیوں کے متھرا کی داستان صدیوں پہلے سے چلی آ رہی تھی جو سینٹ پال نے مسیح کے بارے میں گھڑ لی وہی بے باپ کی پیدائش، وہی تیسرے دن جی اُٹھنا، وہی کفارے کا عقیدہ اور خدا کا میمنا (Lamb)، متھرا کی تاریخ پیدائش بھی وہی ہے 25 دسمبر! اسکندریہ کی لائبریری 390 عیسائیوں نے اس لیے جلائی کہ پال کی تھیولوجی کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔ وہ لائبریری جس میں متھرا کی کہانی کا حرف حرف عیسیٰؑ کی داستان سے ملتا تھا۔ (جولین ہکسلے) اور (جارج سارٹن)

Marfat.com

21۔ انجیل کو قبول کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اِسے عقل کی آنکھیں بند کر کے پڑھا جائے۔ تنقیدی نگاہ رکھنے والے کے لیے انجیل میں انسانی ذہن کی توہین کے سوا اور کیا ہے؟ مذہب کا پیغام ایسا ہونا چاہیے جو عام آدمی بھی سمجھ لے اور ذہین انسان کی عقل بھی اسے قبول کرے۔ (جولین ہکسلے)

22۔ مسیح کی ابنیت (یعنی خدا کا بیٹا ہونا) تاریخ کا سب سے بڑا افسانہ ہے۔ (لارڈ بشپ آف کنٹربری کمیشن) ''چرچ آف انگلینڈ 1810ء''

23۔ مسیحیت میں پہلے عقیدے قائم کیے جاتے ہیں پھر عقل اِدھر اُدھر سے اِن عقیدوں کے لیے دلائل فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ (کارلائل)

24۔ خدا کی طرف واپسی کی بنی نوع کو سخت ضرورت ہے لیکن بدقسمتی سے اس بارے میں انجیل کوئی راستہ نہیں دکھا سکتی۔ (برگساں)

25۔ مسیحی دنیا میں خدا کی بات خدا کے متعلق نہیں ہوتی۔ لوگ خدا کے بارے میں اپنے اپنے تصور کی بات کرتے ہیں۔ (باردیو)

26۔ مسیحیت میں مظلوموں سے ہمدردی کا اظہار تو مل جائے گا لیکن ظلم کے خلاف کچھ نہیں کہا جائے گا۔ (ڈاکٹر فالٹا ڈی گارسیا)

27۔ مسیحی عقیدے کی رُو سے عورتیں جنت میں نہیں جاسکتیں۔ سوال پیدا ہوا کہ مریم کا کیا بنے گا تو یہ عقیدہ تراش لیا گیا کہ وہ مرد بنا دی جائیں گی۔ (باس ورتھ اِسمتھ اور سینٹ تھامس)

28۔ مسیحؑ کی ابنیت یعنی خدا کا بیٹا ہونا، تثلیث Trinity انسانیت کے گناہوں کا کفارہ دینے کے لیے مسیحؑ کا خدا کی بھیڑ بن جانا اور اپنی جان دے دینا عیسیٰؑ کی تعلیم نہیں۔ یہ سب سینٹ پال کی ایجادیں ہیں۔ وہ سینٹ پال جو درحقیقت عیسیٰؑ سے ملا تک نہیں۔ (ہیسنگز)

29۔ عیسائیت شکست خوردوں کا مذہب ہے۔ ایسا مذہب جہاں کوئی شے قابلِ اعتماد نہیں۔ (ڈورس)

30۔ حق و باطل اور عدل و انصاف سے عیسائیت کی روح یکسر بے حس ہے۔ (ڈاکٹر فالٹا)

Marfat.com

31۔ مسیحیت نہیں بنی نوع انسان کی فلاح کے لیے ہمیں صاحبِ قرآن کی طرف دیکھنا ہوگا۔ (لوئی ممفورڈ)

32۔ تہذیب ایک خطرناک دوراہے پر کھڑی ہے۔ انسانیت کی بقا کے لیے بائبل محکم بنیاد فراہم نہیں کرسکتی۔ (لارڈ سیل)

33۔ بائبل کی رُو سے عالمگیر مذہب قائم نہیں ہوسکتا نہ بنی نوع انسان اُمتِ واحدہ بن سکتی ہے۔ (اریک فروم)

34۔ عیسائیت نے کتنے لوگوں کو زندہ جلایا، اُنہوں نے کہا تھا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ انسان کی تخلیق صرف چھ سات ہزار سال پہلے ہوئی۔ یہ بات آپ صرف گرجا میں پڑھا سکتے ہیں۔ حوا آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی تو عورت کے حقوق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ گلیلیو جیسے عظیم سائنس دان کو زمین کی گردش بیان کرنے پر صرف بائبل کے پجاری نظر بند کر سکتے ہیں اور نظامِ شمسی کو درست لیکن بائبل کے خلاف بیان کرنے پر کوپرنیکس جیسے عظیم فلک شناس کی زندگی جہنم بنا سکتے ہیں۔ (جولین ہکسلے)

35۔ نیوٹن انجیل پڑھاتا تھا۔ اگر وہ انجیل پر یقین بھی رکھتا تو کبھی سائنس دان نہ بنتا۔ (لارڈ لٹن)

36۔ عیسائیت میں اعمال پر بھروسہ کرنے والا لعنتی ٹھہرتا ہے تو پھر اچھے اعمال کیوں کئے جائیں۔ (ڈلہوزی)

37۔ اگر میں آدم کا گناہ لے کر پیدا ہوا ہوں تو خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ (مارک اٹلی)

38۔ بائبل قدم قدم پر سائنس سے ٹکراتی ہے، وہی سائنس جو قدم قدم پر قرآن کی سچائی کی شہادت دیتی ہے۔ (ڈاکٹر مورس بکیلی)

39۔ عیسائیت کا خدا کیا بے بس خدا ہے کہ اپنے بیٹے کا خون بہائے بغیر انسان کی بخشش نہیں کرسکتا۔ (لینن)

40۔ دنیا کا سب سے مشکل حساب کا سوال یہ ہے کہ خدا ایک میں تین بھی ہے اور تین میں ایک بھی۔ (نطشے)

☆......☆......☆

Marfat.com

پڑھتا جا...... شرماتا جا

اہلِ مغرب نے جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر جو مختلف جھوٹے الزامات لگائے ہیں اوران کے گستاخانہ خاکے بنائے ہیں نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ ترین تعلیم کی رُو سے ان کی گستاخیوں کے جواب میں ہم ان کی کسی مقدس شخصیت کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ حضور ﷺ کے حکم کے مطابق ہم تمام انبیاء کرام کی دل سے عزت کرتے ہیں اور اُن پر ایمان لاتے ہیں یہاں پر ہم مجبوراً اہل مغرب کو ان کے معاشرے کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں اور مقدس ترین ھستی کے بارے میں کچھ بولنے یا کچھ لکھنے سے پہلے اُن کو سو دفعہ سوچنا چاہیے تھا۔ یہ مغربی تہذیب کا صرف ایک رخ پیش کیا جارہا ہے ورنہ مغربی تہذیب اپنی بے حیائی اور پستی مین اتنی گر چکی ہے کہ وہ سارے حقائق اور بے حیائی کے واقعات ایک شریف آدمی نہ ہی لکھ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شریف آدمی اُسے پڑھ سکتا ہے۔

مغرب نے گزشتہ دو تین صدیوں میں علوم وفنون میں جو ترقی کی ہے اوراس کے نتیجے میں آرام وآسائش کی سہولتوں کے جو انبار لگا دیے ہیں ان کی رفتار اور تعداد انسانی ذہن کو ابھی تک اپنی گرفت میں لئے ہوئے ہے۔ بے پناہ مادی ترقی کے باوجود مغرب روحانی افلاس کا شکاراور اخلاقی طور پر بنجر ہو چکا ہے۔ مغرب اور یورپ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ خود مغرب کے سنجیدہ دانشور اس کی وجہ سے بیزار دکھائی دیتے ہیں جو ایمانی جذبات کا فقدان، اخلاقی اقدار کا قحط اور روحانی احساس کا بنجر پن ہے اور اہل مغرب کی زندگیوں مین حیوانی کلچر کا غلبہ بڑھتا جارہا ہے۔ آخرت کی جواب دہی سے محروم ان معاشروں میں نفس پرستی کے جذبات حیوانیت کی حدوں کو بھی پار کر گئے ہیں۔ یہ نفس پرستی ان کے ماحول میں فری سیکس کا اسٹائل اختیار کر چکی

Marfat.com

ہے۔ اس کی وجہ سے یہ معاشرے روحانی طور پر مردہ ہو چکے ہیں اور ان کا خاندانی نظام تباہ و برباد ہو چکا ہے اور اس نظام میں عورت کی حیثیت ایک ٹشو پیپر جیسی ہے۔ آج کا یورپ گویا ایک جہنم زار ہے جس میں ہر نوع کے جرائم کی کثرت ہے اور خصوصاً فری سیکس کے تصور نے وہاں کی عورت کو ان پستیوں میں پھینک دیا ہے کہ تاریخ انسانی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ذیل میں مغربی معاشرے کی ایک تصویر پیش کی جا رہی ہے تاکہ دنیا یہ جان سکے کہ یورپ اللہ تعالیٰ سے دوری اور مذہب سے دوری کے بعد کس انتہا گہرائی میں گرا ہوا ہے۔

- پیرس میں ایک شخص کسی دوست سے ملنے اس کے گھر گیا۔ اُس نے دیکھا کہ مکان کی سیڑھیوں میں بیٹھی ہوئی ایک جوان لڑکی زار و قطار رو رہی ہے، اُس شخص نے رونے کی وجہ معلوم کی، اُس لڑکی نے کہا کہ میں اپنے والد سے اس مکان کا ایک کمرہ کرائے پر لینے آئی تھی لیکن اُنہوں نے مجھے یہ کہہ کر کمرہ کرائے پر دینے سے انکار کر دیا ہے کہ ایک دوسرے جگہ سے اُسے زیادہ کرایہ مل رہا ہے۔ اس لئے وہ مجھے کمرہ کرائے پر نہیں دے سکتے۔

- جنرل آف امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق امریکہ کی ہر چوتھی عورت کو اپنے شوہر یا بوائے فرینڈ سے زدوکوب ہونا پڑتا ہے اور بعض اوقات پٹائی کی شدت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ بیچاری عورتیں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔ امریکہ میں ایسی عورتوں کی تعداد چار کروڑ سے زائد ہے جن کو نہایت بے رحمی سے پیٹا گیا ہے۔

- امریکہ میں خواتین پر ظلم وستم کا یہ عالم ہے کہ ایک امریکی مصنفہ این جانز کی تحقیق کے مطابق امریکہ میں ہر سال دو ہزار بیویاں شوہروں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتی ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ قتل کی سزا زیادہ سے زیادہ چھ سال ہوتی ہے لیکن اگر مسلسل ظلم وستم سے تنگ آ کر کوئی عورت مرد کو قتل کر دے تو عورتیں بے چاری ضمانت نہ ہونے کی وجہ سے سالہا سال جیلوں میں سڑتی رہتی ہیں۔

- عورتوں پر تشدد اور ظلم کے حوالے سے سویڈن، برطانیہ اور جرمنی میں بھی صورتحال زیادہ مختلف نہیں ہے۔ برطانیہ میں بھی عورتیں پر تشدد اور ظلم وزیادتی کا شکار ہیں۔

- مرکزی دفتری شماریات کی اطلاع کے مطابق سویڈن میں اس وقت چھ لاکھ چوراسی ہزار

Marfat.com

مرد اور آٹھ لاکھ تیس ہزار خواتین تنہائی کی زندگی گزار رہی ہیں۔ سویڈن میں ان گنت لڑکیاں شادیوں میں ناکامی اور مردوں کی بے وفائی اور تنہائی کی وجہ سے پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور آخر کار تنگ آ کر وہ شراب اور نشے میں سکون ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہیں۔ سویڈن میں بیویوں کو زدوکوب کرنے کی ہر سال اڑھائی لاکھ سے زیادہ وارداتیں ہوتی ہیں جن میں بہت سی عورتیں ہلاک ہو جاتی ہیں۔

۞ یورپ میں عورت کی مظلومیت کا یہ عالم ہے کہ 35 برس سے زیادہ عمر کی عورتیں شدید ڈپریشن میں مبتلا ہیں کہ ان کے خاوند اور بوائے فرینڈ ان سے قطع تعلق کر کے نوجوان لڑکیوں کے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں۔ چنانچہ شدید ذہنی صدمات کے نتیجے میں امریکہ میں کم از کم ستر ہزار عورتیں ہر سال حرکت قلب بند ہو جانے سے یا دماغ کی رگ پھٹ جانے سے مر جاتی ہیں۔

۞ یورپ میں بوڑھی خواتین کی حالت سب سے بدتر ہے۔ وہ ترستی رہتی ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں یا بیٹیوں کے ساتھ رہ کر زندگی کے دن پورے کریں اور ان کی منت سماجت کرتی ہیں کہ انہیں گھر کی ڈیوڑھی پر یا کسی برآمدے میں بستر لگانے کی اجازت دے دیں۔ تاکہ وہ اپنے پوتوں، پوتیوں، نواسوں اور نواسیوں سے دل بہلا سکیں۔ مگر بیچاریوں کی شنوائی نہیں ہوتی اور وہ ''اولڈ ایج ہومز'' میں نہایت کسمپرسی کی حالت میں دم توڑ جاتی ہیں۔ اولڈ ایج ہومز میں یہ عورتیں سارا سال کرسمس کا انتظار کرتی ہیں کہ اُس دن اُن کے بچے انہیں ملنے آتے ہیں مگر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُن کی اولاد اپنی مصروفیات کی وجہ سے کرسمس پر بھی اُن سے ملنے نہیں آتی ایک آدھا کرسمس کارڈ بھجوا دیتی ہیں اور وہ بے کس اور مجبور عورتیں اب اگلی کرسمس کے دن گننا شروع کر دیتی ہیں۔

۞ یورپ کے مردوں کی خودغرضی دیدنی ہے۔ اس ٹھنڈے براعظم میں وہ خود تھری پیس سوٹ اور گرم کپڑے پہنتے ہیں مگر عورتوں کو منی سکرٹ پہننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ سکینڈے نیوین ممالک (ناروے، سویڈن، ڈنمارک) کی ایئر لائنز کی ایئر ہوسٹوں نے ایک مرتبہ کمپنی کی انتظامیہ سے استدعا کی کہ ان ممالک میں شدید سردی پڑتی ہے اس لئے انہیں سکرٹ کی بجائے گرم پاجامے پہننے کی اجازت دی جائے مگر انتظامیہ نے اس

Marfat.com

درخواست کو مسترد کر دیا۔

- عورتوں کی آزادی، احترام اور مردوں کی مساوات کے دعوے دار اور یورپی اقوام نے عورت کے ساتھ جو بہیمانہ سلوک روا رکھا ہے اس کی ایک دردناک تصویر ''ٹائم میگزین'' کی تفصیلی رپورٹ میں نظر آتی ہے جس کے مطابق جرمنی، فرانس، چیکوسلواکیہ، رومانیہ، ہنگری اور بلغاریہ کی بڑی بڑی شاہراہوں پر بے سہارا، مظلوم عورتیں کھڑی دکھائی دیتی ہیں اور برلن اور پراگ کو ملانے والی بارہ سو کلو میٹر طویل شاہراہ غالباً دنیا کا ارزاں ترین اور طویل ترین علاقہ ہے جہاں سے گزرنے والوں کو نہایت سستی عیاشی کے لئے نوخیز اور حسین وجمیل لڑکیاں مل جاتی ہیں۔

- سی این این نے ایک رپورٹ میں بتایا کہ امریکہ میں ہر دوسری عورت پر مجرمانہ حملہ ہوتا ہے۔ حالات یہ ہیں کہ امریکہ کے بڑے بڑے بارونق شہروں کے پارکوں میں آئے دن صبح کے وقت نوجوان لڑکیوں کی برہنہ لاشیں پڑی ہوئی ملتی ہیں۔

- یورپ میں عورتوں کے بارے میں مرد جس سنگدلانہ رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ برطانوی جریدے ''اسکوائر'' کے ایک حالیہ سروے کے مطابق نوجوان عورتوں کی اکثریت شادی سے گریزاں ہے، سروے کے مطابق اٹھارہ سے چھتیس برس کی عمر کی خواتین کی اکثریت نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا کہ شادی کرنا کسی لڑکی کے لئے آئیڈیل اور خوشی کا باعث ہے ان عورتوں کا کہنا ہے کہ مرد فطری طور پر بے وفا اور غیر ذمہ دار ہوتے ہیں، اس لئے شادی کوئی خوشگوار عمل نہیں۔

- ایک جائزہ رپورٹ کے مطابق بیویوں کو دھوکا دینے میں فرانس کے شوہر دنیا بھر میں سرفہرست ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق فرانس میں 80 فیصد افراد شادی کے بعد بھی دوسری خواتین کے ساتھ تعلقات استوار رکھتے ہیں۔

- امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر سال سات لاکھ خواتین زیادتی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس طرح ہر 45 سیکنڈ کے بعد ایک خاتون کو بے آبرو کر دیا جاتا ہے۔ میڈیکل ایسوسی ایشن کی رپورٹ کے مطابق جنسی

Marfat.com

تشدد کا شکار ہونے والی خواتین میں 61 فیصد کی عمر اٹھارہ سال سے بھی کم ہوتی ہے اور ان میں سے 75 فیصد اپنے دوستوں، آشناؤں کی ہوس کا شکار ہوتی ہیں۔

- امریکی قانون میں عورت کی حیثیت بلی (Cat) سے بھی بدتر ہے۔ ایک شخص نے ایک خاتون کا سر دیوار سے دے مارا اور اس کے بال پکڑ کر گھسیٹا، اُس کے ہاتھ باندھ کر اُسے ٹھوکریں ماریں۔ قانون کے تحت اُسے 90 دن کی سزا ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف ایک شخص نے ایک بلی کو ٹھوکر ماردی، اُس پر جانوروں پر ظلم کرنے کا مقدمہ بن گیا اور جانوروں پر ظلم کے قانون کے تحت اُسے پانچ سال قید اور پانچ ہزار ڈالر جرمانہ ہوسکتا ہے۔
- دنیا کے سب سے خوشحال ملک امریکہ میں کم از کم ایک کروڑ خواتین روزانہ بھوکی سوتی ہیں ان میں سے اکثر وہ خواتین ہیں جو اپنے والدین کی ناجائز اولاد ہیں یا جن کو والدین نے اوائل عمری میں ہی گھر سے بے گھر کر دیا تھا اور سب سے زیادہ قابل رحم حالت مختلف نشوں کی عادی لڑکیوں کی ہے جن کی عمریں بارہ سے سترہ سال کے درمیان ہیں۔
- پولینڈ میں ایک بوڑھا شخص اپنی بیٹی کے گھر میں آیا اور وہاں ٹھہرنے کی خواہش ظاہر کی مگر اُس کی بیٹی نے انکار کر دیا اور بوڑھے کے اصرار پر اُسے ڈنڈے مار مار کر گھر سے باہر نکالا۔ شور سن کر لوگ جمع ہوئے تو اس کی بیٹی نے بتایا کہ کچھ عرصہ پہلے مجھے رقم کی ضرورت تھی تو میرے باپ نے باقاعدہ شرح سود طے کر کے مجھے رقم دی اور اصل زر کے ساتھ سود بھی وصول کیا۔ پھر میں اسے اپنے گھر میں کیوں ٹھہراؤں۔
- ایک شخص کسی دوست سے ملنے اُس کے گھر گیا۔ اُس نے دیکھا کہ اس کی جوان بیٹی صحن میں بیٹھی رو رہی ہے اور ایک اٹیچی کیس اُس کے پاس پڑا ہوا ہے پوچھنے پر لڑکی نے بتایا کہ آج میری سترھویں سالگرہ ہے اور والدین نے حکم دیا ہے کہ تم جوان ہوگئی ہو اب ہمارا گھر چھوڑ دو اور جہاں جی چاہتا ہے چلی جاؤ خود کماؤ خود کھاؤ میں یہاں سے نکل کہاں جاؤں اور کیا کروں۔
- ایک مسلمان شخص ہسپتال میں ایک واقف کار بوڑھی خاتون کو دیکھنے کے لئے گیا

Marfat.com

عورت اُس شخص کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور پھر رونے لگی۔ جب رونے کی وجہ پوچھی تو بولی کہ تم ایک دوسرے ملک کے رہنے والے ہو، تمہارا میرا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ تمہارا مذہب بھی اور ہے اور تم وقت نکال کر میری عیادت کے لئے آئے اور تحفہ بھی لائے، وہ خاتون کہنے لگیں کہ اس شہر کے اردگرد میرے تیرہ بچے ہیں اور میں کئی مہینوں سے بیمار ہوں، لیکن کسی ایک نے بھی میری خبر گیری کی زحمت نہیں کی۔

- یورپ اور امریکہ میں خاندانی نظام ٹوٹ چکا ہے ایک جائزے کے مطابق ایک امریکی باپ اپنے بچوں کو چوبیس گھنٹوں میں سے فقط چند منٹ جبکہ امریکہ ماں بھی بچوں کو چند منٹ ہی دیتی ہے۔

- امریکہ میں ہونے والی تازہ ترین تحقیق کے مطابق نوجوان جوڑوں کی اکثریت ہر وقت کسی اچھے ساتھی کی تلاش میں رہتی ہے اور جیسے ہی انہیں اپنا پسندیدہ ساتھی مل جاتا ہے وہ پہلی شادی کے بندھن کو توڑ کر نیا گھر آباد کر لیتے ہیں۔ اس تحقیق کے مطابق علیحدگی کی وجہ صرف ناپسندیدگی نہیں بلکہ بعض اوقات فریقین خوش وخرم زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں کہ اچانک کہیں اُنہیں پہلے ساتھی سے بہتر ساتھی مل جاتا ہے تو پہلے ساتھی کو چھوڑ دیتے ہیں۔

- ایک جائزے کے مطابق یورپ میں غیر شادی شدہ ماؤں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے اور روایتی خاندانی نظام ختم ہو چکا ہے۔ بیس سے چوبیس سال کی غیر شادی شدہ ماؤں کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے اور اسی شرح سے طلاقوں میں بھی اضافہ ہو چکا ہے۔ شادی کے بغیر بچے پیدا کرنے کا رجحان سب سے پہلے سکینڈے نیویا میں شروع ہوا تھا۔ ڈنمارک میں آدھے سے زیادہ بچے بغیر شادی کے پیدا ہوتے ہیں۔

- ایک رپورٹ کے مطابق سویڈن میں بھی نصف سے زائد بچے ناجائز ہوتے ہیں۔ فرانس اور انگلستان میں ہر تین میں سے ایک بچہ ناجائز ہوتا ہے۔ یورپ میں اکثر ناجائز بچے اپنے والدین کی شادیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ یورپ کو یہ خوف بھی دامن گیر ہے کہ ایسی ماؤں کی بڑھتی ہوئی تعداد کسی اجتماعی آفت کا سبب نہ بن جائے۔ گرجا کی تعلیم کا بھی کوئی اثر نہیں ہو رہا۔

Marfat.com

- کچھ عرصہ قبل فرانس کے سابق صدر جان شیراک اپنے پوتے کی غیر شرعی ولادت کے فنکشن میں شریک ہوئے۔ یورپ میں ٹیکسوں سے بچنے کے لئے بھی شادی کا رجحان کم ہو رہا ہے کیونکہ غیر شادی شدہ ماؤں کو اپنے بچے کی پرورش کے لئے حکومت کی طرف سے چار سے پانچ سو ڈالر ملتے ہیں جبکہ شادی شدہ ماں کو یہ سہولت میسر نہیں ہے۔
- برطانیہ میں طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح اور بن بیاہی ماؤں کی وجہ سے خاندانی زندگی کو خطرات لاحق ہیں۔ برطانیہ کے فیملی پالیسی سٹڈیز سنٹر کی رپورٹ کے مطابق موجودہ صورتحال اگر برقرار رہی تو جلد ہی 82 فیصد برطانوی بچوں کے والدین میں ان کے سولہ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی طلاق ہو جایا کرے گی۔
- ایک مذہبی اسکالر کے مطابق امریکہ میں 50 فیصد بچے بغیر شادی یعنی حرام کے پیدا ہوتے ہیں جس میں سے 70 فیصد سیاہ فام اور 30 فیصد سفید فام ہیں اور یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ اکیسویں صدی کی پہلی چوتھائی تک امریکہ میں خاندانی نظام مکمل طور پر ختم ہو کر رہ جائے گا۔
- برطانوی جریدے اکانومسٹ نے شکاگو یونیورسٹی کے نیشنل ریسرچ سنٹر کی جو ایک رپورٹ شائع کی ہے اس کے مطابق امریکی معاشرے میں عائلی زندگی کے بنیادی جزو یعنی شادی کا وجود ختم ہو رہا ہے جس کے ساتھ گھروں میں بچوں کا وجود بھی معدوم ہو رہا ہے۔ طلاقوں کی شرح میں اضافہ اور شادی کے بغیر بچوں کی تعداد میں بھی کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے۔
- برازیل میں خواتین کے لئے طلاق لینا فیشن بن چکا ہے طلاق کے آٹھ میں سے سات کیس خواتین کے کہنے پر ہوتے ہیں اور طلاقوں کی شرح میں چند سالوں میں 70 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔
- برطانیہ میں ہونے والی ایک حالیہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ہر 6 میں سے ایک لڑکی 8 سال کی عمر میں بالغ ہو جاتی ہے۔ تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس سے پہلی نسل میں ہر سولہ لڑکیوں میں سے ایک 8 سال کی عمر میں بلوغت کو پہنچتی تھی، اس کی ایک وجہ Pig کا گوشت اور سیکس فری ماحول ہے۔ ایسی فلمیں اور ٹی وی پروگرام ہیں جن میں

Marfat.com

جنس کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔

- آسٹریلیا میں بھی ہونے والی شادیوں میں نصف کا انجام طلاق پر ہوتا ہے جبکہ باقاعدہ شادی کی رسم ادا کرنے سے قبل چوتھائی جوڑے ایک دوسرے کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کر لئے ہوتے ہیں اور وہاں آدھے سے بھی کم شادیاں گرجا گھروں میں ہوتی ہیں۔

- برطانیہ ان ملکوں کی فہرست میں سویڈن، ڈنمارک اور فرانس کے بعد چوتھے نمبر پر ہے جہاں شادی کے بغیر زیادہ بچے پیدا ہو رہے ہیں۔

- امریکہ میں خاندانی نظام آخری ہچکیاں لے رہا ہے تیسری دنیا کے افراد امریکی معاشرے کو مسائل سے پاک تصور کرتے ہیں جبکہ حقیقت بہت بھیانک ہے۔ خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ سے نوعمر ماؤں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے اس کے علاوہ وہاں عمر رسیدہ افراد نفسیاتی مسائل سے دوچار ہیں۔ 6 سالوں کے درمیان 35 ہزار بوڑھوں نے خودکشی کی۔

- ایک جاپانی نژاد امریکی دانشور ''فوکو یامانے'' نے ایک ضابطے کا خاتمہ (The end of order) کے عنوان سے کتاب لکھی ہے۔ اس دانشور نے واضح طور پر ثابت کیا ہے کہ خاندانی نظام کی الٹ پلٹ اور تباہی، جنسی بے راہ روی اور اخلاقی قدروں کے انہدام کی ذمہ داری مانع حمل ادویات کی آزادانہ فراہمی اور ان کے استعمال کی حوصلہ افزائی پر عائد ہوتی ہے خواتین میں (Contraceptive Pill) کے استعمال نے جنسی غیر ذمہ داری کے سیلابی ریلے کا بند توڑ دیا ہے اور اس ذمہ داری، جذبہ ایثار اور فرض منصبی اب مغربی خاندانی نظام میں بالکل نامانوس الفاظ بن گئے ہیں جدید مغربی انسان کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ایک نسل بہترین انسانی کردار کی یہ لازمی خصوصیات دوسری اور آنے والی نسلوں تک اس لئے منتقل نہیں کر سکتی کیونکہ وہ خود اس سے محروم ہے۔

- فرانسیسی رسالے ''لویوان'' نے ٹی وی پروگرام کے ایک ہفتے کے تجزیے کے بعد بتایا کہ ایک ہفتے میں ٹی وی پر 670 قتل، 15 جراً آبروریزی 20 جنسی اور 27 ایذا

Marfat.com

رسائی کے مناظر دکھائے گئے اور ایک سروے کے مطابق ایک فرانسیسی بچہ سال میں 12 سو گھنٹے ٹی وی اسکرین کے سامنے گزارتا ہے جبکہ 900 گھنٹے سکول میں۔ اس طرح وہ جرائم کے ان سب مناظر سے متاثر ہوتا ہے اور انہیں عملی صورت دینے کی کوششیں کرتا ہے۔

- مشہور برطانوی اخبار ''گارڈین'' کے مطابق برطانوی بچے عموماً 16 سال کی عمر میں شراب نوشی شروع کر دیتے ہیں جبکہ 15 برس کی عمر میں برطانوی بچوں کی ایک چوتھائی تعداد منشیات کا استعمال شروع کر دیتی ہے۔ ان منشیات میں سب سے زیادہ استعمال چرس کا ہوتا ہے۔ لڑکوں میں 28.1 فیصد چرس اور لڑکیوں میں چرس نوشی کی شرح 21.7 فیصد ہے۔

- امریکی سکولوں میں بچوں کی مذہبی تعلیم پر پابندی عائد ہے۔ اس طرح تینوں آسمانی مذاہب کی اخلاقی تعلیمات پر کلاس روم کے دروازے بند ہو گئے ہیں اس صورت حال میں بچے ذہنی خلفشار کا شکار ہو جاتے ہیں کہ وہ کسے اپنا آئیڈیل بنائیں، کیا ان اساتذہ کو جو خود بھی متعدد اخلاقی برائیوں کا شکار ہیں یا ریڈیو اور ٹی وی پر آنے والے ان بڑے ناموں کو جو آئے دن اپنے گھناؤنے اخلاقی جرائم کا علی الاعلان اقرار کرتے ہیں۔

- امریکہ میں ابتدائی عمر سے ہی بچوں کے ذہن میں یہ بات راسخ کر دی جاتی ہے کہ جنس مخالف سے اس کا تعلق اور دوستی بے حد ضروری ہے تاکہ عملی زندگی میں اسے ایک بہتر ساتھی کی تلاش میں آسانی رہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی بچہ جنس مخالف میں سے اپنا کوئی دوست نہیں بناتا تو اس کے والدین اسے ماہر نفسیات کے پاس لے جاتے ہیں کہ اسے شاید کوئی نفسیاتی بیماری لاحق ہے۔

- امریکہ میں تیرہ برس کی ہر دس بچیوں میں سے 9 بچیاں ایسی ہوتی ہیں جو اپنے جنسی تعلقات کا فخریہ ذکر کرتی دکھائی دیتی ہیں اور جو ایک باقی بچتی ہے وہ بھی صرف اس لئے کہ اسے کوئی مناسب ساتھی نہیں ملا ہوتا۔

- امریکی سروے رپورٹوں کے مطابق تمام تر قوانین کے باوجود ایک امریکی بچہ تیرہ برس

Marfat.com

کی عمر تک پہنچتے پہنچتے اپنے ذہن میں ایک لاکھ مناظر کسی نہ کسی صورت میں محفوظ کر چکا ہوتا ہے۔ ان میں سے 8 ہزار مناظر قتل، خودکشی اور جنسی تشدد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس طرح ٹی وی کی مادر پدر آزادی امریکہ کی نئی نسلوں کے لئے تباہی کا باعث بن رہی ہے۔

- 1975ء میں ورلڈ بنک کی ہدایات کی روشنی میں تھائی لینڈ کے اندرون ملک سیاحت کے منصوبے شروع کئے جن کے تحت ملک میں جنسی صنعت کی بنیاد ڈالی گئی اور ملک میں 20 ہزار قحبہ خانے کھولے گئے۔ ان قحبہ خانوں کے مالکان غیر ملکی گاہکوں کو راغب کرنے کے لئے ٹریول ایجنسیوں، ایئر لائنوں اور دیگر ذرائع سے جاپان، آسٹریلیا اور ہالینڈ وغیرہ میں اشتہار شائع کراتے ہیں۔ یہ بات اقوام متحدہ کے ریکارڈ میں آچکی ہے کہ صرف جرمنی سے ہر سال ایک لاکھ سیاح محض عیاشی کے لئے تھائی لینڈ کا رخ کرتے ہیں۔

- امریکہ میں روزانہ سولہ بچے خودکشی کر لیتے ہیں۔ بچوں کی بھلائی کے لئے کام کرنے والی ایک تنظیم ڈیفنس فنڈ کی سالانہ رپورٹ کے مطابق ہر روز مختلف واقعات میں گولی کا نشانہ بننے والے بچوں کی تعداد 16 جبکہ جرائم میں ملوث 316 بچوں کو روزانہ گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

- مغربی معاشروں میں پچھلی پانچ دہائیوں یعنی 1960ء سے جو جنسی انقلاب برپا ہوا ہے اس سے روایتی خاندانی زندگی اپنی اہمیت کھو بیٹھی ہے۔ وہ خاندان جس میں دونوں والدین یعنی ماں اور باپ ہوتے ہیں آہستہ آہستہ فیشن سے باہر (Out of Fashion) ہو گیا ہے۔ سنگل ماؤں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے اب مغربی جوڑوں کی اکثریت شادی کے بغیر اکٹھی رہتی ہے۔

- امریکہ میں 12 سال سے زائد عمر کے ایک کروڑ سے زائد بچے منشیات کے عادی ہیں۔ امریکی محکمہ برائے انسداد منشیات کی سالانہ رپورٹ کے مطابق امریکی بچوں میں منشیات کے استعمال کی شرح میں 140 فیصد اضافہ ہوا۔

- برطانیہ کے چودہ سال کی عمر کے لڑکے لڑکیوں میں شراب پینے والے 72 فیصد ہیں۔

Marfat.com

جبکہ تیرہ سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیوں میں آدھے شراب پینے کا تجربہ کر چکے ہیں 16 سال کی عمر کے تمام لڑکے اور لڑکیوں میں سے 91 فیصد شراب نوشی میں مبتلا ہیں۔ نفسیاتی صحت کے ماہرین کے مطابق اس عمر میں شراب پینے والے نفسیاتی امراض کا زیادہ نشانہ بنتے ہیں کیونکہ وہ شراب نوشی کے عادی مریض بن جاتے ہیں۔ 19 سال کے تمام نوجوانوں میں سے 5 ملین افراد شراب پیتے ہیں۔

- لندن کے اخبار ڈیلی ایکسپریس کے ایک سروے کے مطابق برطانیہ کے اسکولوں میں طالب علم تشدد، غنڈہ گردی اور شراب سمیت ہر نشہ کرتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ہر تیسرا استاد اسکول میں اپنے شاگردوں کے تشدد کا نشانہ بنتا ہے۔ 84 فیصد اسکولوں نے اپنے ہاں توڑ پھوڑ کے واقعات کی تصدیق کی، ایک تہائی اساتذہ جانتے ہیں کہ ان کے شاگرد ہر قسم کی منشیات استعمال کرتے ہیں اور ان میں آٹھ سال تک کے بچے بھی شامل ہیں۔

- امریکہ کی اخلاقیات کا اندازہ اس امر سے بھی ہوسکتا ہے کہ وہاں روزانہ چار ہزار حمل ساقط (Abortion) ہوتے ہیں اور ان میں 25 فیصد غیر شادی شدہ عورتیں ملوث ہیں۔ سالانہ پندرہ لاکھ اسقاط ہو رہے ہیں، گزشتہ بیس سال میں تین کروڑ بچوں کی نسل کشی کی گئی ہے۔ اس طرح امریکہ میں ہر 20 سیکنڈ کے بعد اسقاط حمل کی ایک واردات ہوتی ہے۔

- امریکہ میں ہر سال اسکولوں کی دو لاکھ طالبات گھروں سے بھاگ جاتی ہیں۔ پھر انہیں کہیں پناہ نہیں ملتی۔ آخر کار طوائفوں اور نائیکوں کے اڈے ان کا مقدر بن جاتے ہیں۔ امریکی جریدے ایگزامینر میں شائع ہونے والی ایک ہولناک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں اس وقت اسکولوں کی چھ لاکھ سے زائد طالبات مکمل طور پر طوائفیں بن چکی ہیں تاہم ان طوائفوں کی اکثریت کو انتہائی کٹھن حالات کا سامنا ہے۔ ایک چودہ سالہ لڑکی کا انٹرویو شائع ہوا جس میں اُس نے بتایا کہ بعض اوقات ایک رات میں اسے دس بارہ ''مہمان'' تک بھگتانے پڑ جاتے تھے۔ گھریلو اور معاشرتی ناہمواریوں کے باعث ٹین ایجر لڑکیاں اپنے راستے سے بھٹک جاتی ہیں اور پھر ان کا کوئی مستقبل نہیں

Marfat.com

رہتا۔

- دوسری عالمی جنگ کے بعد امریکہ اور یورپ میں جس کاروبار نے سب سے تیزی سے ترقی کی وہ فحش فلموں، رسالوں اور جنسی ہیجان پیدا کرنے والی اشیاء کی صنعت ہے۔ یو ایس نیوز ورلڈ کی ایک تہلکہ خیز رپورٹ کے مطابق امریکیوں نے صرف ایک سال کے دوران اپنی جنسی تسکین پر 8 بلین ڈالر یعنی 3 کھرب 20 ارب روپے خرچ کئے۔ رپورٹ کے مطابق فحش فلموں، میگزین اور دوسری ہیجان پیدا کرنے والی اشیاء کا بزنس سب سے زیادہ منافع بخش کاروبار ہے۔

- تمام سماجی، تفریحی پروگراموں میں شامل ہونے والے امریکیوں کی مجموعی تعداد سٹرپ کلب جانے والوں سے کم ہے۔ سٹرپ کلب میں جوڑے برہنہ ڈانس کرتے ہیں یہ بھی ایک کامیاب بزنس ہے۔ ایک تجزیے کے مطابق ایک اچھا سٹرپ کلب سالانہ 5 بلین ڈالر سے زیادہ کمارہا ہے صرف امریکہ میں اڑھائی ہزار سٹرپ کلب موجود ہیں جن میں روزانہ لاکھوں شہری مے نوشی کے بعد برہنہ رقص کرتے ہیں۔

- مغربی دنیا میں اکثر سڑکوں پر ہونے والے حادثات بھی نشہ آور اشیاء کے استعمال سے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ڈرائیور سستی اور غنودگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس طرح بے شمار حادثات ہوتے ہیں جس میں بے خطا اور بے گناہ افراد بھی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ مغربی معاشرے میں جرائم کی تعداد میں اضافے کی وجہ بھی نوجوانوں کا شراب اور نشہ کا کثرت سے استعمال ہے اور اکثر قتل کی وارداتیں بھی انہی اسباب کی بنا پر ہوتی ہیں۔

- ایک رپورٹ کے مطابق امریکی ہر سال کئی ارب کلوگرام سے زیادہ خوراک ضائع کر دیتے ہیں جو امریکہ میں پیدا ہونے والی خوراک کا ایک چوتھائی حصہ ہے اگر اس ضائع ہونے والی خوراک کو ان لوگوں تک پہنچا دیا جائے جو بھوک میں مبتلا ہیں تو پھر کافی خوراک بچ سکتی ہے لیکن اس جانب کوئی توجہ نہیں دی جارہی۔

- اسرائیل بھی یورپ سے پیچھے نہیں ہے اور وہاں بھی ویسے ہی کرائمز ہوتے ہیں جیسے یورپ اور امریکہ وغیرہ میں۔ یہودی ایسے بدبخت قوم ہیں کہ انہوں نے تو قبرستانوں کو

Marfat.com

بھی نہیں بخشا وہاں بھی جا کر یہ بدکاریاں کرتے ہیں۔ اسرائیل سفید فام دوشیزاؤں کا تجارتی مرکز بن چکا ہے۔ سابق سوویت یونین کی ریاستوں سے ہزاروں لڑکیوں کو بہتر مستقبل کے سہانے خواب دکھا کر ٹورسٹ ویزا پر اسرائیل لیجایا جاتا ہے اور انہیں وہاں طوائف بننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

۞ امریکی معاشرے کی گراوٹ کا اندازہ اس خبر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ایک ارب پتی فلمساز کی بیوی نے اس کی موت کے بعد اس کے کتے سے شادی کرلی۔ فلمساز روجر ڈورسینز کا 62 برس کی عمر میں انتقال ہوا تو اُس کے ورثا میں 23 سالہ وینڈی اور ایک کتا میکس باقی رہ گئے۔ فلمساز نے کتے کے لئے اپنے بنک اکاؤنٹ میں 64 ملین ڈالر چھوڑے ہیں۔ یہ معلوم ہونے پر فلمساز کی بیوہ وینڈی نے پیسوں کی خاطر کتے سے شادی کرلی۔

۞ سابق یوگوسلاویہ میں جو علاقہ سربوں کے کنٹرول میں تھا وہاں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے آج سے تقریباً پندرہ سال قبل ٹریول ایجنسیوں نے اٹلی میں بڑے بڑے اشتہار شائع کروائے جو اطالوی سیاح انسانی قتل وغارت کے لائیو شو دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ہماری خدمات حاصل کریں ہم انہیں مسلمانوں کا زندہ شکار کر کے دکھائیں گے۔ پھر وہ اپنی آنکھوں سے گولیاں کھا کر گرتے، تڑپتے اور مرتے ہوئے مسلمانوں کا نظارہ کرسکیں گے۔ اسی طرح جو سیاح اجتماعی قتل وغارت دیکھنا چاہیں انہیں ہم مسلم علاقوں میں بم مار کر لوگوں کی اجتماعی موت کا نظارا بھی دکھا سکتے ہیں۔ ان خبیث سربوں نے مسلمانوں پر اتنے مظالم کئے تھے جن کے آگے چنگیز خان اور ہلاکو خان کی روحیں بھی شاید شرمندہ ہوں، ان مظالم کے واقعات پڑھنے کے لئے بہت بڑے حوصلے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ واقعات پڑھنا انتہائی اذیت ناک اور تکلیف دہ ہے۔ ان ہی خبیث امریکی عیسائی فوجیوں نے افغان وار میں مسلمانوں کے سروں سے فٹ بال کھیلا، افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمانوں کا اجتماعی ضمیر اس قدر مردہ ہو چکا ہے کہ وہ یہ سب کچھ ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر رہے ہیں اور ان کی غیرت بیدار نہیں ہوتی۔

۞ نیویارک میں ہر سال دو ہزار افراد قتل ہوتے ہیں اور پولیس اکثر قاتلوں کو گرفتار کرنے

Marfat.com

میں ناکام رہتی ہے۔ امریکہ میں ہر پانچ منٹ کے بعد ایک بالجبر زیادتی ہوتی ہے جبکہ امریکہ جیسے ملک میں بھی ایسے جرائم کی رپورٹ صرف دس فیصدی تک درج ہوتی ہے باقی 90 فیصدی عورتیں خوف یا کسی اور وجہ سے خاموش رہتی ہیں اور باہمی رضامندی کے تحت جنسی تعلق کو بدکاری سمجھا ہی نہیں جاتا۔

- امریکہ کے ہر دس مردوں اور عورتوں سے نو شادی کے وقت کنوارے نہیں ہوتے۔ ایک سروے کے مطابق شادی سے پہلے جنسی تعلقات امریکہ میں معمول بن گیا ہے اس سروے میں 38 ہزار افراد کے انٹرویو کئے گئے جن میں 33 ہزار خواتین تھیں۔
- امریکہ کی طرح قتل و غارت گری کے اعتبار سے یورپ کے دیگر ممالک کی صورتحال بھی تقریباً ایسی ہی ہے لندن میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے سربراہ نے کہا کہ لندن میں جرائم کی شرح میں سات سو گنا تک اضافہ ہو گیا ہے اور تشدد اور جنسی حملے روز کا معمول بن گئے ہیں۔ اور سکاٹ لینڈ یارڈ کے سربراہ نے اپنی اہلیہ کو بھی اکیلے گھر سے باہر جانے سے منع کر دیا۔
- نیوزی لینڈ کا یہ حال ہے کہ وہاں کے پولیس چیف کن تھامسن کا کہنا ہے کہ اس ملک میں ہر 73 سیکنڈ کے بعد ایک قتل ہوتا ہے اور قتل کا تناسب وہی ہے جو ایک صدی قبل وحشی دور میں تھا۔
- جرائم اور تشدد اور قتل و غارت میں روس بھی پیچھے نہیں ہے روس کے صدر کو بھی یہ کہنا پڑا کہ جرائم روس کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور وہاں چالیس ہزار مافیا گینگ سرگرم عمل ہیں۔
- جنوبی امریکہ میں جرائم کا یہ عالم ہے کہ ارجنٹائن میں ڈاکٹر پاگل مریضوں کو ہلاک کر کے ان کے اعضاء فروخت کر دیتے ہیں چنانچہ 15 برسوں میں وہاں 1321 پاگلوں کی موت ظاہر کی گئی جبکہ 1395 مریضوں کے بارے میں ظاہر کیا گیا کہ وہ لاپتہ ہو گئے ہیں اور یہ صرف ایک شہر کے ایک ہسپتال کی ''کارگزاری'' ہے۔
- کثرت شراب نوشی اور غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے سبب اکثر امریکی فطری موت نہیں مرتے۔ صرف ایک سال کے دوران مرنے والوں میں سے

Marfat.com

29760 افراد نے خودکشی کی جبکہ Hiv (ایڈز) کی وجہ سے 33590 افراد کی موت واقع ہوئی جبکہ 26570 افراد اپنے ہی رشتہ داروں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

- ایک سروے کے مطابق امریکی معاشرے میں نوعمر افراد نے دہشت گردی پھیلا رکھی ہے امریکہ کے تقریباً 80 لاکھ والدین کو اپنے بچوں کے ہاتھوں مار کھانی پڑتی ہے اور لاکھوں والدین بچوں کے ناپسندیدہ مطالبات پورے نہ کرنے پر ان کے ہاتھوں پیٹتے ہیں ایسے والدین بھی ہیں جو کہ اپنی اولاد کے ہاتھوں قتل ہوتے ہیں۔

- ایک رپورٹ کے مطابق یورپ اور امریکہ میں ہیروئن اور کوکین سے بھی زیادہ طاقتور نشہ دریافت کر لیا گیا ہے۔ وہاں اب نوجوان مردہ انسانوں کی راکھ کو اس کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اس راکھ کو سونگھنے سے نشے کی تاثیر محسوس ہوتی ہے اور محققین کے مطابق یہ اب تک سب سے خطرناک نشہ ہے جو بہت جلد موت کے قریب پہنچا دیتا ہے۔ ویکلی ورلڈ نیوز کی رپورٹ کے مطابق اس کے عادی زیادہ تر نوعمر لڑکے ہیں جن کی عمریں چودہ سال سے زائد ہیں۔ اس نشے کی طاقت کوکین اور ایل ایس ڈی کے ملاپ سے بننے والے نشے سے بھی زیادہ ہے۔ محققین کے مطابق انسانی ہڈیوں کی راکھ میں نشے کی تاثیر بڑھ جاتی ہے قبرستان سے پرانی قبریں کھود کر ان کی ہڈیوں کو جلا کر یہ نشہ تیار کیا جاتا ہے۔

- امریکہ میں روزانہ 1263 بچے بن بیاہی ماؤں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں روزانہ اٹھارہ سال سے کم عمر کی 2740 لڑکیاں حاملہ ہو جاتی ہیں۔ ہر روز 4110 لڑکیاں اسقاط حمل کے جان سوز عمل سے گزرتی ہیں۔ ہر 90 سیکنڈ کے بعد ایک قتل ہوتا ہے، ایک دن میں 1439 بچے خودکشی کی کوشش کرتے ہیں، روزانہ 15000 بچے پہلی دفعہ نشہ استعمال کرتے ہیں۔ 3506 بچے روزانہ گھروں اور سکولوں سے بھاگ جاتے ہیں۔ 50 فیصد سے زائد بچے شراب اور دیگر نشہ آور ادویات کا استعمال کرتے ہیں۔ روزانہ ایک لاکھ 60 ہزار بچے خوف کی وجہ سے سکول سے غیر حاضر رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہر پانچ میں سے ایک طالب علم سکول میں ہتھیار لے کر جاتا ہے۔ یہ اعداد و شمار امریکی کانگریس کے ترتیب شدہ ہیں۔

Marfat.com

- امریکہ کے معروف فلسفی اور دانشور پروفیسر چومسکی نے اپنی کتاب روگ اسٹیٹ (غنڈہ ملک) میں امریکہ کو سرکش عالمی طاقت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اصل میں سب سے زیادہ غنڈہ گردی امریکہ خود کرتا ہے لیکن الزام دوسروں پر دھرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویت نام میں امریکی جارحیت 20ویں صدی کے بڑے مظالم میں سے ایک ظلم تھا۔ صدر آئزن ہاور نے انڈونیشیا کو توڑنے کے لئے وہاں فوجی بغاوت کی حمایت کی لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ انہوں نے چین کو سرکش ملک قرار دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔

- ایک جائزے کے مطابق قتل کی وارداتوں میں جنوبی افریقہ کے بعد دنیا میں روس کا دوسرا نمبر ہے اور وہاں قتل کی بڑی وجہ خاندانی جھگڑے، فسادات اور ہلڑ بازی ہے۔ روس میں ایک سال کے اندر 3 ملین کے قریب جرائم کے مقدمات درج ہوئے۔

- امریکہ منشیات، جنسی جرائم اور قتل وغارت میں بھی سپر پاور بن چکا ہے۔ کولمبیا یونیورسٹی کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر سال لاکھوں لوگ ''میری جوانا'' کے جو کہ ایک مہلک ترین نشہ ہے عادی ہورہے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اب تک تقریباً 7 کروڑ امریکی ''میری جوانا'' کے عادی ہو چکے ہیں۔ امریکہ کی آبادی کا تیسرا بڑا حصہ ایڈز جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو چکا ہے۔

- ایک سروے کے مطابق امریکہ میں خودکشی کی شرح کئی گنا بڑھ چکی ہے اور ماہرین کے لئے یہ مسئلہ انتہائی پریشان کن ہے کہ دنیا کے امیر ترین ملک میں پیدا ہونے والے نوجوان اس قدر پریشان اور مایوس کن ہیں کہ وہ موت ہی میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ امریکہ میں خودکشی کا چلن اس قدر عام ہے کہ وہاں ایک شخص ڈیرک ہمفری نے ''خودکشی کے آسان طریقے'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی جو وہاں ہاتھوں ہاتھ بک گئی اور چند ہی دنوں میں اس کی 41 ہزار جلدیں فروخت ہوگئیں۔ برطانیہ میں بھی صورتحال کم وبیش ایسی ہی ہے جہاں روزانہ کم از کم 93 افراد خودکشی کر لیتے ہیں۔

- جاپان ایشیا کا خوشحال ترین ملک ہے اس کی صنعتی ترقی اور مادی خوشحالی پر مشرق ومغرب کی ساری دنیا رشک کرتی ہے اس انتہائی ترقی یافتہ ملک میں جہاں خواندگی کا تناسب

Marfat.com

100 فیصد ہے۔ ایک سال کے اندر 30181 جاپانیوں نے خودکشی کی۔2009ء میں جاپان میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد گزشتہ بارہ برسوں سے زیادہ رہی، خودکشی کی وارداتوں کے لحاظ سے جاپان دنیا بھر میں سرفہرست ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ عالمی مالیاتی بحران کے باعث اقتصادی تنزلی کی وجہ سے جاپان میں خودکشی کی وارداتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ اور مذہب سے دور ہونے کی وجہ سے دنیا بھر کے لوگوں میں مستقبل سے مایوسی خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ گیلپ انٹرنیشنل کے ایک سروے کے مطابق دنیا بھر میں صرف 30 فیصد لوگ مستقبل کے بارے میں پرامید ہیں۔ مایوسی کا رجحان سب سے زیادہ روس میں پایا جاتا ہے جہاں صرف 15 فیصد لوگ پرمید ہیں۔ بھارت میں صرف 28 فیصد لوگ مستقبل سے پرامید ہیں۔

۞ امریکہ میں پہلی جماعت کی تین بچیوں کو کلاس فیلو کے قتل کا منصوبہ بنانے پر سکول سے نکال دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق سات سات سال کی تین بچیاں ایک کلاس فیلو سے حسد کرتی تھیں اور اس بات پر غور کر رہی تھیں کہ اُسے گولی ماردیں۔ چھرا گھونپ دیں یا گردن میں پھندا ڈال کر ہلاک کریں۔ ان کے اس صلاح مشوروں کے بارے میں ان میں سے ایک بچی کی ماں نے پرنسپل کو اطلاع کردی۔

معزز قارئین کے لئے مندرجہ بالا جو تفصیلات پیش کی گئی ہیں وہ مصدقہ (Athentic) ہیں۔ یعنی یہ اخبارات، رسائل، میگزینز، مختلف سروے رپورٹ، مختلف میڈیکل رپورٹس، دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں کی تجزیاتی رپورٹس، حکومتوں کے جاری کردہ اعداد وشمار سے حاصل شدہ معلومات کا مجموعہ ہیں۔

یورپ اور امریکہ سمیت دوسرے عیسائی ممالک جس ذلت، عذاب اور مصیبت میں مبتلا ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں باقی دنیا بالخصوص مسلم ممالک بھی اسی ذلت اور عذاب میں مبتلا ہوجائیں یعنی صنم ہم تو ڈوبے ہیں تمہیں بھی لے ڈوبیں گے۔ اس سلسلہ میں وہ کروڑوں اربوں روپیہ خرچ کررہے ہیں اور اس لائحہ عمل پر عمل کرنے کے لئے بے ضمیر لوگوں کو خرید بھی رہے ہیں۔

اسلام کے قلعہ پاکستان میں بھی بعض سیکولر زدہ لوگ مغرب سے متاثر اسکول لائف سے

Marfat.com

ہی جنسی تعلیم کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ بلوغت کی عمر میں نوجوانوں کو جنسی تعلیم اور آ گاہی ضرور دینی چاہیے۔ اصل میں یورپ اور امریکہ کے لوگ تو مادر پدر آزاد ہیں لیکن اسلام نے تو زندگی کے تمام شعبوں کے لئے بہترین تعلیم موجود ہے۔ اسلام کے اصولوں کے مطابق نوجوانوں کی تعلیم کی ضرورت ہے تا کہ وہ برائیوں اور بے حیائیوں سے بچ سکیں لیکن مغرب میں جس انداز میں جنسی تعلیم دی جاتی ہے اور وہ بھی مخلوط ماحول میں اس سے تو سوائے بے حیائی اور بدکاری پھیلنے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

اس سلسلہ میں ہمارے بے ضمیر روشن خیال لوگ کہتے ہیں کہ ایڈز وغیرہ کی وجہ محض جہالت اور غربت ہے امریکہ اور یورپ میں تو 100 فیصد شرح خواندگی ہے لیکن جنسی تعلیم بھی لازمی ہے اس کے باوجود آخر وہ ان جنسی بیماریوں میں کیوں مبتلا ہیں اس کا اعتراف تو مغرب کے اپنے میگزینز اور جرائد بھی کر رہے ہیں مگر ہمارے روشن خیال عقل کے اندھوں کو نظر نہیں آتا امریکہ کا مشہور رسالہ نیوز ویک ان جنسی بیماریوں کی اصل وجوہات پر روشنی ڈالتا ہوا لکھتا ہے کہ اس ساری صورتحال کی اصل وجہ محض جنسی تعلیم کی کمی نہیں ہے۔ اس کی اصل وجہ نوجوانوں کی لاپرواہی اور فری سیکس مخلوط کلچر ہے، مختلف ذرائع ابلاغ، انٹرنیٹ کی فحش سائیٹس شراب اور منشیات کا استعمال بھی اس صورت حال کی وجوہات ہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ ہمارے ہاں جو مغرب کے بعض پروردہ اور تنخواہ دار ایجنٹ سیکس فری ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی حدود قوانین کے خاتمہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ایڈز وغیرہ کے اصل اسباب یعنی فحاشی وعریانی اور مخلوط کلچر کے خاتمے کے بجائے وہ بھی مغرب والوں کی طرح یہی لیکچر دیتے نظر آتے ہیں کہ بس غیر محفوظ (Unprotected) جنسی تعلقات قائم نہ کیے جائیں۔ یعنی بدکاری تو ضرور کریں لیکن احتیاط کر لی جائے اور عورتیں مانع حمل گولیوں کا استعمال کریں اور پھر جو چاہے کریں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں اور پادریوں کی اخلاقی حالت

معزز قارئین! آپ مغربی ممالک اور امریکہ میں جہاں اکثریت عیسائیوں کی ہے کی اخلاقی حالت کے بارے میں پیچھے پڑھ چکے ہیں اگر کوئی ان یورپی ممالک اور امریکہ کو ان اخلاقی پستیوں سے نکالنا چاہیے تو اُس کی نظر عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں پر ہی پڑے گی۔ لیکن یہ انتہائی تکلیف دہ حقیقت ہے کہ جن پر اس بدکردار معاشرے کو ٹھیک کرنے کیلئے آخری امید تھی اُن کی اپنی حالت بھی باقی یورپی ممالک اور امریکہ سے مختلف نہیں ہے ان کی اخلاقی حالت کو پیش کرتے وقت ہمیں کوئی خوشی محسوس نہیں ہورہی بلکہ ایک دکھ کے اظہار کے ساتھ ان حقائق کا ذکر کیا جائے گا کیونکہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں جن پر تمام مسلمانوں کا ایمان ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ اہل یورپ کی اصلاح اور تربیت کی اگر کوئی آخری امید تھی تو اس کے مذہبی رہنما ہی تھے مگر ان کی اخلاقی حالت پوری انسانیت کیلئے باعث شرم ہے۔

قابل افسوس بات یہ ہے کہ یورپ میں پادریوں کے متعلق یہ عقیدہ عام ہے کہ وہ خدا کے نائب ہیں اور اگر ان کے روبرو صغیرہ وکبیرہ گناہوں کا اعتراف کرلیا جائے تو ان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ صرف سابقہ گناہ معاف ہی نہیں کرتے بلکہ نجات کا پروانہ بھی جاری کر دیتے ہیں۔

رہبانیت اور ترک دنیا کی منادی کرنے والے ہر پادری کے اندر فطری جنسی خواہش

Marfat.com

موجود ہوتی ہے جس کے ساتھ وہ مسلسل لڑتا ہے لیکن کب تک اور کہاں تک۔ بالآخر اُسے نفس کے ہاتھوں شکست ہوتی ہے اور اپنی دبی ہوئی شدید جنسی خواہشات کے نتیجہ میں کوئی بھی موقع میسر آنے پر وہ اسے بھرپور طریقے سے استعمال کر کے اپنی فطری تسکین کا سامان کرتا ہے۔ بقول شخصے پادری نامراد تو ہوسکتا ہے لیکن نامرد نہیں ہوتا۔

ان بدقسمت مذہبی رہنماؤں اور پادریوں نے عظیم اسلام اور نبیوں کے سردار کے خلاف انتہائی تکلیف دہ اور شرمناک کتابیں اور پمفلٹ شائع کروائے یہاں یہ ضروری تھا کہ اُن کو کڑوے سچ کی ایک جھلک دکھائی جائے تا کہ وہ شیشے میں اپنی صورت دیکھ لیں۔

یہاں مختصر طور پر عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں اور پادریوں کی اخلاقی حالت کا ایک جائزہ پیش کیا جاتا ہے یہ تمام معلومات واشنگٹن پوسٹ، نیویارک ٹائمز، نیوز ویک، بی بی سی، سی این این، ڈیلی مرر، گارڈین، نیشنل کیتھولک رپورٹر، ہیرلڈ ریڈرز بھرے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آج کے جدید دور میں Internet پر بھی سب کچھ پڑھا اور دیکھا جاسکتا ہے۔ فروری 2003ء میں پوپ پال نے چرچ میں پادریوں کی طرف سے ہونے والی جنسی زیادتیوں کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر ایک ہدایت نامہ جاری کیا گیا تھا جس میں کہا گیا کہ چرچ قوانین میں مناسب قانونی تبدیلیاں کی جائیں تا کہ جنسی بدکاریوں میں ملوث پادریوں پر قائم مقدمات تیزی سے نمٹائے جائیں اور انہیں کم سے کم سزا دلائی جائے تا کہ عوام اور میڈیا کی طرف سے چرچ پر ہونے والی تنقید اور مخالفت کا اثر کم ہو سکے۔ اس سلسلہ میں چرچ میں ہونے والے اخلاقی اور مالی جرائم کی سماعت کے لئے ایک ٹریبونل بنایا گیا تھا۔

- نیوز لائن کی ایک تہلکہ خیز رپورٹ کے مطابق روشنیوں کے شہر لندن اور برطانوی شہروں کے کلیساؤں میں گناہوں سے دور رہنے اور انسانیت کا درس دینے والے تمام عیسائی فرقوں کے بہت سے پادریوں نے اپنے گھناؤنے جرم کئے ہیں کہ لڑکیوں کا مذہب اور پادریوں کی شرافت اور تقدس پر سے اعتماد اُٹھ گیا ہے۔ پادریوں کی درندگی کا شکار ہونے والی سینکڑوں لڑکیاں ہیں جنہوں نے خود پر ڈھائے گئے ظلم وستم کی کہانی میڈیا تک پہنچائی ہے اور اس کے علاوہ ہزاروں ایسی بھی ہیں جنہوں نے پادریوں کے خوف سے اپنی زبان نہیں کھولی اور وہ گھٹ گھٹ کر جی رہی ہیں اور ایسی لڑکیوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں جو نفسیاتی مریض بن کر مرنے کی دعا مانگ رہی ہیں اگر مذہب کے ان

Marfat.com

ٹھیکیداروں کی زیادتی کا شکار ساری لڑکیوں نے اپنا منہ کھول دیا تو پھر سیلاب آ جائے گا۔ جو ان سب کو بہا لے جائے گا، لوگ کلیسا کی طرف جانے کے تصور سے گھبرا جائیں گے۔

۞ بی بی سی اردو ڈاٹ کام کے مطابق امریکی ریاست کیلی فورنیا کے رومن کیتھولک چرچ نے متنبہ کیا ہے کہ پادریوں کی مبینہ جنسی زیادتیوں کے خلاف ہر جانے کیلئے دعوؤں کو آسان بنانے والے نئے قانون کے باعث چرچ مالی بحران کا شکار ہو جائے گا۔ ایک ہزار چرچوں میں پڑھے جانے والے اس خطبہ نما خط میں کیلیفورنیا کے بشپ نے متنبہ کیا ہے کہ نئے قانون سے چرچ کے خلاف دعوؤں کا ایک سیلاب آ جائے گا اور چرچ کے مالی وسائل کو بہا لے جائے گا۔ بشپ کا کہنا ہے کہ اس کے نتیجے میں چرچ وہ خدمات جاری نہیں رکھ سکے گا جو وہ غریبوں کی مدد کیلئے کرتا ہے اس کے نتیجے میں چرچ کے تحت چلنے والے سکول اور خیراتی ادارے بند ہو جائیں گے۔

۞ اے ایف پی کے ایک سروے کے مطابق امریکہ میں 40 فیصد راہبائیں پادریوں یا بعض دیگر افراد کے ہاتھوں آبروریزی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ایک غیر جانبدار امریکی اخبار کی رپورٹ میں سینٹ لوئی یونیورسٹی کے ماہرین نے کیتھولک چرچ پر یہ سروے مکمل کیا۔ اس سروے کے مطابق امریکہ بھر میں 31 ہزار راہباؤں کو گرجا گھروں میں جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ ان میں سے بیشتر کو جنسی کھیل کھیلنے کے بعد شرمساری، غم وغصے، ذہنی دباؤ اور پریشانی کی حالت میں چھوڑ دیا گیا۔ سروے میں انکشاف کیا گیا ہے کہ زیادتی کے بعد کچھ راہباؤں نے خودکشی بھی کر لی۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ہر پانچ راہباؤں (Nunns) میں سے ایک کو نوعمری مین ہی زیادتی برداشت کرنا پڑی۔ 123 مذہبی اداروں کی 1164 راہباؤں نے اپنے ساتھ ظلم کا اقرار کیا۔

۞ جس معاشرے میں شراب نوشی کی اجازت ہے اور سور (Pig) کا گوشت عام کھایا جاتا ہو۔ اس معاشرے سے ایسی ہی بداخلاقیوں، بدعنوانیوں بلکہ بدکاریوں کی توقع ہوتی ہے۔ ''ٹورنٹو سٹار'' کی رپورٹ کے مطابق ''ویٹی کن'' نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ پادری اور راہباؤں (Nunns) کو بدکاری کیلئے مجبور کرتے ہیں اور اگر وہ آمادہ نہ ہوتو

Marfat.com

زبردستی بدکاری کرتے ہیں پھر ان تختہ مشق ''راہباؤں'' (Nunns) کو حمل ساقط کرانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جب ''ویٹی کن'' کی ''بڑی ماں'' نے بشپ کو بتایا، کہ اب تک 29 ''راہبائیں'' Pragnent (Nunns) ہو چکی ہیں تو بشپ نے اُسے ہی فرائض منصبی سے فارغ کر دیا۔

- جس وقت سی این این پر یورپ کی سلور جوبلی کی خصوصی تقریب براہ راست دکھائی جا رہی تھی عین اُس وقت بی بی سی ٹیلی ویژن پر آرچ بشپ آف کنٹربری راوان ولیمز Archbishop of Canterbury Rowan Williams اپنے ساتھی بشپ کے ہمراہ براہ راست پریس کانفرنس کر رہے تھے۔ انہوں نے اس پریس کانفرنس میں اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ پادریوں کو باہمی Homosex کی اجازت دی گئی ہے اوران کے ساتھ کئی ایک بشپ بھی موجود تھے۔ جو صحافیوں کے مختلف سوالات کے جواب دے رہے تھے۔

- برطانوی اخبار آبزرور کی رپورٹ کے مطابق تمام عیسائی فرقوں کے کئی ایک پادری اس گھناؤنے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں جنہیں سن اور پڑھ کر انسانیت کی روح کانپ اُٹھتی ہے۔ پادریوں کی درندگی کا شکار عیسائی دوشیزائیں جب پہلی مرتبہ زبان کھولتی ہیں تو اس وقت ان کی ذہنی کیفیت اضمحلال سے بھر پور ہوتی ہے یہ لڑکیاں اس حوالے سے بھی مایوس ہوتی ہیں کہ ان کے دکھ اور درد کا مداوا کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ خودکشی کو ہی نجات کا واحد راستہ تصور کرتی ہیں جب کہ ننگ انسانیت کام کرنے والے پادری ہر قسم کی شرمندگی اور ندامت محسوس کیے بغیر اپنے حلقے میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔

- پادریوں کی انسانیت سوز غیر اخلاقی حرکتوں کا معاملہ اٹھانے میں نامور برطانوی مصنفہ مارگریٹ کینیڈی سرفہرست ہیں۔ یہ ایک سابق سوشل ورکر ہیں رومن کیتھولک اور دیگر عیسائی کلیساؤں میں ہونے والے واقعات کے خلاف ان کی آواز اب پورے ملک میں گونج رہی ہے۔ اس تحقیق میں مارگریٹ نے ایسی شہادتیں جمع کر دی ہیں کہ یقیناً پادریوں کے پاس کہنے کو کچھ نہیں ہوگا۔ مارگریٹ کے مطابق ان کی یہ تحقیق پادریوں کی

Marfat.com

زیادتیوں کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے ویسے یہ سلسلہ خاصا وسیع وعریض ہے یہ کہانیاں ان گنی چنی لڑکیوں کی ہیں جنہوں نے بڑی مشکل سے حوصلہ اور ہمت مجتمع کر کے مظالم بیان کئے ہیں۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ سینکڑوں خواتین اور لڑکیاں اب بھی ایسی موجود ہیں جو شدید خوف کا شکار ہیں یا کہانی بیان کرنے میں بہت زیادہ شرم محسوس کرتی ہیں۔ ان کو خطرہ ہے کہ انہوں نے زبان کھولی تو پادری حضرات اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں یا پھر معاشرہ ان کو ملعون کرتا رہے گا۔

مارگریٹ کہتی ہیں کہ کلیسا کو اعتراف کر لینا چاہئے کہ اس کے پادریوں نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر کے ان گنت لڑکیوں اور خواتین کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔ جو خواتین ان پادریوں کے ہتھے چڑھی تھیں ان میں سے بعض اپنے زخم بھلانے کی خاطر منشیات سے اپنا رشتہ جوڑ چکی ہیں اور بہت سی لڑکیاں ایسی بھی تھیں جو اپنے محبوب کی بے وفائی کے دکھ میں مبتلا تھیں اور ایسی بھی خواتین تھیں جن کو کسی وجہ سے طلاق ہو چکی تھی یہ سب خواتین اپنے اپنے دکھوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر مسیحائی کی تلاش میں کلیسا جا پہنچیں تھیں ان میں سے اکثریت کی ذہنی کیفیت صحت مندانہ نہیں تھی جس کا پادری بھرپور فائدہ اٹھاتے رہے جبکہ کئی ایک خودکشی کی بھی کوشش کر چکی تھیں لیکن کلیساؤں میں ان کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کے بعد سے یہ خواتین گنگ ہو کر رہ گئیں کہ کیا خدا کے بندے (پادری) اس قدر گھناؤنی حرکتیں کر سکتے ہیں۔

یہ تمام کیسز ظاہر کرتے ہیں کہ ان پادریوں نے مذہب اور اپنے منصب کا غلط استعمال کرتے ہوئے خواتین کو زیادتیوں کا نشانہ بنایا۔ پادری ان لڑکیوں سے کہتے ہیں، ”خدا چاہتا ہے کہ تم مجھ سے محبت کرو یا اگر تم ہماری داشتہ بن رہی ہو تو یہ فخر کی بات ہے۔ کیونکہ بائیبل میں بھی داشتاؤں کا تذکرہ ملتا ہے ایک لڑکی نے بتایا کہ پادری نے اس سے کہا کہ خدا نے تمہیں اس لئے خوبصورت بنایا ہے کہ تم عیسائی رہنماؤں کی جنسی خواہش کا احترام کرو۔“ ایک دوسری خاتون نے بتایا کہ پادری کہتا تھا کہ یہ کام بہت ضروری ہے تا کہ تم اپنی روح کو پاک وصاف کر سکو اس طرح تمہیں روحانی صحت عطا ہو گی۔

❁ مارگیٹ کینیڈی کہتی ہیں کہ یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ جنسی زیادتیوں کو کلیسا

Marfat.com

(Chruch) نے ابھی تک ایسا جرم قرار نہیں دیا کہ جس پر کسی بھی شخص کو اس کے منصب سے ہٹایا جائے۔ یوں پادریوں کو کھل کر کھیلنے کا موقع ملا ہوا ہے پادری محض یہ کہہ کر چھوٹ جاتے ہیں کہ میں معذرت خواہ ہوں اور آئندہ ایسا کام نہیں کروں گا جبکہ امریکہ میں ایسے پادریوں کو ''جنسی بلے'' تصور کیا جاتا ہے۔ ان کی ایسی حرکتیں جرائم تصور ہوتی ہیں اور حکومت ان پادریوں کو ٹریٹ منٹ سنٹرز بھیج دیتی ہے۔ برطانیہ میں عام لڑکیوں یا خواتین کے ساتھ زیادتیوں کا معاملہ الگ رہا۔ باقاعدہ عیسائی خاتون مبلغات کو بھی پادریوں کی بدمعاشی کا سامنا ہے۔ نارتھ ویلز سے تعلق رکھنے والی عیسائی مبلغہ ڈاکٹر تانیہ جنکنز بھی پادریوں سے زیادتی کا زخم لگوا چکی ہیں وہ اس قدر مایوس اور خوفزدہ تھیں کہ تین برسوں سے کلیسا ہی نہیں گئیں۔ اس مبلغہ نے ایک دن پادری جیفری کو کافی کی دعوت پر اپنے گھر بلایا گھر میں ڈاکٹر تانیہ اکیلی تھی پادری جیفری نے موقع غنیمت جانا اور پھر خدا کے نام ہی سے عصمت دری کردی، دلچسپ بات یہ ہے پادری جیفری ایک مردے کی آخری رسومات ادا کر کے واپس آیا تھا۔ پادری جیفری نے ایک ٹریبونل کے سامنے خواتین کے ساتھ زیادتی کا اعتراف بھی کرلیا اس کے اعتراف کو ہی کافی سمجھتے ہوئے حکام نے کسی دوسری جگہ اسی منصب پر کام جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ جس جگہ یہ پادری گیا تو وہاں کے مقامی پریس نے اس کے ماضی کی کرتوتوں کو دیکھتے ہوئے شدید مخالفت کی اور کہا کہ اس کی ساتھی خواتین بھی اس کی ہوس سے محفوظ نہیں تھیں۔ چنانچہ شوروغوغا بلند ہونے پر کلیسائی حکام نے تیسری جگہ پر اس کی تعیناتی کردی۔

- امریکی اخبار کنساس سٹی سٹار کی ایک رپورٹ کے مطابق صرف ایک سال میں ایک سو امریکی پادری ایڈز سے ہلاک ہوئے۔ سینکڑوں اس موذی مرض کا شکار ہیں اللہ کی یہ سب نشانیاں بنی نوح انسان کو دعوت فکر دے رہی ہیں کہ وہ اپنا طرزِ عمل درست کرلیں۔

- چرچ کے قوانین کے مطابق پادری خدا کی طرف سے نامزد کیا جاتا ہے یا خود خدا نامزد کرتا ہے۔ لہٰذا چرچ کے جنسی سکینڈلز میں اب پادری (نعوذباللہ) خدا کو قصوروار قرار

Marfat.com

دے رہے ہیں گویا خدا ہی عیش پرستوں کو پادری مقرر کرتا ہے اور چرچ والے صرف اس کا وسیلہ بنتے ہیں۔ یہی وہ نظریہ ہے جس سے چرچ کے اخلاقی زوال کی بنیاد رکھی ہے اب پادری اپنے تمام بڑے اور غلیظ افعال کا ذمہ دار (نعوذ باللہ) خدا کو ٹھہراتا ہے جس نے اسے پادری کے منصب پر فائز کیا۔

معزز قارئین کو عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں کے اخلاقی کردار کی ایک انتہائی مختصر جھلک پیش کی ہے وہ لوگ جو اس سلسلہ میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ انٹرنیٹ سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ انٹرنیٹ موجودہ دور کی وہ حیرت انگیز ایجاد ہے جہاں آپ دنیا کے ہر موضوع پر خاصا مواد حاصل کر سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر بڑی تعداد میں سرچ انجن ہیں ان سرچ انجنوں میں MSN، Google, Yahoo اور Altavista سرفہرست ہیں پادریوں کی اخلاقی حالت کے بارے میں صرف ایک ویب سائٹ www.Findarticles.com پر تقریباً دس لاکھ سے زائد علمی و تحقیقی مضامین موجود ہیں۔ باقی لاتعداد سرچ انجن اور ویب سائٹس پر موجود اس موضوع پر بے شمار مضامین اس کے علاوہ ہیں۔ اس سائٹ پر ہر مضمون دو سے بارہ صفحات پر مشتمل ہے اگر یہ مضمون اوسطاً پانچ صفحات کا شمار کیا جائے تو گویا یہاں پچاس لاکھ سے زائد صفحات پر مشتمل مواد موجود ہے۔ ایک ضخیم کتاب عموماً 500 صفحات پر مشتمل ہوتی ہے اس طرح ان صفحات سے دس ہزار ضخیم کتابیں آسانی سے تیار ہو سکتی ہیں جن کو ایک بڑی لائبریری جتنی جگہ درکار ہوگی۔ ان ناقابل تردید حقائق اور مستند شواہد کی موجودگی میں آپ چرچ اور اس سے متعلقہ پادریوں اور راہباؤں (Nuns) کی اخلاقی حالت کا اندازہ خود کر سکتے ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب 6

غیر مسلم آخر اسلام کیوں قبول کرتے ہیں؟

مخالفین اسلام، اسلام کو بدنام کرنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔ خاص طور پر جو لوگ اسلام میں دلچسپی لیتے ہیں ان کو متنفر کرنے کے لئے اسلام کی ایک خراب شکل ان کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا مشکل ہے اور عورتوں کو پردہ کرنا پڑتا ہے۔ نمازیں پڑھنی پڑتی ہیں اور ایک مہینے کے روزے بھی رکھنے پڑتے ہیں اور اسلام اپنے ماننے والوں پر بہت سی پابندیاں بھی لگاتا ہے۔ الغرض لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنے کے لئے مخالفین اسلام اپنا ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں مگر پھر بھی لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ اس کی آخر وجہ کیا ہے، یہ وجہ معلوم کرنے کے لئے ہم ہزاروں لاکھوں نومسلم افراد میں سے ذیل میں صرف چند خوش قسمت افراد کا ذکر کریں گے کہ آخر انہوں نے اسلام میں کیا خوبی دیکھی جس کی وجہ سے انہوں نے اسلام کو قبول کیا۔ یہ ان افراد کے دل کی باتیں ہیں جو بات دل سے نکلتی ہے، وہ ہی دل پر اثر کرتی ہیں۔ بعض اوقات بڑے پر اثر اور ٹھوس دلائل بھی اتنا اثر نہیں کرتے جتنی ایک دل سے نکلی ہوئی چھوٹی سی بات اثر کر جاتی ہے کیونکہ قبول اسلام کا جس قدر تعلق دل سے ہے دماغ سے نہیں۔ ایمان کا تعلق بھی دل سے ہی ہے۔

- ماہر علم الانسان، مصنف اور محقق پروفیسر ڈاکٹر آر ایل میلما یورپ کے علمی حلقوں میں خاص عزت اور شہرت کے مالک تھے۔ وہ ایمسٹرڈیم کے استوائی عجائب گھر میں اسلامی شعبے کے صدر اور نگران تھے۔ وہ متعدد کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اپنے قبول اسلام

Marfat.com

کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کہتے کہ مجھے اسلام کی مندرجہ ذیل باتوں نے متاثر کیا۔

1۔ صرف ایک اعلیٰ و برتر ہستی اللہ کا اقرار۔ یہ نظریہ فطرت کے اتنا قریب ہے کہ سوجھ بوجھ رکھنے والا کوئی بھی انسان اسے آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بے نیاز ہے۔ سبھی مخلوقات اسی کی محتاج ہیں۔ وہ کسی کی اولاد نہیں مگر ہر چیز کو اس نے پیدا کیا اور ساری کائنات میں کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے وہ حکمت، طاقت اور حسن کا منبع ہے۔ وہ بڑا ہی مہربان اور بہت ہی زیادہ رحیم ہے۔

2۔ اللہ کا اپنی کائنات، مخلوقات اور اشرف المخلوقات انسان سے رابطہ براہ راست قسم کا ہے۔ اس تک پہنچنے کے لئے کسی درمیانی ذریعے کی ضرورت نہیں۔ اسلام میں عیسائیت کی طرح پاپائیت کا کوئی تصور نہیں۔ اسلام میں انسان اپنے اعمال وافعال کے لئے آزاد وخود مختار پیدا کیا گیا ہے یہ دنیا اس کے لئے دارالامتحان ہے جہاں اُسے دوسری زندگی کے لئے تیاری کرنا ہے۔ وہ اپنے اچھے برے کا خود ذمہ دار ہے اور کسی دوسرے کی قربانی اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

3۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں اور ''صداقت جہاں سے بھی ملے اُسے قبول کرلو'' اسلام کے ان سنہرے اصولوں میں رواداری اور حق شناسی کا جو جوہر پایا جاتا ہے اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی۔

4۔ اسلام انسانوں کو رنگ ونسل اور علاقے سے ماوراء ہوکر رشتہ اخوت میں منسلک کرتا ہے اور صرف یہی وہ مذہب ہے جس نے عملی طور پر ہر اس اصول کو اپنا کر دکھا بھی دیا ہے مسلمان دنیا میں کہیں بھی ہوں، وہ دوسرے مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ خدا کے آگے سارے انسان یکساں درجہ رکھتے ہیں اس کا سب سے خوبصورت اور روح پرور مظاہرہ حج کے موقع پر احرام باندھ کر کیا جاتا ہے۔

5۔ اسلام زندگی میں روح اور مادے دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔

6۔ انسان کی ذہنی وروحانی پرورش کا گہرا تعلق اس کی جسمانی ضرورتوں کے ساتھ وابستہ ہے اُسے زندگی میں ایسا انداز اختیار کرنا چاہئے کہ روح اور جسم اپنے اپنے دائروں میں ترقی کرسکیں۔

Marfat.com

7۔ شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کو ممنوع قرار دینے کا عمل اپنے اندر وہ عظمت رکھتا ہے جس نے اسلام کو دیگر مذاہب کے مقابلے میں صدیوں آگے لا کھڑا کیا ہے۔

✿ ملائیشیا کے ابراہیم کوآن اپنے قبول اسلام کی تفصیلات بیان کرتے ہیں کہ میں نے ساٹھ سال کی عمر تک ایک پروٹسٹنٹ عیسائی کی حیثیت سے گزاری اور اس دوران میں تقریباً تین سال تک کوالالمپور (ملائیشیا) کے چرچ میں پادری کی خدمات بھی انجام دیں۔ آپ کو یہ بھی اندازہ ہوگا کہ پروٹسٹنٹ اور کیتھولک فرقوں میں اختلاف کی شدت کا کیا عالم ہے اور ان کے مذہبی عقائد باہم کتنے مختلف ہیں۔ اس کیفیت نے نے مجھے سخت پریشان کیا اور گھبرا کر میں نے قرآن کا سہارا لیا اور قرآن نے میری رہنمائی فرمائی۔ لارڈ رسل کے بقول عیسائیت نے ایک انتہا کی طرف جھک کر فاش غلطی کی جبکہ تہذیب جدید نے سارا وزن دوسرے پلڑے میں ڈال کر ظلم کیا وہ لکھتے ہیں، یہ ہم نے زندگی کے ظاہری ڈھانچے کو بے حد خوبصورتی اور سلیقے سے سجایا ہے مگر باطن کی بنیادی اور ضروری احتیاجات کو نظر انداز کر بیٹھے ہیں۔ ہم نے علم کی ساری صلاحیتوں اور عمل کی ساری قوتوں کو محض جسمانی عیش و آرام مہیا کرنے کیلئے استعمال کیا لیکن روح کے تقاضوں کی پروا نہ کی اور اُسے بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔"

اس دردناک کیفیت کے برعکس اسلام زندگی گزارنے کا ایک درمیانہ اور متوازن لائحہ عمل دیتا ہے۔ اسلام مادیت اور روحانیت میں توازن پیدا کرتا ہے اور دونوں میں سے کسی کو نظر انداز نہیں کرتا اسلام کا مطلب ہے اطاعت یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے قوانین و احکامات کی پابندی۔ اس کی مخلوقات کی خیر خواہی اور معاشرے کی اصلاح و بہبود کی فکر۔

عیسائیت، تہذیب حاضر اور اسلام کے تقابل مطالعے نے مجھے یکسو کر دیا۔ میں نے دل کی انتہائی گہرائیوں سے اسلام قبول کر لیا اور سچے مسلمان کی طرح اسلامی قوانین کی پیروی قبول کر لی ہاں اس امر کا اظہار کرتا چلوں کہ قرآن میں کتنی ہی ایسی باتیں ہیں جن کی تصدیق بائبل بھی کرتی ہے مثلاً اطاعت خداوندی، اخوت و مساوات، زندگی بعد موت اور روز حشر پر ایمان۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ صحیح معنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ

Marfat.com

السلام پر میں اب ایمان لایا ہوں۔

مختصر اسلام کی جن تعلیمات نے مجھے اپنا اسیر بنایا وہ یہ ہیں۔

1۔ اسلام عیسائیت کے مقابلے میں کہیں زیادہ عقل، عمل، قابل فہم، منطقی اور سادہ مذہب (دین) ہے۔

2۔ اسلامی عبادت اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق جوڑتی ہیں۔

3۔ اسلام میں اللہ کا تصور بڑا ہی باوقار اور پرشکوہ ہے۔

4۔ اسلامی عبادات میں زندگی اور تکمیل کا احساس ہوتا ہے۔ عیسوی طرز عبادت کی طرح ادھورا پن نہیں ہے۔

5۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق مسلمان گزشتہ ساری کتابوں کو مقدس اور الہامی مانتے ہیں اگرچہ وہ تحریف کی نذر ہو چکی ہیں۔ قرآن ہر قسم کی ترمیم و تبدیلی سے محفوظ ہے اور پہلی کتابوں اور رسولوں کی تصدیق کرتا ہے۔

۞ محترمہ امینہ جنان صاحبہ کا تعلق امریکہ سے ہے۔ آپ اپنے قبول اسلام کی وجوہ بیان کرتی ہیں میرے والدین پروٹسٹنٹ عیسائی تھے۔ ہائی اسکول کی تعلیم کے بعد شادی ہوگئی اور اس کے ساتھ میں ماڈلنگ کے شعبے سے منسلک ہوگئی۔ اور میں نے خوب محنت کی اور روپے پیسے کی ریل پیل ہوگئی مگر سچی بات یہ ہے کہ ہر طرح کے آرام و راحت کے باوجود دل مطمئن نہ تھا۔ بے سکونی اور اداسی جان کا گویا مستقل آزار بن گئی تھی اور زندگی میں کوئی زبردست خلا محسوس ہوتا تھا نتیجہ یہ کہ میں نے ماڈلنگ کا پیشہ ترک کر دیا اور مختلف تعلیمی اداروں میں مذہبی تبلیغ کی رضا کارانہ خدمات انجام دینے لگی۔ اس کے ساتھ ہی میں نے مزید تعلیم کے لئے یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اسے خوش قسمتی ہی کہئے کہ مجھے ایک ایسی کلاس میں داخلہ مل گیا جس میں سیاہ فام اور ایشیائی طالب علموں کی خاصی بڑی تعداد تھی۔ بڑی پریشانی ہوئی مزید گھٹن یہ دیکھ کر محسوس ہوئی کہ ان میں خاصے لوگ مسلمان تھے اور مجھے مسلمانوں سے سخت نفرت تھی۔ عام یورپین آبادی کی طرح میرے نزدیک بھی اسلام وحشت و جہالت کا مذہب تھا اور مسلمان غیر مہذب، عیاش، عورتوں پر ظلم کرنے والے اور اپنے مخالفین کو زندہ جلا دینے والے لوگ تھے۔ امریکہ اور یورپ کے عام مصنفین اور مورخ یہی کچھ لکھتے آرہے ہیں بہرحال شدید

Marfat.com

ذہنی کوفت کے ساتھ تعلیم شروع کی پھر اپنے آپ کو سمجھایا، کہ میں ایک مشنری ہوں۔ کیا عجیب کہ خدا نے مجھے ان کافروں کی اصلاح کیلئے بھیجا ہو۔ چنانچہ میں نے صورتحال کا جائزہ لینا شروع کر کیا تو حیرت میں مبتلا ہوگئی کہ مسلمان طالب علموں کا رویہ دیگر سیاہ نوجوانوں سے بالکل مختلف تھا۔ وہ شائستہ مہذب اور باوقار تھے۔ وہ عام امریکہ نوجوانوں کے برعکس نہ لڑکیوں سے بے تکلف ہونا پسند کرتے تھے، نہ آوارگی اور عیش پسندی کے رسیا تھے میں تبلیغی جذبے کے تحت اس سے بات کرتی میں نے سوچا کہ اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیے تا کہ اس کے نقائص اور تضادات سے آگاہ ہو کر مسلمان طالب علموں کو زچ کر سکوں۔ چنانچہ اس مقصد کی خاطر میں نے سب سے پہلے قرآن کا انگریزی ترجمہ پڑھنا شروع کیا اور میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ کتاب دل کے ساتھ ساتھ دماغ کو بھی اپیل کرتی ہے، عیسائیت پر غور وفکر کے دوران اور بائبل کے مطالعے کے نتیجے میں ذہن میں کتنے ہی سوال پیدا ہوئے تھے مگر کسی پادری یا دانشور کے پاس ان کا کوئی جواب نہ تھا اور یہی تشنگی روح کے لئے مستقل روگ بن گئی تھی مگر قرآن پڑھا تو ان سارے سوالوں کے جواب مل گئے جو عقل وشعور کے عین مطابق تھے۔ مزید اطمینان کے لئے اپنے کلاس فیلو مسلمان نوجوانوں سے گفتگو کی اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ میں اب تک اندھیروں میں بھٹک رہی تھی۔ قرآن اور پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات سے میں مطمئن ہوگئی تو میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

میرے قبول اسلام پر پورے خاندان پر گویا بجلی گر پڑی اور میرے شوہر نے مجھ سے علیحدگی اختیار کرلی۔ میرے والد بھی اس خبر سے وہ بھی بے حد برافروختہ ہوئے اور غصے میں ڈبل بیرل شارٹ گن لے کر میرے گھر آ گئے تا کہ مجھے قتل کر ڈالیں، مگر خدا کا شکر ہے کہ میں بچ گئی اور وہ ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کر کے چلے گئے میری بڑی بہن ماہر نفسیات تھی۔ اس نے اعلان کر دیا کہ یہ کسی دماغی عارضے میں مبتلا ہوگئی ہے۔

یہ بھی اللہ ہی کی توفیق تھی کہ میں نے مختلف مقامات پر مسلم وومن سٹڈی سرکل قائم کئے جس میں غیر مسلم خواتین بھی آتی ہیں۔ میں خواتین کو بتاتی ہوں کہ اسلام نے آج سے

Marfat.com

چودہ سو سال پہلے خواتین کو جو حقوق عطا کئے تھے اس کی انسانی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی، بحیثیت بیٹی، بہن، بیوی اور ماں اُسے خاص احترام اور حقوق حاصل ہیں۔ میں جب تقابلی موازنہ کرتی ہوں تو امریکی عورتوں کے منہ حیرت سے کھلے رہ جاتے ہیں وہ تحقیق کرتی ہیں مطالعہ کرتی ہیں اور جب انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ میں صحیح باتیں کرتی ہوں اور واقعتہ اسلام نے عورت کو غیر معمول حقوق واحترام عطا کیا ہے تو وہ اسلام قبول کر لیتی ہیں۔ چنانچہ اللہ کا شکر ہے کہ اب تک تقریباً چھ سو امریکی خواتین دائرہ اسلام میں داخل ہو چکی ہیں۔

میرا وہ خاندان جس نے میرا مکمل سوشل بائیکاٹ کر دیا تھا اللہ کے فضل سے اس کے بیشتر افراد اسلام قبول کر چکے ہیں۔ میرے والد جو مجھے قتل کرنے کے درپے تھے وہ مسلمان ہو چکے ہیں اس کے علاوہ والدہ، دادا، دادی اور خاندان کے کئی دیگر افراد بھی حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔

❁ مکرم اسماعیل جزائرسکی اپنے قبول اسلام کی داستان یوں بیان کرتے ہیں میں پولینڈ کے شہر کراکوف میں پیدا ہوا۔ میرا تعلق پولینڈ کے اونچے درجے کے ایک گھرانے سے ہے۔ میرے والد دہریے تھے، مگر انہوں نے اپنے بچوں سے رومن کیتھولک مذہب کی تعلیم حاصل کرنے پر کوئی تعرض نہیں کیا۔ اصل میں یہ مذہب ہماری والدہ کا تھا میری عمر ابھی سولہ سال ہی کی تھی کہ رومن کیتھولک چرچ کے مختلف توہمات نے مجھے مذہب سے نفرت کی حد تک بیزار کر دیا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان توہمات کا پرچار حتمی و بنیادی عقائد کی حیثیت سے کیا جاتا ہے مثال کے طور پر یہ تصور بھی وحشت ناک تھا کہ عشائے ربانی میں روٹی اور شراب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خون اور گوشت میں بدل جاتے ہیں۔ اسی طرح پادریوں کا خدا اور مخلوق کے درمیان واسطہ بننا، پوپ کا معصوم الخطا ہونا اور پراسرار طلسمی نوعیت کے لفظوں اور اشاروں کی تاثیر کا تصور اور اسی طرح کے دوسرے توہمات میرے دل میں بیزاری کا شدید احساس پیدا کرتے تھے ان سب کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں مذہب پر سارا اعتماد کھو بیٹھا پھر خدا نے میری آنکھیں کھول دیں۔ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ انسانیت کو پھر کسی اعلیٰ وارفع نصب العین کی ضرورت ہے اگر وہ مثالی

Marfat.com

نصب العین نہ ملا تو بنی آدم مکمل تباہی کے عمیق غاروں میں ڈوب جائے گا۔ میرا وجدان کہتا تھا کہ نوع انسان کی رہنمائی وہی مذہب کرسکتا ہے جو انفرادی اور اجتماعی سطح پر ایک مکمل اور جامع ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جب روحانی پیاس بہت بڑھ گئی تو میں نے تلاش حق کی خاطر مختلف مذاہب کا مطالعہ شروع کیا بالآخر میں نے اسلام کو دریافت کر لیا میں نے اسلام کی صورت میں ایک مکمل اور بے عیب قسم کا ضابطہ حیات پالیا جو زمین پر اللہ کی شہنشاہیت قائم کرنے میں ذاتی اور اجتماعی سطح پر انسان کی پوری رہنمائی کرتا ہے سارے اہل اسلام کو نسل، زبان، ثقافت، رنگ اور علاقے کی حد بندیوں سے نکال کر ایک رشتہ اخوت میں پرو دیا گیا ہے۔

بہر حال میں خدائے عزّوجل کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے کفر وضلالت کے اندھیروں سے نجات دی اور اسلام کی روشن صراط مستقیم پر لا کھڑا کیا۔

ایچ۔ ایف۔ فیلوز جو کہ انگلستان میں رہائش پذیر تھے اپنے قبول اسلام کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ برطانیہ کی شاہی بحریہ میں گزارا ہے۔ سمندر میں جب بھی خوف وخطر کی جب بھی ایسی کوئی حالت درپیش آئی میں بے اختیار محسوس کرتا کہ دل میں صرف ایک ہی ہستی کا خیال آتا اور روح کی گہرائیوں سے فریاد کی جو لہریں پیدا ہوئیں ان کی منزل وحدہ لاشریک ہوتی، مگر عیسائی گھرانے میں پیدا ہونے کی بنا پر اب تک مجھے یہی بتایا گیا تھا کہ دنیا کا نظام تثلیث پر قائم ہے، یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس لیکن میرا ضمیر اس فارمولے کو ماننے سے گریز کرتا رہا۔ مزید غور کیا تو عیسوی مذہب میں بہت سی اور بھی ناقابل فہم باتیں نظر آئیں۔ مثال کے طور پر کفارے کا فلسفہ سمجھ میں نہ آیا۔ میں اکثر سوچتا کہ جب ہمیں اپنی دینوی غلطیوں کا نتیجہ خود بھگتنا پڑتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ دوسری دنیا میں ہم گناہوں کی سزا سے محض اس لئے بچ جائیں گے کہ یسوع مسیح علیہ السلام ان کا کفارہ دے چکے ہیں۔

دوسری بات جس سے مجھے سخت وحشت ہونے لگی وہ پیدائشی گناہ گار ہونے کا نظریہ تھا حالانکہ عام مشاہدہ اس کے سراسر برعکس تھا ازلی گناہ کا نظریہ انسانیت کی توہین کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان شبہات اور سوالات نے میرے ذہن کو مضبوطی سے جکڑ لیا۔ عیسائیت

Marfat.com

تضاد بیانیوں کا شاہکار تھی۔ مثال کے طور پر حضرت مسیح (علیہ السلام) نے حکم دیا تھا کہ موسیٰ علیہ اسلام کے ان دس احکام الٰہی پر عمل کرو، جو انہیں کوہ سینا پر عطا کئے گئے تھے۔ اوران میں پہلا حکم یہ تھا۔ ''میں تمہارا مالک ہوں، تمہارا خدا، تم میرے سوا کسی اور کو معبود نہیں مانو گے۔'' مگر عیسائی تین خداؤں کی پرستش کرنے لگے پھر دوسرا حکم یوں شروع ہوتا ہے ''تم اپنے لئے کوئی بت نہیں تراشو گے نہ ہی ان کے سامنے سجدہ ریز ہوگے۔'' لیکن یہاں مریم و عیسیٰ (علیہ السلام) کے بت بنائے گئے اور ان کی اعلانیہ پرستش کی جانے لگی۔ مارٹن لوتھر نے رومن کیتھولک چرچ کے خلاف بغاوت کر کے کئی کافرانہ رسموں کو ختم کر دیا تھا۔ مگر یہ مذہب کلی طور پر ان آلائشوں سے پاک نہ ہوسکا اور آج تک بہت سی کفریہ روایات پروٹسٹنٹ چرچ میں بھی موجود ہیں۔

میں نے اسلام کے بارے میں کتابیں خریدیں اور مسلم مشن لندن سے رابطہ کیا۔ وہاں سے بھی کتابیں بھجوائی گئیں۔ ان کتابوں نے مغربی علماء کی علمی دیانت کی قلعی کھول دی۔ بدگمانیوں اور غلط بیانیوں کا جو کھیل یورپ کے مصنفین رچاتے ہیں، اس پر دکھ ہوا اور حیرت بھی۔ اسلام ہی عہد حاضر کے تقاضوں کو ساتھ لے کر انسان کی رہنمائی کر سکتا ہے، باقی سارے مذاہب اور نظریے اپنی حیثیت کھو چکے ہیں مختصر یہ کہ مجھے میرے سارے سوالوں کے جواب مل گئے، مجھے سکون قلب کی دولت مل گئی اور میں مسلمان ہوگیا۔ میرا دعویٰ ہے کہ اسلام ہی وہ تنہا مذہب ہے جو فکر و عمل یعنی ہر دو اعتبار سے ایک سچا مذہب ہے اور یہی وہ صراط مستقیم ہے کہ جو ہمیں بلاشک وشبہ خالق اکبر تک لے جاسکتا ہے۔

۞ لیڈی بارنس جو کہ انگلستان کی رہنے والی تھیں۔ اپنی داستانِ حیات بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ دنیا بھر میں کوئی بھی قوم ایسی نہیں ہے جس کا مسلمانوں کی طرح ایمان پختہ ہو۔ بس اسی چیز نے مجھے اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا میں ایک ہوٹل کی مالکہ تھی، میرے ہوٹل میں ایک ستر سالہ مسلمان ملازم تھا اس شخص کا فرزند نہایت ہی خوبصورت نوجوان تھا۔ ایک وبائی بیماری میں وہ شخص چل بسا۔ مجھے بہت صدمہ ہوا، میں اس کے پاس تعزیت کے لئے گئی اسے تسلی دی اور دلی رنج وغم کا اظہار کیا اور جب میں خاموش

Marfat.com

ہوگئی تو اس نے نہایت شاکرانہ انداز میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور کہا۔

"میم صاحبہ، یہ خدا کی تقدیر ہے۔ خدا کی امانت تھی، خدا لے گیا، اس میں غمزدہ ہونے کی کیا بات ہے۔ ہمیں تو ہر حالت میں خدائے غفور کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ اس شخص کا آسمان کی طرف انگلی اٹھانا میرے دل میں پیوست ہوگیا۔ میں بار بار اس کے الفاظ پر غور کرتی تھی اور حیران تھی کہ اپنی اس دنیا میں اس قسم کے صابر، شاکر اور مطمئن دل بھی موجود ہیں۔ اس واقعہ کو زیادہ مدت نہیں گزری تھی کہ اُس کی بہو بھی چل بسی۔ اس سے میرے دل کو بہت تکلیف ہوئی۔ اس شخص کی بہو کا غم میری عقل پر چھا گیا تعزیت کیلئے میں ان کے گاؤں روانہ ہوئی اس وقت جذبات وتخیلات کی ایک دنیا میرے ہمرکاب تھی۔ سوچتی تھی اس تازہ مصیبت نے اس بوڑھے شخص کی کمر توڑ دی ہوگی میں انہی خیالات میں غلطاں اس کے گھر پہنچی تو وہ سر جھکائے لوگوں کے ہجوم میں بیٹھا تھا۔ میں نے افسوس کا اظہار کیا، وہ میری ہمدردانہ باتیں بڑے سکون سے سنتا رہا لیکن اس کے جواب کی نوبت آئی تو اس نے پھر اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھادی، اور کہا میم صاحبہ! خدا کی رضا میں کوئی بشر دم نہیں مار سکتا۔ اسی کی شے تھی وہی لے گیا ہے، ہمیں بہرحال اس کا شکریہ ہی ادا کرنا چاہیے۔

لیڈی بارنس کے مطابق جب تک وہ اس بوڑھے شخص کے پاس بیٹھی رہی نہ اس کے سینے سے آہ نکلی نہ آنکھ سے آنسو گرا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں واپس لوٹ آئی مگر سارے راستے اس بوڑھے شخص کی پختگی ایمان پر غور کرتی رہی۔ یہ خیال مجھے تنگ کرتا تھا اور حیرت زدہ بھی کہ اس درجہ مصیبت میں کسی انسان کو یہ استقامت اور صبر اور شکر کی نعمت کیسے نصیب ہوسکتی ہے۔

شومئی قسمت کہ چند روز بعد اُس بوڑھے شخص کا معصوم پوتا بھی وفات پاگیا۔ میں بے قراری کے عالم میں اس کے گاؤں پہنچی مجھے یقین تھا کہ وہ بوڑھا شخص صبر وقرار کھو چکا ہوگا اس کا دل ودماغ معطل ہو چکا ہوگا مگر یہ دیکھ کر خود میرے حواس جواب دینے لگے کہ وہ شخص اسی سکون کی حالت میں ہے جس کا تجربہ میں دومرتبہ کرچکی تھی۔ میں نے نہایت دل سوزی کے ساتھ غم کا اظہار کیا۔ وہ سر جھکائے میری باتیں سنتا رہا کبھی کبھی

Marfat.com

اس کے سینے سے آہوں کی صدا بھی آتی۔ وہ سخت غمگین بھی تھا مگر میرے خاموش ہونے پر اس نے کمال صبر وتحمل سے جواب دیا۔

”میم صاحبہ! یہ سب خدا کی حکمت کے کھیل ہیں اس نے جو کچھ دیا تھا خود ہی واپس لے لیا ہے اس میں ہمارا تھا ہی کیا پھر ہم اپنے دل کو برا کیوں کریں۔ بندے کو ہر حال میں خدا کا شکر ہی ادا کرنا چاہئے ہم مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ اللہ کی رضا پر صبر کریں، اس بوڑھے شخص کا یہ جواب میرے لئے قتل کا پیغام تھا۔ میں نے اس مرد ضعیف کی پختگی ایمان کے سامنے ہمیشہ کے لئے سر جھکا دیا، مجھے یقین حاصل ہوگیا کہ اس بوڑھے شخص کا اطمینان قلب مصنوعی نہیں حقیقی ہے اب وہ شخص اکیلا رہ گیا تھا، میں نے اسے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ اس نے شکریہ ادا کیا اور بے تکلف میرے ساتھ ہوٹل میں چلا آیا۔ یہاں وہ دن بھر ہوٹل میں خدمت کرتا اور رات کو خدا کی یاد میں مصروف ہو جاتا تھا۔

میں نے اس تمام عرصے میں نہایت احتیاط سے اس کی حرکات وسکنات کا جائزہ لیا اور محسوس کیا کہ اس کے ہر کام میں اطمینان کا نور اور ایمان کی پختگی جلوہ گر ہے۔ میرے دل میں وہ چنگاری جو ایک مدت سے آہستہ آہستہ سلگ رہی تھی یکا یک بھڑک اٹھی، مجھے یقین ہوگیا کہ یہ بوڑھے شخص کی خوبی نہیں، بلکہ اس دین حق کا کمال ہے جس کا یہ پیروکار ہے میں نے اس وقت مسلمان ہونے کا حتمی فیصلہ کرلیا اور میں نے اس سے کہا کہ وہ کوئی ایسی مسلمان عورت بلا لائے جو مجھے اسلامی تعلیم دے۔ وہ ایک مسلم لڑکی کو بلا لایا۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسلمان ہوں اور وہی عظیم الشان قوت ایمانی جس سے اس بوڑھے شخص کا دل سرشار تھا اپنے سینے میں موجود پاتی ہوں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

اسلام میں خواتین کے حقوق

معزز قارئین: پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں کہ امریکہ اور یورپ میں جہاں عورتوں کے حقوق اور آزادی کی باتیں ہوتی ہیں اس آزادی کی وہاں کی عورتوں کو کتنی بڑی قیمت ادا کرنی پڑی یعنی یورپی عورت کو آزادی کے بدلے میں احترام اور تقدس سے دست بردار ہونا پڑا۔ وہاں اُس کی حیثیت ایک Sex machine یا ایک ٹشو پیپر سے زیادہ نہیں کہ جس کو استعمال کے بعد پھینک دیا جاتا ہے۔ یورپی معاشرے میں اس کی نہ بطور بیوی کوئی عزت ہے اور نہ ہی بطور ماں کوئی حیثیت اور عزت اور بیچاری بوڑھی خواتین کا تو کوئی بھی پرسان حال نہیں۔ مغربی معاشرے میں اس استحصال اور ناانصافی کے بعد یہ سوال فطری طور پر اٹھتا ہے کہ آخر پھر ان مسائل کا حل کیا ہے۔

معزز قارئین اب یہاں ان سب مسائل کا حل پیش کیا جاتا ہے۔ ان تمام مسائل کا حل دین اسلام میں ہے۔ اسلام نے خواتین کو چودہ سو سال پہلے وہ حقوق دیئے جو کہ یورپی عورت کو ابھی تک نہیں مل سکے۔ عورت کو عزت اور تکریم دی اور اس کو وہ مقام دیا جو کہ دنیا کے کسی اور مذہب نے نہیں دیا اب حقوق خواتین کا جائزہ لیا جاتا ہے اوکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق حقوق نسواں (Women Rights) سے مراد وہ حقوق ہیں جو عورتوں کو وہی قانونی اور سماجی مقام دلائیں جو مردوں کو حاصل ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے مغرب میں خواتین کی آزادی کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ درحقیقت عورت کے احترام کی نفی اور اس کی روح وجسم کا استحصال ہے جس پر آزادی نسواں کا خوشنما پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔

آج سے چودہ سو برس پہلے عہد جاہلیت میں اسلام کی انقلابی اور دائمی تعلیمات نے

Marfat.com

عورت کو اس کے حقیقی حقوق اور مرتبہ عطا کیا۔ مغرب نے اسلام کے بارے میں اور عورتوں کے حقوق کے لحاظ سے بہت سی غلط فہمیاں پھیلا رکھی ہیں مثلاً یہ کہ اسلام میں جنت کا تصور صرف مرد کے لئے ہے عورت کے لئے نہیں۔ یعنی اسلام میں بہشت صرف مردوں کے لئے مخصوص ہے عورت جنت میں نہ جا سکے گی۔ یہ ایک صریح غلط فہمی ہے جسکی تردید قرآن کریم کی یہ آیات کر دیتی ہیں ارشاد ربانی ہے کہ ''اور جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' (124:4) ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ ''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن اُسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔'' (97:16)

مندرجہ بالا آیات سے یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ روحانی حوالے سے بھی اسلام مرد اور عورت میں اللہ تعالیٰ کوئی تفریق نہیں کرتا۔

بعض دوسرے مذاہب کے مذہبی صحائف میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالنے کی وجہ عورت کو قرار دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر انجیل مقدس میں حضرت آدم علیہ السلام کے باغ بہشت سے اخراج کا باعث عورت کو قرار دیا گیا ہے لیکن اسلام کا نقطہ نظر اس حوالے سے قطعاً مختلف ہے۔ دونوں سے غلطی ہوئی، دونوں کو اپنی غلطی پر ندامت ہوئی دونوں معافی کے خواستگار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں کی توبہ قبول فرمائی۔

سورۃ حجرات میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ربانی ہے کہ:

> ''لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔'' (13:49)

جنس، رنگ، نسل اور مال و دولت اسلام میں عزت کا معیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں معیار ایک ہی ہے اور وہ تقویٰ۔ محض جنس کی بنیاد پر نہ اللہ کے ہاں سزا ملے گی اور نہ ہی جزا۔

Marfat.com

سورۃ آل عمران میں ارشاد ربانی ہے کہ ''جواب میں ان کے رب نے فرمایا، میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں، خواہ مرد ہو یا عورت۔'' (195:3)

ان آیات مبارکہ سے یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ اسلام مرد اور عورت کے درمیان نہ تو اخلاقی اور روحانی ذمہ داریوں کے حوالے سے کوئی تفریق روا رکھتا ہے اور نہ ہی فرائض وواجبات کے لحاظ سے۔ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور زکوٰۃ دینا جس طرح مرد پر فرض ہے اسی طرح عورت پر بھی لازم ہے۔

اسلام نے عورت کو کچھ اضافی سہولتیں ضرور دی گئی ہیں مثلاً ایام مخصوص کے دوران عورت کو نماز کی رخصت دی گئی ہے۔ یہ نمازیں اُسے معاف ہیں، اسی طرح ایام مخصوص اور نفاس کے دوران چھوٹنے والے روزے بھی وہ بعد میں رکھ سکتی ہے، عورتوں کے حقوق کے لحاظ سے اسلام نے عورت کو جائیداد رکھنے اور اُس کی خرید وفروخت کرنے کا حق آج سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے دیا تھا جبکہ برطانیہ میں یہی حق عورت کو 1870ء میں آ کر ملا۔ جہاں تک عورت کے کام کرنے اور روزی کمانے کا تعلق ہے، اسلام اس کی بھی پوری اجازت دیتا ہے۔ قرآن وحدیث میں کہیں بھی عورت کے کام کرنے پر پابندی عائد نہیں کی۔ ایک حقیقی اسلامی معاشرے میں بہت سے ایسے پیشے ہیں جن کو خواتین اختیار کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر میڈیکل کے شعبہ میں اور شعبہ تعلیم میں خواتین ملازمت کر سکتی ہیں۔ اسلام عورت کو کوئی ایسا پیشہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا جس میں عورت کے حسن وجمال کو نمایاں کیا جائے۔ مثال کے طور پر اداکاری اور ماڈلنگ وغیرہ اسلام مین جائز نہیں ہے۔ عام طور پر اسلامی معاشرے میں عورتوں کو ملازمت کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ اسلام تمام تر معاشی ذمہ داریاں مرد کو سونپتا ہے اور عورت پر کمانے کی ذمہ داری بالکل نہیں عائد کرتا۔ گویا اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ عورت کو ملازمت کی ضرورت ہو تو اسلام اُسے اس سے روکتا نہیں ہے۔ اسلام بنیادی طور پر فکر معاش کی ذمہ داری خاندان کے مرد پر عائد کرتا ہے، اسلام عورت پر ایسی کسی ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ شادی سے پہلے خاتون کے باپ یا بھائیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُس کی تمام ضروریات اپنی استطاعت کی حد تک پوری کریں۔ شادی کے بعد یہ ذمہ داری اُس کے شوہر کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور اُس کے کھانے پینے، کپڑوں اور رہنے سہنے کا بندوبست اُس کا خاوند کرتا ہے اگر اُس خاتون کا خاوند فوت ہو

Marfat.com

جائے تو یہ ذمہ داری اُس کے بیٹوں پر عائد ہو جاتی ہے گویا جب تک کوئی مرد موجود ہے کمانے کی ذمہ داری اُسی کی ہے۔ شادی کے موقع پر بھی دیکھا جائے تو اسلامی اصولوں کی روشنی میں عورت ہی فائدے میں رہتی ہے کیونکہ نکاح کے موقع پر اُسے حق مہر کی صورت میں ایک معقول رقم بطور تحفہ ملتی ہے اسلامی اصول کے مطابق بیوی کتنی ہی مال دار کیوں نہ ہو، کمانا اور روٹی، کپڑے اور مکان کا بندوبست کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے کیونکہ معاشی ذمہ داری اسلام صرف اور صرف مرد کے کاندھوں پر ڈالتا ہے۔ طلاق یا علیحدگی کی صورت میں بھی عدت کے دوران بیوی کے نفقے کا ذمہ دار مرد ہے۔ اگر بچے بھی ہوں تو ان کے اخراجات پورے کرنا بھی اسی کا فرض ہے۔ اسلام نے آج سے صدیوں پہلے ہی عورت کو وراثت کا حق دیا۔ یعنی عورت بیوی کی حیثیت سے، ماں کی حیثیت سے، بہن کی حیثیت سے اور بیٹی کی حیثیت سے وراثت میں حصہ دار ہے۔

ظہور اسلام سے قبل، دور جاہلیت کے عرب معاشرے میں لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ اسلام نے آ کر اس مکروہ اور ظالمانہ رسم کا خاتمہ کر دیا۔ اسلام بیٹی کی تعلیم و تربیت اچھے طریقے سے کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اپنی دو بیٹیوں کی خوش اسلوبی سے پرورش کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح میرے ساتھ ہوگا۔ آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں اکٹھی کر کے دکھایا۔''

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ ''جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کی اچھی طرح پرورش کی اور اُن کا خیال رکھا اور محبت کے ساتھ انہیں پالا وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔''

حضور ﷺ صرف زبانی احکامات نہیں دیتے تھے بلکہ آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بھی ایسے ہی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔

اگر اسلام سے پہلے کے مذاہب اور تہذیبوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے میں عورت کو شیطان کی آلہ کار سمجھا جاتا تھا۔ یعنی یہ خیال کیا جاتا تھا کہ شیطان عورت کے ذریعے انسان کو گمراہ کر رہا ہے۔ اسلام میں عورت کا تصور اس کے بالکل الٹ ہے کیونکہ اسلام عورت کو ''محسنہ'' قرار دیتا ہے یعنی شیطان سے بچنے کا ذریعہ خیال کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ''جس نے نکاح کر لیا، اُس نے اپنا آدھا دین محفوظ کر لیا۔'' نکاح کے لئے فریقین کی رضامندی ایک لازمی شرط ہے، یعنی مرد اور عورت دونوں کو اس رشتے کے لئے راضی ہونا

Marfat.com

چاہیئے۔کوئی فرد بھی خواہ لڑکی کا والد ہی کیوں نہ ہو۔اپنی بیٹی کی شادی زبردستی نہیں کر سکتا۔ اسلام میں بیوی کی حیثیت باندی کی نہیں بلکہ شوہر کے ساتھ بالکل مساوی حیثیت ملتی ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا سلوک اپنے گھر والوں سے اچھا ہے۔'' قرآن کریم شوہر اور بیوی کو مکمل برابری کی حیثیت دیتا ہے لیکن اس نے گھر یا خاندان کا سربراہ مرد کو بنایا ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ ''عورتوں کیلئے بھی معروف طریقہ پر ویسے ہی حقوق ہیں، جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم ودانا موجود ہے۔''(228:2)

اس آیت میں مرد کو عورت پر ایک درجہ برتری یا فضیلت حاصل ہے۔اس کے معنی یہ ہیں، مرد کی ذمہ داریاں ایک درجہ زیادہ ہیں۔یعنی بیوی، بچوں کی حفاظت پرورش اُن کے کھانے پینے کی ذمہ داری مرد پر ہی ہیں۔

اسلام میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین کی گئی ہے۔والدین میں سے ماں کو اسلام نے بڑی عزت اور مرتبہ عطا کیا ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔یعنی ماں کی عزت اور خدمت اولاد پر فرض ہے۔صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے ''ایک شخص نے حضور ﷺ سے پوچھا۔کہ مجھ پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا تیری ماں کا۔اُس نے پوچھا اس کے بعد، آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں کا، اُس شخص نے تیسری بار پوچھا۔اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا، تیری ماں کا۔ جب اُس نے چوتھی مرتبہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرے باپ کا۔''(بخاری)

گویا اس حدیث کی روشنی میں انسان پر تین چوتھائی حق ماں کا ہے اور ایک چوتھائی باپ کا حق ہے۔یعنی ماں کی خدمت کا حق سب سے زیادہ ہے۔ایک مرد پر پہلا حق اُس کی ماں کا ہے۔

اگر ہم اسلامی قانون کا جائزہ لیں تو اسلامی قانون کے لحاظ سے بھی مرد اور عورت کے حقوق بالکل یکساں ہیں۔اسلامی شریعت مرد اور عورت کی جان اور مال کو یکساں تحفظ فراہم کرتی ہے۔اگر کوئی مرد کسی عورت کو قتل کر دے تو اُسے بھی سزائے موت ہی دی جائے گی۔یعنی اسے بھی قصاص میں قتل کیا جائے گا، جیسے کسی مرد کے قاتل کو سزائے موت ملتی ہے۔

اب ہم جائزہ لیتے ہیں قانون شہادت کا۔اسلام نے عورت کو گواہی کا حق آج سے

Marfat.com

چودہ سو برس پہلے دیا تھا۔ یہودی ربی حضرات بیسویں صدی میں غور وفکر کر رہے تھے کہ عورت کو گواہی دینے کا حق ہونا چاہئے یا نہیں۔

ایک اہم بات یہاں واضح کرنا ضروری ہے کہ اسلام مرد اور عورت کی برابری پر یقین رکھتا ہے لیکن یہ حقوق یکساں نہیں ہیں مثلاً دو افراد امتحان دیتے ہیں۔ ایک فرد کے پہلے پیپر میں 70 نمبر، دوسرے میں 80 نمبر اور تیسرے میں 50 ہیں مگر دوسرے فرد نے پہلے پیپر میں 50، دوسرے میں 80 نمبر اور تیسرے میں 70 نمبر ہیں اگر ان کو جمع کیا جائے تو ٹوٹل 200 نمبر بنتے ہیں۔ یعنی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نمبروں کے لحاظ سے دونوں افراد برابر ہیں لیکن پیپرز کے لحاظ سے یہ دونوں یکساں نہیں ہیں کیونکہ پہلے فرد کے پہلے پیپر میں 70 نمبر تھے جبکہ دوسرے فرد کے پہلے پیپر میں 50 نمبر ہیں اس طرح کا معاملہ اسلام میں مرد اور عورت کا ہے یعنی بعض معاملات میں مرد برتر ہے اور بعض میں عورت۔ لیکن مجموعی طور پر برابری ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مرد کو زیادہ قوت جسمانی دی ہے فرض کریں کہ اگر گھر میں کوئی چور آ جائے، تو کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ اُس کے مقابلے کے لئے اپنی ماں یا بیوی کو آگے کر دیں۔ بے شک آپ مرد اور عورت کی برابری پر کتنا ہی یقین کیوں نہ رکھتے ہوں۔ پھر بھی چور کا مقابلہ آپ ہی کریں گے کیونکہ اُن کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایک درجہ زیادہ جو دیا گیا ہے یعنی جسمانی قوت آپ کو زیادہ دی گئی ہے لہٰذا قدرتی طور پر مرد کا ہی فرض بنتا ہے کہ اپنے بیوی بچوں کی جان و مال کی حفاظت کی جائے۔ اس کے علاوہ اسلام نے والدین کی خدمت اور اطاعت پر بہت زور دیا ہے لیکن والد اور والدہ کو اس معاملے میں برابر قرار نہیں دیا گیا بلکہ ماں کی خدمت اور اطاعت پر تین گنا زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یعنی یہاں پر ماں کو باپ کے اوپر فوقیت حاصل ہے یعنی گو کہ ماں باپ دونوں اہم ہیں لیکن ماں کو باپ پر زیادہ درجہ حاصل ہے۔ یہاں پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس معاملے میں عورت کو مرد پر ایک درجہ برتری اسلام نے ہی دی ہے۔ اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عورت اور مرد کے حقوق تو برابر ضرور ہیں لیکن ہر لحاظ سے یکساں نہیں۔ اگر غور کیا جائے تو اسلام کے اصولوں کے مطابق ایک عورت زیادہ فائدے میں رہتی ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

اسلام میں خواتین کے حقوق کے بارے میں بعض غلط فہمیاں اور اعتراضات کی حقیقت

آج یورپ اور امریکہ کی عورت بے سکون اور خوشی اور راحت سے کوسوں دور ہے جب کوئی انسان مشکل میں ہوتا ہے تو اس کو حل کرنے اور اُس مشکل سے نکلنے کی کوششیں کرتا ہے۔ اپنی بے سکونی کی وجہ سے یورپی خواتین جب اسلام کی خوبصورت تعلیم کی طرف متوجہ ہونا شروع ہوئیں اُس وقت یورپ اور امریکہ کے عیسائی پادریوں اور رہنماؤں نے یورپی خواتین کو اسلام سے متنفر کرنے کے لئے مختلف غلط فہمیوں اور اعتراضات کو اچھالنا شروع کر دیا جن کا تعلق بظاہر خواتین کے حقوق سے تھا تا کہ یورپی عورت اسلام کی طرف متوجہ نہ ہو جائے۔

معزز قارئین! اب ہم اُن غلط فہمیوں اور اعتراضات کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ اسلام پر کئے جاتے ہیں جن کا تعلق خواتین کے حقوق سے ہے۔

اگر مرد کو جنت میں حور ملے گی عورت کو جنت میں کیا ملے گا؟

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب ایک مرد جنت میں داخل ہوگا تو اُسے ''حور'' یا ایک خوبصورت عورت ملے گی۔ جب ایک عورت جنت میں داخل ہوگی تو اُسے کیا ملے گا۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ حور کے معنی صرف خوبصورت عورت نہیں ہیں یہ لفظ حور اصل میں جمع ہے جس کا واحد ''احور'' بھی ہے اور ''حور'' بھی ہے، ان میں سے ایک لفظ مذکر ہے اور ایک مؤنث ہے۔ جبکہ جمع دونوں کی حور ہی ہے۔ حور کا لفظی مطلب ہے ''بڑی خوبصورت آنکھیں۔'' اسی مقصد کے لئے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر ازواج کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ ازواج کا لفظ

Marfat.com

زوج کی جمع ہے اور زوج کا مطلب ہے، ساتھی، شریک زندگی مرد کے لئے عورت زوج ہے اور عورت کے لئے مرد زوج ہے۔ انگریزی میں اگر حور کا ترجمہ کیا جائے تو Companion بنتا ہے۔ یہ ایسا لفظ ہے جو مذکر کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لئے بھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرد کو جنت میں ایک بڑی بڑی آنکھوں والی خوبصورت شریک زندگی ملے گی اور عورت کو بھی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والا ساتھی مرد ملے گا۔

اگر مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں تو پھر عورت کو پردے کا حکم کیوں دیا گیا:

اگر آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ عورت کو حجاب کا حکم دینے سے پہلے قرآن کریم مرد کو حجاب کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ "مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاؤں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے، جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے۔" (30:24)

اس کے بعد اگلی آیت میں ارشاد ربانی ہے: "اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔" (31:24)

اس آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے مردوں کو حکم ہے کہ مرد اپنی نگاہوں کو نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاؤں کی حفاظت کریں اس کے بعد عورتوں کو حکم دیا گیا ہے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق عورت کا لباس تنگ اور چست نہیں ہونا چاہیے۔ یعنی اس قسم کا لباس نہیں پہننا چاہئے جس سے جسم کے نشیب و فراز واضح طور پر نظر آنے لگیں۔ عورت کا لباس اتنا باریک بھی نہیں ہونا چاہئے کہ عورت کا جسم اُس میں سے نظر آئے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق عورت کا لباس اتنا شوخ اور بھڑکیلا بھی نہیں ہونا چاہئے یعنی ایسا لباس نہیں ہونا چاہئے جو جنس مخالف کو ترغیب دینے والا ہو۔ اس کے علاوہ مردوں کے لباس جیسا لباس بھی نہیں پہننا چاہیے۔

اب اس سوال کی طرف آتے ہیں کہ عورتوں پر پردے کی پابندی کیوں لگائی گئی اور دوسرے یہ کہ مردوں اور عورتوں کے اختلاط سے کیوں روکا گیا۔ اس مقصد کے لئے ہمیں دونوں

Marfat.com

معاشروں یعنی ایک اسلامی معاشرہ جس میں پردہ پر عمل کیا جاتا ہے اور دوسرا یورپی معاشرہ جن میں پردے کا تصور بھی موجود نہیں، کا جائزہ لینا پڑے گا۔ معزز قارئین پیچھے پڑھ ہی آئے ہیں کہ یورپی اور امریکن معاشرے میں عورت کے ساتھ کیسی کیسی زیادتیاں ہوتی ہین۔ یہاں اگر یہ سوال کیا جائے کہ اگر امریکہ کی ہر عورت پردہ کرنا شروع کردے تو کیا ہوگا۔ کیا زبردستی آبروریزی کی وارداتوں کی شرح یہی رہے گی۔ کیا ان وارداتوں میں اضافہ ہوگا یا کمی ہوگی۔ یقیناً ان وارداتوں کی شرح انتہائی کم ہو جائے گی۔ اسلام کی تعلیم اکمل ترین ہے جہاں وہ عورتوں کو پردے کا حکم دیتا ہے تو وہاں مردوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔

اسلام میں زبردستی آبروریزی کی سزا موت ایک وحشیانہ سزا ہے:

اسلامی تعلیمات پر ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اسلام میں زبردستی آبروریزی کی سزا موت ہے جو کہ ایک وحشیانہ سزا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر یہ سوال اعتراض کرنے والوں سے ہی کیا جائے کہ فرض کریں اگر کوئی آپ کی بہن کے ساتھ زیادتی کرے۔ اب قطع نظر کہ اسلامی قانون کیا کہتا ہے، یا قطع نظر آپ کا ملکی قانون کیا کہتا ہے۔ اگر آپ کو جج بنا دیں تو یقیناً آپ بھی یہی جواب دیں گے۔ اس کی سزا موت ہونی چاہئے۔ یہ فطرت کی آواز ہے جو کہ انسان کے اندر سے اُٹھتی ہے اور اسلام بھی فطرت کے قریب ترین دین ہے۔ اس سلسلہ میں اگر مختلف لوگوں سے سوال کیا جائے تو ہوسکتا ہے کہ بعض یہ جواب دیں کہ ایسے شخص کو اذیتیں دے کر ہلاک کرنا پسند کریں گے۔ اگر ہم اس بات کا دوبارہ جائزہ لیں کہ اگر یورپ اور امریکہ میں اسلامی شریعت نافذ کردی جائے جہاں عورتوں کو حکم ہو کہ وہ پردہ کریں اور مردوں کو کہا جائے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں۔ کیا وہاں جرائم ہوں گے، کسی عورت پر جنسی حملے ہونگے یا کسی عورت کی زبردستی آبروریزی ہوگی۔ یہ فیصلہ اے یورپ کے رہنے والوں اے امریکہ کے رہنے والو فیصلہ آپ خود کریں کہ اسلام کی حسین اور کامل ترین شریعت بہتر ہے یا آپ کی آزادی کے نام پر بے حیائی اور برائیوں میں مبتلا ہونا اگر ان ممالک میں کسی عورت کے ساتھ کوئی زبردستی کرے گا تو قانون کے مطابق اس کو موت کی سزا دیدی جائے، تو آپ کے خیال میں برائیوں اور زیادتیوں کا گراف ہزاروں سے گر کر شاید صفر پر آجائے یعنی جب کسی شخص کو یہ یقین ہو کہ اگر میں کسی کے ساتھ زبردستی کروں گا تو مجھے بھی موت کی سزا ہوگی۔ کیا وہ چند لمحوں کے مزہ کے لئے

Marfat.com

اپنی جان گنوا سکتا ہے۔ یقیناً نہیں، اگر یہ ممالک اس اسلامی قانون کو نافذ کر دیں تو وہاں بے حیائی، فحاشی اور ظلم و زیادتی ختم ہو سکتی ہے۔ اس کی ایک مثال سعودی عرب ہے جہاں اسلامی قانون نافذ ہے وہاں اگر کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ زیادتی کرتا ہے تو اُسے سرِعام پھانسی کی سزا دی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہاں زیادتی کے واقعات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

اسلام میں مردوں کو اہل کتاب خواتین سے شادی کی اجازت دیتا ہے مگر مسلمان خواتین کو اہل کتاب مردوں سے شادی کی اجازت نہیں دیتا:

اسلام پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ مردوں کو تو اجازت دیتا ہے کہ اہل کتاب خواتین سے شادی کر سکتے ہیں مگر مسلمان عورتوں کو اجازت نہیں دیتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سے شادی کرے گی تو اُس کا خاوند اور اُس کے خاندان والے گھر والے اس عورت کے مقدس ترین ہستیوں یعنی انبیائے کرام کی توہین یا ان کی شان میں کسی گستاخی کے مرتکب نہیں ہوں گے کیونکہ بحیثیت مسلمان ہم یہودیوں اور عیسائیوں کے انبیائے کرام یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی عزت اور احترام کرتے ہیں کیونکہ جن انبیاء کرام پر اُن کا ایمان ہے ان پر ہمارا بھی ایمان ہے بلکہ مسلمان تو تمام انبیاء کرام یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور اُن کی عزت اور احترام کرتے ہیں چونکہ یہودی اور عیسائی ہمارے پیارے پیغمبر حضور ﷺ پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہٰذا اگر ایک مسلمان عورت کسی اہل کتاب خاندان میں جائے گی تو اس بات کا خطرہ ہے کہ وہاں اُس کے نبی ﷺ کا احترام اور تقدس ملحوظ نہیں رکھا جائے گا اور عین ممکن ہے کہ اس کے عقائد کا مذاق اڑایا جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمان عورت کو اہل کتاب مرد سے شادی کی اجازت نہیں دی گئی جبکہ مسلمان مرد کو اہل کتاب عورت سے شادی کی اجازت ہے۔

یہاں ایک اہم بات بھی پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اسلام نے اہل کتاب میں سے بھی انہی خواتین سے شادی کرنے کی اجازت ہے جو ایمان لانے والی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بلکہ پیغمبر تسلیم کرتی ہیں اور ایک اللہ پر ایمان رکھتی ہیں۔

Marfat.com

اسلام مرد کو چار شادیوں کی اجازت دیتا ہے لیکن عورت کو یہ اجازت نہیں ہے:

اہل مغرب اسلام پر یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ ایک مرد کو تو اجازت ہے کہ وہ چار شادیاں کر سکتے ہیں مگر عورت کو چار شادیوں کی اجازت کیوں نہیں ہے۔ اس کے لئے چند نکات قابلِ غور ہیں: پہلی بات تو یہ ہے کہ فطرت کی طرف سے مرد میں جنسی خواہش اور جذبہ عورت کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے اس کے علاوہ ہر ماہ عورت کو Menses ہوتے ہیں اور اگر Pregnency ہو جائے تو اس صورت میں عورت کی خواہش کم ہو جاتی ہے مگر مرد کا جذبہ اور خواہش وہی ہوتی ہے۔ اسلام چونکہ فطرت کے قریب ہے۔ ایسا موقع پر یہ خطرہ ہو سکتا ہے کہ مرد کسی برائی کی طرف متوجہ ہو جائے اس لئے اسلام نے ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دونوں جنسوں کی حیاتیاتی ساخت میں فرق اس نوعیت کا ہے کہ مرد کے لئے ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ زندگی گزارنا آسان ہے جبکہ عورت کے لئے بہت مشکل ہے کیونکہ میڈیکل سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ Menses کے دوران عورت کچھ ذہنی اور نفسیاتی تبدیلیوں سے گزرتی ہے اس لئے اگر ایک عورت کے ایک سے زیادہ خاوند ہوں تو اُس کے لئے ذہنی طور پر اس صورتحال سے نبٹنا بہت مشکل ہے۔

ایک سبب یہ ہے کہ میڈیکل سائنس کے مطابق اگر ایک عورت ایک سے زیادہ مردوں کے ساتھ جنسی روابط رکھتی ہے تو اس کے بیماریوں کے شکار ہونے اور یہ بیماریاں پھیلانے کے امکانات بہت زیادہ ہیں جبکہ اگر ایک مرد ایک سے زیادہ شادیاں کرتا ہے تو ایسے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ آج یورپ میں اور امریکہ میں جو مختلف جنسی بیماریاں اور ایڈز پھیلا ہوا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک عورت کے کئی مردوں سے تعلقات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اگر کسی ایک مرد کو ایڈز ہوگی تو اگر کسی عورت سے تعلق قائم کرتا ہے تو ایڈز کے جراثیم اُس عورت میں سرایت کر جائیں گے۔ پھر جب جتنے بھی مرد اُس ایڈز زدہ عورت سے تعلقات رکھیں گے تو اُن سب کو ایڈز ہو جائے گی یعنی فطرت کی طرف سے یہ بدکاری کی سزا اُن لوگوں کو ملتی ہے لیکن

Marfat.com

اگر کوئی مرد جو کہ بدکاری نہیں کرتا اُس کی چار بیویاں ہیں تو اُن سے تعلقات رکھنے کے باوجود ہر قسم کی جنسی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے یعنی حلال میں ہی عافیت ہے۔

ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ اگر ایک مرد کی ایک سے زیادہ بیویوں سے اولاد ہے تو اس کے ہر بچے کو اپنی ماں کا بھی علم ہوگا اور باپ کا بھی۔ یعنی یہ بچہ اپنے والدین میں یقینی شناخت کر سکے گا اگر ایک مرد کی چار بیویاں ہیں اور چاروں بیویوں کی ایک ایک اولاد ہے تو چاروں بچوں کو پتہ ہوگا کہ ہمارا باپ ایک ہے گویا مائیں مختلف ہیں۔ دوسری طرف اگر ایک عورت کے شوہر ایک سے زیادہ ہوں تو اس کے بچوں کو اپنی ماں کا تو علم ہوگا لیکن باپ کا علم نہیں ہوگا اور اگر وہ بڑا ہو کر سکول میں داخل ہوگا تو ولدیت کی جگہ پر کس کا نام لکھوائے گا۔ اس کے علاوہ اگر ایک عورت کے ایک سے زیادہ خاوند ہوں اور اگر ایک خاوند عورت کو اپنے پاس بلائے اور دوسرا خاوند اُس کو اپنے پاس بلائے تو اُس وقت وہ عورت کیا کرے گی۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہر ایک صاحب انصاف پسند یہی کہے گا کہ اسلام کا قانون یعنی مرد کا ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت فطرت کے قریب ترین ہے اگر یہاں کسی کو شک ہو تو عمل کر کے دیکھ سکتا ہے۔

اسلام کے مطابق کوئی عورت پیغمبر کیوں نہیں ہو سکتی؟

اصل میں یہ اعتراض اسلام پر نہیں بلکہ یہ اعتراض تو نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے اوپر ہے کہ اُس نے کسی عورت کو پیغمبر کیوں نہیں بنایا۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ جس پر اعتراض کیا ہے جواب بھی اُسی سے معلوم کریں کہ آخر اُس نے کسی عورت کو پیغمبر کیوں نہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہی عورت اور مرد کو بنایا ہے اور اُن کی جسمانی ساخت کا علم ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے عورت کو نبی نہیں بنایا۔ کیونکہ ایک پیغمبر عام لوگوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتا ہے لیکن ایک عورت پیغمبر کے لئے ممکن نہیں ہے، اسی طرح ہر ماہ ایک عورت کو Menses بھی ہوتے ہیں اور میڈیکل سائنس کے تحت Menses کے دوران عورت کچھ ذہنی اور نفسیاتی تبدیلیوں سے گزرتی ہے جسکی وجہ سے اکثر اُس کے مزاج میں چڑ چڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان بیشتر جھگڑے انہی دنوں میں ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ایک عورت جب وہ Pregnent ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ کچھ عرصے تک وہ اپنے فرائض سرانجام

Marfat.com

نہیں دے سکے گی۔عورت پر چونکہ خاوند، بچوں اور گھر بار کی ذمہ داری ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے عورت کو پیغمبر نہیں بنایا، گویا یہ اللہ تعالیٰ کا عورتوں پر احسان عظیم ہے کیونکہ ایک عورت کو گھر بار کے ساتھ پیغمبری کے فرائض ادا کرنا مشکل ہو جاتا۔

ان سب کے علاوہ یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء تشریف لائے اور تقریباً تمام انبیاء کرام کی شدید مخالفت کی گئی۔اُن پر قاتلانہ حملے کروائے گئے اور بعض انبیاء کرام شہید کر دیئے گئے اور بعض انبیاء کا بلکہ حضور ﷺ کا بھی کئی سال تک سوشل بائیکاٹ کیا گیا یہ سب وہ مشکلات ہیں جو کہ ایک پیغمبر کو پیش آتے ہیں، یہ ساری مشکلات ایک عورت کو برداشت کرنا ممکن نہیں۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو پیغمبر نہیں بنایا۔

کیا اسلام مخلوط تعلیم کی اجازت دیتا ہے؟

اسلام اس سلسلہ میں کیا تعلیم دیتا ہے، اس کا جائزہ بعد میں لیتے ہیں۔ The World this week نامی رسالے میں ایک رپورٹ شائع ہوئی۔اِس رپورٹ میں مخلوط اور جداگانہ تعلیم والے سکولوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ برطانیہ کے سکولوں کے بارے میں ہے۔اس سروے میں بتایا گیا ہے کہ مجموعی طور پر جداگانہ تعلیم والے اداروں کے نتائج مخلوط تعلیم والے سکولوں کے مقابلے میں بہت بہتر تھے۔اس سلسلہ میں اساتذہ نے بتایا کہ جداگانہ تعلیم والے اداروں میں طالب علم تعلیم پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔اس رپورٹ میں مزید یہ بتایا گیا کہ مخلوط اداروں میں پڑھنے والے بچے زیادہ وقت جنس مخالف کی توجہ حاصل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ان کی زیادہ توجہ جنس مخالف کے ساتھ تعلق بنانے پر ہوتی ہے نہ کہ تعلیم حاصل کرنے پر۔ان وجوہات کی بنا پر برطانوی حکومت جداگانہ اداروں کی تعداد بڑھانے پر غور کر رہی ہے امریکہ کے بارے میں ایک رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ لڑکیاں حصول تعلیم پر کم اور اپنے ہم جماعتوں سے جنسی معلومات حاصل کرنے پر زیادہ وقت صرف کرتی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں سکول اور یونیورسٹی جانے والی 25 فیصد طالبات زبردستی آبروریزی کا شکار ہوتی ہیں۔اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ مخلوط تعلیمی نظام ہے۔اسلام مخلوط تعلیم کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا لیکن اگر کسی جگہ مخلوط تعلیم جیسے مختلف یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے تو وہاں عورت کو مکمل پردے میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہے۔

Marfat.com

اسلام میں خواتین کو مسجد میں جانے کی اجازت کیوں نہیں؟

اسلام خواتین کو مسجد میں نماز پڑھنے سے نہیں روکتا مگر خواتین کی آسانی کے لئے اُن کو پابند نہیں کرتا کہ آپ ضرور مسجد میں آ کر نماز پڑھیں۔ ایک دفعہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب 27 گنا زیادہ ہے۔ ایک خاتون نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارے شیر خوار بچے ہیں اور ہمیں گھر کا کام کاج کرنا ہوتا ہے ہم کس طرح مسجد میں آ سکتی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عورت کے لئے مسجد کی نسبت کمرے میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اگر اس کے بچے چھوٹے ہیں یا کوئی اور مسئلہ ہے تو اُسے وہی ثواب ملے گا جو مسجد میں نماز پڑھنے کا ہے۔ یعنی اسلام نے عورتوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں اجازت دی ہے کہ اگر وہ مسجد میں نماز پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتی ہیں اور اگر گھر پر پڑھنا چاہیں تو گھر میں بھی پڑھ سکتی ہیں۔ گھر میں بھی اُن کو مسجد کا ہی ثواب ملے گا۔ کئی ممالک مثلاً سعودی عرب، انڈونیشیا، امریکہ اور لندن اور اس کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی خواتین مسجد میں جا کر نماز پڑھتی ہیں لیکن مردوں سے علیحدہ۔

اسلام واحد مذہب ہے جو چار شادیوں کا حکم دیتا ہے:

قرآن کریم دنیا کی واحد الہامی کتاب ہے جو ایک شادی کی ترغیب دیتی ہے اور کوئی ایسی مقدس کتاب موجود نہیں جو ایک شادی کا حکم دیتی ہو۔ آپ پوری ''گیتا'' پڑھ جائیں پوری ''رامائن'' پڑھ لیں۔ پوری ''مہابھارت'' پڑھ لیں۔ کہیں آپ کو یہ لکھا نہیں ملے گا کہ ایک شادی کرو حتیٰ کہ بائبل میں بھی آپ ایک شادی کا حکم تلاش نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ اگر آپ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کریں تو بیشتر راجوں، مہاراجوں کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ کرشنا کی بھی بہت سی بیویاں تھیں اگر یہودی قانون کا مطالعہ کریں تو یہودیت میں گیارھویں صدی عیسوی تک مردوں کو کثرت ازواج کی اجازت حاصل رہی ہے یہاں تک ربی گرشم بن یہوواہ نے اس پر پابندی عائد کر دی۔ اس کے باوجود عرب علاقوں میں آباد یہودی 1950ء تک ایک سے زیادہ شادیاں کرتے رہے لیکن 1950ء میں اسرائیل کے علماء نے کثرت ازواج پر مکمل پابندی لگا دی۔ اسی طرح عیسائی انجیل بھی کثرت ازدواج کی اجازت

Marfat.com

دیتی ہے۔ یہ تو چند صدیاں پہلے عیسائی علماء نے ایک سے زائد شادیوں پر پابندی لگائی ہے۔

ہندوستانی قانون میں بھی پہلی دفعہ 1954ء میں کثرت ازدواج پر پابندی لگائی گئی۔ اس سے قبل ہندوستان میں قانونی طور پر بھی مرد کو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت تھی۔

اسلام کہیں بھی چار شادیوں کا حکم نہیں دیتا۔ ایک سے زائد شادیوں کی اجازت باوقت ضرورت ہے مثلاً اگر کبھی دنیا میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں جیسے جنگی حالات، فسادات یا انقلابات میں ہوتا ہے۔ جنگوں میں مرد بڑی تعداد میں مارے جاتے ہیں اور یتیموں اور بیواؤں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ معاشرہ ان بیوگان اور یتیموں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کر سکتا، اس صورت میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت ہی ان مسائل کا حل ہے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کو گھر کا تحفظ میسر آ جائے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ سے یہ صدائیں اُٹھی تھیں کہ ان متاثرہ ممالک میں دو تین شادیوں کی اجازت ہونی چاہیے، عام حالات میں اسلام ایک ہی شادی کی اجازت دیتا ہے۔ آج دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔ اگر صرف ایک ہی شادی کی اجازت ہو تو پھر اُن عورتوں کا کیا بنے گا جن کی ساری عمر شادی نہیں ہو سکتی کیونکہ مردوں کی تعداد کم ہے۔ عراق کی جنگ میں بھی لاکھوں مسلمان شہید کر دیئے گئے اس کے بعد افغانستان کی جنگ کے دوران تقریباً پندرہ لاکھ افراد شہید کر دیئے گئے۔

اس وقت امریکہ کے شہر نیویارک میں عورتوں کی تعداد مردوں سے ایک لاکھ زیادہ ہے پورے امریکہ میں مردوں کے مقابلے میں 87 لاکھ خواتین زیادہ ہیں۔ برطانیہ میں بھی مردوں کے مقابلے میں چالیس لاکھ عورتیں زیادہ ہیں۔ جرمنی میں مردوں کے مقابلے میں پچاس لاکھ عورتیں زیادہ ہیں۔ روس میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلے میں ستر لاکھ زیادہ ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عورتوں کی تعداد پوری دنیا میں زیادہ ہے اس صورت میں دو راستے ہیں پہلی صورت میں عورت کسی شادی شدہ مرد سے شادی کر لے یا پھر عوامی ملکیت کے راستے پر چل پڑے۔

Marfat.com

اسلام میں عورت کی گواہی آدھی کیوں ہے اور جائیداد میں آدھا حصہ کیوں دیا جاتا ہے؟

اس سلسلہ میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "(قرض کی دستاویز کے بارے میں) اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ کرلیا کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں۔ تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم منتخب کرو کہ اُن میں سے ایک بھول جائے گی تو دوسری اُسے یاد دلائے گی۔ (البقرہ:282)

یہاں یہ غور کرنا چاہیے کہ اولاً گواہی کے لئے بھی ایک نہیں دو مرد کہے گئے ہیں دوسرے یہ کہ صرف قرض کی دستاویز کا معاملہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دوسری عورت بطور گواہ نہیں ہوگی، وہ عدالت میں کچھ نہیں کہے گی بلکہ اگر پہلی عورت اگر بھولے گی تو وہ اُسے یاد دلائے گی۔ تیسری بات یہ کہ عدالتوں کے ماحول میں کٹہرے میں تنہا ایک عورت کا کھڑے ہونا اُسے نروس کرسکتا ہے اور دوسری خاتون کی موجودگی اُسے اعتماد فراہم کرتی ہے۔

اہم بات تو یہ ہے کہ ہر جگہ اور ہر معاملے میں اسلام کی رو سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر نہیں قرار دی جاتی۔ ایسا صرف چند مخصوص صورتوں میں ہی ہوتا ہے قرآن کریم میں کم از کم پانچ ایسے مقامات ہیں جہاں گواہی کا ذکر موجود ہے۔ بغیر کسی قسم کی جنسی تفریق کے بعض مقامات ایسے ہیں جہاں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے صرف دو معاملات ایسے ہیں جہاں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے۔ ایک مالی معاملات اور دوسرا کسی قتل کا معاملہ۔

بعض معاملات ایسے ہیں جن میں عورت کی گواہی مرد کے برابر ہے مثلاً: اگر بیوی شوہر پر الزام لگائے یا شوہر بیوی پر۔ اس سلسلہ میں دونوں کی ذاتی گواہی مساوی ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

باب 7

حقوق انسانی کا بہترین اور کامل ترین چارٹر

نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے حقوق انسانی کا بہترین چارٹر دنیا کو دیا تھا جو کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود ایسا ہی قابل عمل ہے جیسا کہ چودہ سو سال پہلے تھا اور آج سے سینکڑوں سال بعد بھی ویسا ہی قابل عمل ہوگا۔

برطانیہ کا میگنا کارٹا، امریکی آئین اور اقوام متحدہ کا منشور تینوں کو یکجا کر لیا جائے اور آخری خطبہ حجتہ الوداع سے موازنہ کریں تو رحمت العالمین کا خطبہ حجتہ الوداع تمام دستاویزات پر بھاری اور ایک بہترین چارٹر ہے۔ آج بھی اگر اسلام کا یہ آفاقی نظام دنیا میں کہیں بھی نافذ ہو جائے تو بقول برنارڈ شا دنیا جنت ارضی بن جائے گی۔ برنارڈ شا نے یہ بھی کہا تھا کہ میری پیشگوئی ہے کہ کل کا یورپ مسلمان ہوگا۔

انسانوں نے حقوق انسانیت کے مختلف وقتوں میں مختلف آئین بنائے مگر کچھ عرصے کے بعد وہ قابل عمل نہ رہ سکے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین ہی دائمی اور ہمیشہ کے لئے قابل عمل ہوتے ہیں۔ بنی نوع انسان ہمیشہ وحی الٰہی کی روشنی میں سیدھا چلتا ہے اور ترقی کرتا ہے اور جب بھی اپنے بنائے ہوئے اصولوں کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اندھیرے میں گر پڑتا ہے۔ آج ہمارے سامنے کمیونزم کی مثالیں موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں دانشور مارگولیتھ ریورنڈ نے کہا کہ جس طرح آنکھ کے لئے سورج کی روشنی اہم ہوتی ہے اسی طرح انسانی عقل کے لئے وحی کی رہنمائی کا حکم رکھتی ہے۔

انسانیت اُس وقت تک تجرباتی طریقوں میں بھٹکتی رہے گی جب تک قرآن کریم کو اپنا

Marfat.com

لائحہ عمل نہیں بنائے گی۔ آج حقوق نسواں کے لئے بہت سے قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ مگر پیغمبر اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے جب دنیا میں عورت کو ذاتی جائیداد سمجھا جاتا تھا اور اُس دور میں جب مسیحیت میں ایسے سوال اُٹھائے جا رہے تھے کہ کیا عورت میں روح ہوتی ہے اور کیا وہ انسان بھی ہے اور کیا وہ آخرت میں زندہ بھی کی جائے گی۔ اُس وقت دنیا کے بڑے حصے میں عورت گھر والوں کی ملازمہ اور پھر شادی کے بعد شوہر کی جوتی سمجھی جاتی تھی۔ اُس وقت نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کی آواز گونجی کہ اے لوگو۔ عورتوں کے حقوق تم پر ایسے ہی ہیں جیسے تمہارے حقوق اُن پر اور فرمایا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرے۔

تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے لیے بہترین چارٹر

خطبہ حجتہ الوداع

9 ذی الحجہ کو حضور ﷺ نے مقام عرفات میں آخری خطبہ دیا۔ جو آنے والی تمام نسل انسانی کے لئے مشعل راہ ہے یہ تاریخ انسانی کا بے نظیر و بے مثل خطبہ ہے۔ اس میں جاہلی رسوم کی نفی کی گئی ہے انسانی زندگی کے انفرادی اور اجتماعی، معاشرتی، سیاسی، سماجی، فکری اور عملی پہلوؤں کو نہایت مختصر مگر موثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

"حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے ہوئے خطبے کی ابتداء یوں فرمائی۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس کی ذات نے اکیلے ہی باطل کی سب قوتوں کو شکست دی۔"

لوگو! میری بات غور سے سنو میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں اکٹھے ہو سکیں گے۔ لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے انسانو! ہم نے تمہیں ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو، تم میں

Marfat.com

زیادہ عزت وکرامت والا اللہ کی نظر میں وہ ہے جو اس سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔"

چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر اور گورا کالے سے افضل ہے نہ کالا گورے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ پرہیز گاری ہے۔

سب انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ اب بزرگی اور برتری کے سارے دعوے خون اور مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔ بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات پہلے کی طرح باقی رہیں گی۔

قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر آئیں اگر ایسا ہوا تو میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔

قریش کے لوگو! اللہ نے تمہارے جھوٹے غرور کو ختم کر دیا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر کی کوئی گنجائش نہیں۔ لوگو! تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ہمیشہ کے لئے حرام کر دی گئی ہیں ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے، جیسی اس دن کی اور اس ماہ مبارک (ذی الحجہ) کی خاص کر اس شہر کی ہے تم سب اللہ کے سامنے پیش ہو گئے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا دیکھو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا اور آپس میں ہی دنگا فساد کرنے لگو، اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کی امانت پہنچا دے لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اپنے غلاموں کا ضرور خیال رکھو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔

دور جاہلیت کی سب باتیں میں نے اپنے قدموں تلے روند دیں۔ زمانہ جاہلیت کے سب خون کے انتقام اب نہیں لئے جائیں گے۔ پہلا انتقام جسے میں ختم کرتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا۔ اب میں معاف کرتا ہوں۔ دور جاہلیت کے سود کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں عباس بن عبدالمطلب کے خاندان کا سود ہے۔ اب یہ ختم ہو گیا۔

Marfat.com

قرض کی ادائیگی ضروری ہے۔ ادھار لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیے۔ تحفے کا بدلہ دینا اچھا ہے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ جرمانہ ادا کرے۔

کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی کی مرضی کے بغیر اس کے مال میں سے کچھ لے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو، عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے۔

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں اس طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ کوئی خیانت نہ کریں کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اگر وہ ایسا کریں تو اللہ کی طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ انہیں سزا دو اور وہ باز آ جائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ عورتوں سے بہتر سلوک کرو، کیونکہ وہ تمہاری پابند ہیں اور وہ خود اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتیں ان کے بارے میں اللہ کا لحاظ رکھو۔ کہ تم نے انہیں اللہ کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ لوگو! میری بات سمجھ لو، میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر اس پر قائم رہے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب ہے اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں زیادتی سے بچنا کہ تم سے پہلے گروہ انہی باتوں کے سبب ہلاک ہو گئے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز ادا کرو، مہینے بھر کے روزے رکھو اور اپنے مال کی زکوٰۃ خوشی سے ادا کیا کرو، اپنے اللہ کے گھر کا حج کرو اور اپنے صاحب اختیار لوگوں کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے اب مجرم خود اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا اور نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

سنو جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہئے کہ یہ احکام اور باتیں ان لوگوں کو بتا دیں۔ جو یہاں نہیں ہیں، ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور یاد رکھنے والا ہو۔

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں اللہ کے ہاں سوال کیا جائے گا بتاؤ تم کیا جواب دو گے۔ لوگوں نے جواب دیا، کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے۔ آپ ﷺ نے دین کی امانت پہنچا دی اور رسالت کا حق ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔

حضور ﷺ نے انگشت شہادت آسمان کی جانب اُٹھائی اور فرمایا۔ اے اللہ گواہ رہنا،

Marfat.com

تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں خدایا گواہ رہنا۔ خدایا گواہ رہنا۔

خطبے کی نمایاں باتیں:

1۔ جاہلی رسومات کی نفی

2۔ انسان پر انسان کا خون اور ظلم ہمیشہ کے لئے حرام۔

3۔ نسلی، جغرافیائی اور زبان کے امتیازات کے مقابلے میں ہر انسان کی فصیلت اس کے اعمال پر ہے۔

4۔ امانت کا احترام اور اس کی واپسی ضروری قرار دی گئی۔

5۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

6۔ جاہلیت کے باہمی انتقام اور دشمنیاں ختم کر دی گئیں۔

7۔ اپنے معاملات میں دیانت، عزت نفس اور رواداری کا خیال رکھا جائے۔

8۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔

9۔ میرے بعد رہنمائی کتاب اللہ سے حاصل کرنا۔

10۔ عورتوں سے بہتر سلوک کا حکم۔

11۔ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ آنے والی نسلوں کو میرا پیغام پہنچاتے رہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

اُمتِ مسلمہ کا بدلہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ مخالفین نے اسلام کو بدنام کرنے کیلئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا ہوا ہے اس کے علاوہ بے گناہ مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کو بے گناہ شہید بھی کیا جارہا ہے کبھی اسلام کو ایک دہشت گرد مذہب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر ہم ان حالات کا تجزیہ کریں تو اس سلسلہ میں امت مسلمہ کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کہ وہ آخر اسلام کا دفاع کس طرح کریں اور مخالفین اسلام سے بدلہ کس طرح لیں۔ اس سلسلہ میں لوگوں کی مختلف آراء ہوسکتی ہیں۔ بعض کے خیال میں مخالفین کو واصل جہنم کر کے بدلہ لیا جاسکتا ہے۔ مگر اسلام اس کی تعلیم نہیں دیتا۔ اگر کوئی آپ کی جان و مال پر حملہ کرتا ہے تو پھر آپ کو اختیار ہے کہ اس کا مقابلہ کریں۔ اسلام بنیادی طور پر اخوت، محبت اور ایثار کا دین ہے۔ انسانیت کی بھلائی اور خیر خواہی اسلام کی امتیازی خصوصیت ہے۔ اسلام بنی نوع انسان کا خیر خواہ ہے اسلام کی تمام جنگیں دفاعی جنگیں تھیں۔ یعنی اپنے دفاع میں جنگیں لڑی گئی تھیں، اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے کہ جنگوں میں عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ حضور ﷺ کے عہد کے بعد اگر ہم عہد خلافت کا جائزہ لیں تو کم وبیش دنیا کے کم وبیش 1/3 حصہ پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا تھا مگر کسی غیر مسلم کو نہ ہی ناحق قتل کیا گیا اور نہ ہی کسی کے ساتھ زیادتی کی گئی۔

اب ہم پھر اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ آج مخالفین اسلام طرح طرح کے حملے اسلام پر کر رہے ہیں آخر امت مسلمہ اپنا بدلہ کس طرح لے۔ اس سوال کے جواب کے لئے ہم 1400 سال پیچھے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ نبی اسلام حضرت محمد ﷺ نے مخالفین اسلام سے کس طرح بدلہ لیا۔ حضور ﷺ نے جب دعویٰ نبوت کیا تو عرب کے لوگ آپ کے مخالف ہوگئے اور آپ ﷺ کو طرح طرح کی اذیتیں دیں مگر آپ ﷺ نے اس کا مقابلہ صبر سے کیا

Marfat.com

آپ ﷺ پر سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوجھری رکھی گئی مگر آپ ﷺ نے صبر کیا ایک دفعہ آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے آرام فرمارہے تھے کہ ایک کافر نے آپ ﷺ پر تلوار سونت لی اور کہا کہ آج آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرا اللہ۔ یہ سن کر کافر کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر زمین پر گر گئی اُس وقت حضور ﷺ نے تلوار اٹھا کر فرمایا کہ اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچائے گا اور اس شخص کو معاف فرما دیا۔

جب حضور ﷺ راستے سے گزرتے تو ایک عورت آپ ﷺ پر اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ پھینکتی تھی۔ ایک دن آپ ﷺ وہاں سے گزرے تو اس عورت نے اپنی وہ حرکت نہ کی۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ وہ عورت بیمار ہے۔ یہ سن کر رحمت العالمین اس عورت کی عیادت کیلئے اس عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ حضور ﷺ نے ایک بوڑھی عورت کو دیکھا جو کہ ایک گھڑی اٹھائے ہوئی تھی، حضور ﷺ نے اس بوڑھی عورت کی گھڑی اٹھا کر پوچھا کہ آپ نے کدھر جانا ہے، اور اس عورت کے ساتھ چل پڑے۔ راستے میں اس عورت نے کہا کہ سنا ہے کہ مکہ میں ایک جادوگر محمد (ﷺ) (نعوذ باللہ) آیا ہوا ہے مجھے اس کے گھر سے دور ہی لے کر جانا۔ حضور ﷺ نے اس عورت کو اس کی منزل تک پہنچا دیا اس عورت نے آپ ﷺ کا شکریہ ادا کیا اور آپ ﷺ سے نام پوچھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ یہ سن کر اُس بوڑھی عورت نے کہا کہ لوگ آپ کو صحیح جادوگر کہتے ہیں اور آپ کا جادو چل گیا ہے اور حضور ﷺ پر ایمان لے آئی۔ حضور ﷺ کا اخلاق ہی میں جادو اثر تھا جس سے لوگ گھائل ہو جاتے تھے۔

حضور ﷺ کو تبلیغ کے لئے تحائف کی بستی میں گئے مگر انہوں نے حضور ﷺ سے اچھا سلوک نہ کیا اور حضور ﷺ کے پیچھے اوباش لڑکے لگا دیئے جو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر پتھر برساتے رہے جس کی وجہ سے رحمت العالمین زخمی ہو گئے اور حضور ﷺ کا پاکیزہ اور مقدس خون ایڑھیوں میں جم گیا اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کی کہ اگر آپ کہیں تو میں دونوں پہاڑوں کے درمیان ان لوگوں کو پیس کر رکھ دوں، مگر ہمارے پیارے رحمت العالمین نے فرمایا کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں، یہ نہیں تو شاید ان کی اولاد میں سے لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں حضور ﷺ زخمی حالت میں راستے میں ایک باغ میں تشریف لے گئے، ایک غلام نے حضور ﷺ کو پانی پیش کیا اور حضور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کہاں کے رہنے والے

Marfat.com

ہو۔ اس نے کہا نینوا کا رہنے والا ہے۔ حضور ﷺ نے زخمی ہونے کے باوجود بھی اس غلام کو اسلام کا پیغام پہنچایا چونکہ آپ رحمت العالمین تھے اور آپ ﷺ کے دل میں تمام لوگوں کے لئے بے پناہ محبت اور رحمت تھی۔

جب حضور ﷺ نے دعویٰ نبوت کا اعلان فرمایا تو اہل مکہ نے آپ ﷺ کو بہت تنگ کیا تو آپ ﷺ نے مکہ سے ہجرت کی۔ اس وقت مشرکوں نے بہت سی جنگیں مسلمانوں پر مسلط کردی تھیں اور بہت سے مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا ان میں سے ایک حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے مشرکوں نے شہید کی بے حرمتی کی اور آپ کا پیٹ چاک کر کے آپ کا کلیجہ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے چباڈالا تھا الغرض اس کی وجہ سے حضور ﷺ کو دکھ اور تکلیف دی گئی۔

پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ حضور ﷺ فتح مکہ کے دن بطور فاتح مکہ میں داخل ہوئے اس دن حضور ﷺ کے سامنے وہ سارے مشرکین آنکھیں نیچے کئے ہوئے کھڑے تھے مشرکین کے مظالم حضور ﷺ کے آنکھوں کے سامنے تھے حضور ﷺ نے ان مشرکین سے پوچھا کہ بتاؤ کہ آج میں تم سے کیا سلوک کروں، ان مشرکین نے کہا کہ ہم سے وہی سلوک کریں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا الغرض فتح مکہ کے دن اس رحمت العالمین ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن میں تم سب کو معاف کرتا ہوں، فتح مکہ کے دن حضور ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کسی بوڑھے، بچہ اور عورت پر تلوار نہ اٹھاؤ جو اپنا گھر کا دروازہ بند کردے جو خانہ کعبہ میں پناہ لے لے اس کو بھی کچھ نہ کہنا۔ اس عظیم الشان فتح مکہ کے دن صرف چند کفار واصلِ جہنم ہوئے وہ بھی انہوں نے پہلے حملہ مسلمانوں پر کیا تھا، یہ رحمت العالمین کا ہی حوصلہ تھا کہ حضور ﷺ نے ابوسفیان کی بیوی ہندہ جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چباڈالا تھا اس کو بھی معاف فرمادیا۔

کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اسلام واقعی تلوار سے پھیلا مگر وہ تلوار لوہے کی نہیں تھی بلکہ وہ اعلیٰ اخلاق کی تلوار تھی جس کی کاٹ بہت تیز تھی اور اس کے وار سے کوئی بھی بچ نہ سکتا تھا۔ اس اعلیٰ اخلاق کی تلوار کی وجہ سے حضور ﷺ پر صرف 23 سالوں میں ایک لاکھ چوبیس ہزار افراد ایمان لے آئے تھے۔ اور حضور ﷺ نے چند سالوں میں وہ انقلاب برپا فرمادیا جس کی نظیر دنیا میں نہ پہلے تھی اور نہ ہی بعد میں ہمیں نظر آتی ہے۔

ایک صحابی نے کہا کہ میں حضور ﷺ کو کبھی غور سے نہ دیکھ سکا اسلام لانے سے پہلے مجھے

Marfat.com

آپ ﷺ سے بہت نفرت تھی اور اسی نفرت کی وجہ سے آپ کو نہیں دیکھتا تھا اور جب میں ایمان لے آیا تو پھر مجھے آپ سے زیادہ محبوب کوئی نہ تھا اور پھر محبت کی زیادتی کی وجہ سے میں آپ ﷺ کو غور سے نہ دیکھ سکا یعنی یہ عشق اور محبت کی انتہا تھی جیسا کہ شروع میں ذکر کیا گیا تھا کہ بعض لوگوں کے خیال میں مخالفین کو واصل جہنم کر دینا چاہئے، یہ مسئلے کا حل نہیں ہے یعنی اگر کسی کو قتل کر دیا جائے تو ہم ایک انسان کو ضائع کر دیں گے جس کو ہم تبلیغ دین کر کے حلقہ بگوش اسلام کر سکتے تھے۔

آج امت مسلمہ کا بدلہ یہی ہے کہ آج جو لوگ اسلام اور پیارے حضور ﷺ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں، اُن کے منہ سے حضور ﷺ پر درود شریف نکلوایا جائے یعنی آج جو اسلام اور حضور ﷺ سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں آج امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جائے اور حضور ﷺ کی حیات مقدسہ کے بارے میں دنیا کو آگاہ کیا جائے۔ اگر امت مسلمہ اپنی یہ ذمہ داری پوری کرے تو ہمیں سو فیصد امید ہے کہ لوگ دیوانہ وار اسلام کی آغوش میں آجائیں گے کیونکہ کوئی بھی صاحب عقل اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہی کے بعد اُس سے دور رہ ہی نہیں سکتا اور دنیا پھر دوبارہ یدخلون فی دین اللہ افواجا یعنی لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہوں گے کا مظاہرہ دیکھے گی اے امت مسلمہ کے شیرو، ہوشیار اور بیدار ہو جاؤ، تم تھوڑی محنت سے کام لو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ رب العالمین ہو فتح اس کی ہوگی، انشاء اللہ بہت جلد امریکہ، یورپ، چائنا اور روس اسلام کی آغوش میں آنے والے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ اسلام کا جشن اس زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمان پر بھی جشن برپا ہوگا اور دنیا جس حسین اور خوبصورت سنہری انقلاب کا انتظار ہزاروں سال سے کر رہی ہے وہ برپا ہو جائے گا اور ہر طرف خوشی اور سکون ہوگا گویا Haven on the earth یعنی جنت دنیا میں آجائے گی کیونکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ دنیا میں بھی جنت میں ہوتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ میری امت کا ہر شخص مبلغ ہے۔ پس آج امت مسلمہ کے ہر شخص کو اسلام کا مبلغ بننا پڑے گا ہر مسلمان کے ذمہ تین سے چار غیر مسلم آتے ہیں یعنی ان تک اسلام کا پیغام پہنچا دیں، تو جشن غلبہ اسلام سالوں کا نہیں بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ مہینوں کی بات ہے ہمیشہ

Marfat.com

ایک بات یاد رکھیں کہ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں، اور غلبہ اسلام تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اگر اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ہم سے کچھ کام لے لے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل وکرم ہے غلبہ اسلام کا مطلب یہ نہیں کہ لوگوں کو غلام بنالیا جائے یا دوسرے مذاہب کے ممالک پر قبضہ کرلیا جائے اسلام تو دلوں کی فتح کا قائل ہے یعنی ہم پوری دنیا کے دل اسلام کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ فتح کریں گے اور لوگوں کو پیار محبت سے اسلام کے لیے قائل کریں گے۔ اسلام کا اصل پیغام نفاذ نہیں بلکہ نفوذ ہے۔ یعنی اسلام کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کردیا جائے۔

اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغازِ ہے
دور پھر آیا ہے مسلم کی جہاں بانی کا
دفتر کفر کو دنیا میں پریشان کر دے

☆......☆......☆

Marfat.com

حیرانگی ہے آپ ابھی تک اسلام سے دور ہیں؟

اسلام دین فطرت ہے۔ یعنی فطرت کے قریب ترین دین ہے۔ جس کسی شخص نے بھی اسلام کا مطالعہ بغیر کسی تعصب کے کیا، وہ یہ بات ماننے پر مجبور ہو گیا کہ بانی اسلام اور دین اسلام تمام لوگوں کے خیر خواہ ہیں۔ دنیا کے تمام مسائل کا حل اسلام میں ہی ہے اور مستقبل کا مذہب اسلام ہی ہے اور بہت سے مفکرین اور دانشوروں نے اس کا کھلم کھلا اظہار بھی کیا ہے اس سلسلہ میں عظیم دانشور گوئٹے اسلامی تعلیمات کا تفصیل سے مطالعہ کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ "اگر اسلام یہی ہے تو ہم سب مسلمان ہیں۔ ہر وہ شخص جو حسنِ اخلاق اور شرافت کا پیکر ہو وہ مسلمان کہلانے کا حقدار ہے بیشک محمد (ﷺ) کا لایا ہوا دین اخلاص انسانیت کے ساتھ ہمدردی اور معاشرے کے لیے اعلیٰ ترین اخلاقی ہدایت ہے۔ ہر لحاظ سے محمد (ﷺ) کا لایا ہوا دین دوسرے تمام ادیان پر فوقیت رکھتا ہے۔ اسلام کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ اس کی تعلیمات انسان کو ان بلندیوں تک پہنچا سکتی ہیں جو انسانی تصور سے بھی پرے ہیں۔"

اے معزز غیر مسلم خواتین و حضرات! صرف یہی زندگی نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی ایک زندگی آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ وہ اچھی ہو گی یا بُری ہو گی۔ اس کا دارومدار آپ کی عملی زندگی پر ہے۔ آج جو کچھ بوئیں گے کل اس فصل کو ہی کاٹو گے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے اعمال کے عوض رہین ہے۔ اگر آپ تمام مذاہب کا مطالعہ کریں تو یہی تعلیم آپ کو ملے گی کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلو اور ہر قسم کی برائیوں اور گناہوں سے بچو۔ آج دنیا میں واحد دین اسلام ہے جس میں دنیا کے تمام مسائل کا حل ہے اور قرآن کریم واحد مقدس الہامی کتاب ہے جو کہ 1400 سال سے اپنی اصل حالت میں موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک اپنی اصل حالت میں رہے گا کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہوا ہے۔

Marfat.com

اے خواتین وحضرات! حیرانگی ہے کہ آپ اب تک اسلام سے دور ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے ذہن میں ہو کہ اگر آپ نے اسلام قبول کر لیا تو پانچ وقت نماز پڑھنا پڑے گی اور رمضان کے روزے رکھنے پڑیں گے۔ زکوٰۃ دینی پڑے گی۔ اور حج کرنا پڑے گا۔ ہوسکتا ہے کہ بعض لوگوں کو یہ عبادتیں کرنی مشکل محسوس ہوں مگر حقیقت اس سے یکسر مختلف ہے کیونکہ نماز کی عبادت مختلف شکلوں میں تمام مذاہب میں رائج ہے۔ اور اکثر مذاہب کے ماننے والے روزے بھی رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ مقدس مقامات کی زیارت کے لیے بھی جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت بڑی لوگوں کی تعداد اللہ کی راہ میں یعنی خدمت خلق کے لیے کروڑوں اربوں روپے چیرٹی میں دیتے ہیں۔ یعنی اسلام کی تمام عبادات کسی نہ کسی شکل میں مختلف مذاہب میں موجود ہیں۔ اس سے کسی بھی مذہب کے فرد کو قبولِ اسلام کے بعد اسلامی عبادت مشکل محسوس نہیں ہوگی۔

اس کے باوجود لوگوں کی اگر غلط فہمی ابھی بھی ہے تو اس کو دور کرنے کے لیے اسلامی عبادات کے مادی اور روحانی فوائد کا تذکرہ کریں گے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بہت سی خواتین وحضرات کے قبولِ اسلام میں یہ بات رکاوٹ ہو اب ہم اسلامی عبادت کی فلاسفی کا ذکر کریں گے۔

اسلام کے پانچ ارکانِ اسلام ہیں یعنی یہ اسلام کی بنیاد ہیں جن پر عمل کرنا ہر ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

کلمہ طیبہ:

پہلا رکن کلمہ طیبہ ہے۔ یعنی یہ کلمہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے ایک دروازہ ہے۔ اس میں ہم اقرار کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یعنی کلمہ میں دو چیزوں کا اقرار ہے ایک توحید کا اقرار یعنی ہم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں گے اور دوسرا اقرار رسالت کا ہے یعنی ہم حضور ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے۔

نماز

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ اسلام نے دن کے پانچ مختلف اوقات میں انسانوں کے

Marfat.com

فائدے کے لیے پانچ نمازیں رکھی ہیں۔ یہ وہ مجرب نسخہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے بطور تحفہ عطا فرمایا۔ مختلف مذاہب میں نماز کے مختلف طریقے موجود ہیں۔ کسی میں کھڑے ہو کر بعض میں بیٹھ کر اور بعض میں سجدے کی حالت میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے تمام مذاہب کی عبادات کے طریق کو اکٹھا کر دیا ہے یعنی اسلامی نماز میں قیام بھی ہے رکوع بھی ہے قعدہ بھی ہے اور سجدہ بھی ہے۔ یعنی تمام مذاہب کے طریقے کا حسین امتزاج ہے۔ نماز کے بے شمار مادی اور روحانی فوائد ہیں ہم پہلے مادی فوائد کا ذکر کریں گے۔

نماز کے مادی فوائد

آج چونکہ مادہ پرستی عروج پر ہے۔ اگر کسی شخص کو کسی اچھی بات کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ پوچھتا ہے کہ اس میں مادی فائدہ کیا ہے؟ یعنی آج دنیا مادی فائدے کو بڑی اہمیت دیتی ہے۔ اس لیے مادیت میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ انہیں نماز کے مادی فوائد کے بارے میں بتایا جائے۔

وضو کے مادی فوائد

اسلام میں نماز ادا کرنے سے پہلے وضو کا حکم ہے جس میں جسم کے مختلف اعضاء کو پانی سے دھویا جاتا ہے۔ وضو کے ان مادی فوائد میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

خون کی شریانوں پر وضو کا اثر

انسانی جسم میں خون شریانوں کے ذریعے تمام خلیات (Cells) کے آخری ریشوں اور آخری سروں تک کو پہنچتا ہے۔ یعنی خون کی یہ گردش سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک ہوتی ہے۔ خون دل کے ذریعہ تمام خلیوں Cells تک پہنچتا ہے۔ اگر اس کی آمد و رفت کے توازن میں ضرر آ جائے تو خون کا دباؤ B.P بڑھ جاتا ہے۔ اگر دل کے پھیلاؤ کے وقت خون کا دباؤ بڑھ جائے تو دل کی دھڑکن اور کھچاؤ بڑھ جائے گا۔ وقت کے ساتھ ساتھ خون کی نالیاں بھی سخت ہو جاتی ہیں۔ لیکن اسلامی زندگی میں روزانہ پانچ بار وضو کرنے سے خون کی ان نالیوں میں سختی ختم ہو جاتی ہے اور پانی کے ساتھ اعضاء کو دھونے سے ان کی ورزش بھی ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

گردن کا مسح

وضو کے دوران گیلے ہاتھوں سے گردن کے دونوں طرف مسح سے جو تحریک پیدا ہوتی ہے اس سے لمفی غدود (Lympathic Glands) بے حد متاثر ہوتے ہیں اور ان کی کارکردگی بڑھ جاتی ہے۔ Lymphocites جو دورانِ خون کے ذریعے ہر مقام پر اور ہر عضو کو دن میں تقریباً دس مرتبہ چیک کرتے ہیں اس دوران اگر کبھی کسی خطرناک جراثیم (کینسر) وغیرہ جیسے دشمن خلیوں سے کہیں مڈبھیڑ ہو جائے تو یہ اس کو فوراً تباہ کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ سے روزانہ پانچ وقت وضو کرنے والے لوگ ان خطرناک بیماریوں سے دور رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گردن کے مسح کرنے والے افراد بڑھاپے میں سر ہلنے کی بیماری سے دور رہتے ہیں کیونکہ گردن پر جہاں مسح کیا جاتا ہے وہاں میڈولا ہوتا ہے۔ مسح کرنے سے وہاں بلڈ سرکولیشن تیز ہو جاتی ہے اور میڈولا میں لچک برقرار رہتی ہے۔

وضو اور جسم کی برقی قوتیں

انسانی جسم میں ایک برقی قوت رواں دواں رہتی ہے۔ انسانی جلد کے نیچے پٹھوں میں بے شمار چھوٹے چھوٹے غدود ہیں جو جلد کے تسلسل اور رونق اور حسن کو قائم رکھتے ہیں جس کے بغیر چہرہ بے رونق اور قبل از وقت بڑھاپا نمودار ہو کر چہرہ اور اعضاء پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں۔ روزانہ وقفہ وقفہ سے وضو کرنے سے جلد کے غدود کو تحریک ملتی ہے جس کی وجہ سے وہ سڈول اور لچک دار رہتے ہیں جس کی وجہ سے بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔ سائنس دانوں نے 1980ء میں ثابت کیا تھا کہ جسم کو چھونے اور مالش کرنے (Massage) کرنے اور سرد پانی سے بگھونے سے ہلکی برقی روئیں پیدا ہوتی ہیں۔ ماہر طبیعیات نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جسم کے بیرونی اعضاء کو دھونے سے جسم انسانی کے اعصاب سکڑنے اور پھیلنے سے جسم کے اعصابی تار اور ریشے Tune up ہوتے ہیں۔ چہرہ کو دھونے سے اس کے زیریں جلد کے غدودوں پر اثر پڑتا ہے۔ ناک اور سانس کی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے۔ ایک چینی ماہر کے مطابق چہرہ دھونے سے پیٹ، چھوٹی آنت، بڑی آنت اور سینہ پر اچھا اثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آشوب چشم، چکر، کمزوری، دانتوں کی تکالیف، سردرد، ذہنی تھکاوٹ اور گھبراہٹ سے انسان دور رہتا

Marfat.com

ہے۔ پانچ دفعہ منہ دھونے سے خون کا دباؤ بھی کم ہوتا ہے اور انسان بلڈ پریشر سے نجات پا سکتا ہے۔

ماہرین ہائیڈروتھی (Hyderopathy) یعنی پانی سے علاج کے ماہرین کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا بصارت کو تیز کرتا ہے اور دائمی نزلہ کے لیے بے حد مفید ہے۔ ایک جدید سروے رپورٹ جو جزام سے متعلق پیش کی گئی ہے اس میں ناک کی صفائی کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ رپورٹ یں بتایا گیا ہے کہ جزام کے جراثیم اولاً ناک ہی کو اپنا مسکن بناتے ہیں۔

وضو سے جسم میں برقی رووٴں میں اضافہ

سرد پانی سے وضو کرنے سے جسم کے اعصاب (Nerves) میں سکڑاؤ پیدا ہوتا ہے جس سے عضلات میں قوت اور توانائی حاصل ہوتی ہے۔ اعصاب کے سکڑنے سے اعضاء کی سطح اور اس کے رقبہ میں کمی واقع ہوتی ہے اور سطح کی کمی سے برقی سطح پر کثافت (برقی بار) زیادہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے معنوں میں وضو سے جسم کے ان رقبوں کی اکائی پر برق کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔

وضو کی نوعیت و اہمیت و ترتیب

وضو میں دونوں ہاتھ تین بار رگڑ کر دھوئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد تین دفعہ پانی منہ میں ڈال کر کلی کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تین دفعہ ناک میں پانی ڈالا جاتا ہے۔ اس کے بعد تین بار پورے چہرے کو دھویا جاتا ہے۔ پھر دونوں بازو کہنیوں تک تین بار دھوئے جاتے ہیں۔ سر پر اور گردن پر گیلے ہاتھوں سے مسح کیا جاتا ہے اور آخر میں دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت اچھی طرح دھویا جاتا ہے۔ وضو میں ہر عضو کو اچھی طرح ایک بار نہیں بلکہ تین تین بار اچھی طرح مل کر دھویا جاتا ہے اس طرح روزانہ ہر عضو کو دن میں کم از کم پندرہ بار دھویا جاتا ہے۔ اس طرح دن میں وقفہ وقفہ سے چند لحات میں پانی کی ایک مقدار کے ذریعہ پاکیزگی اور صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسلام میں صفائی اور پاکیزگی کی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔

Marfat.com

نماز میں ''قیام'' کا عضلات اور اعصابی نظام پر اثر

نماز میں قیام کے دوران بدن اور دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے کیونکہ وزن دونوں پیروں پر متوازن پڑتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی سیدھی رہتی ہے۔ قیام سے عضلات اور اعصابی نظام پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

رکوع اور فزیالوجی

رکوع میں نمازی سامنے کی طرف جھکتے ہیں اور اپنے گھٹنوں کو ہتھیلیوں سے پکڑتے ہیں۔ ٹانگیں سیدھی رکھی جاتی ہیں۔ اس طرح کر کے مرکز سے 90 درجے کا زاویہ بنایا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے کمر جھک کر پیٹ اور سینہ دبتا ہے۔ اس طریقہ سے کمر اور ٹانگوں کے عضلات کی ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ رکوع کی حالت میں بالائی نصف بدن جھکنے کی وجہ سے زیادہ خون پمپ ہوتا ہے۔ پنڈلی ریڑھ کی ہڈی، ناف اور گردوں پر دباؤ سے شکم کے مشمولات جگر، آنتوں، گردوں اور مثانہ کی مالش ہوتی ہے۔ رکوع کی حالت میں سینے پر ہلکے دباؤ سے گردن اور قلب کے عضلات کی ہلکی مالش (Massage) ہوتی ہے جس سے یہ اہم اعضاء Relaxe ہوتے ہیں۔

سجدہ اور فزیالوجی

سجدہ کو عبادت میں اعلیٰ اور بندگی میں انتہائی مقام حاصل ہے۔ اس کو قبولیت اور ذہین اور اعصاب پر اثر پذیری میں بھی کمال حاصل ہے۔ سجدہ کا صرف چند سیکنڈ دورانیہ ہوتا ہے۔ سجدہ بدن کے بالائی نصف حصہ کے لیے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوتا ہے جبکہ خون اور زمین کی کشش کا اضافی دباؤ ہاتھوں، پیشانی، چہرے، سینے اور دل کی طرف یکلخت بڑھ جاتا ہے اور پھر چند سیکنڈ (سجدہ سے سر اٹھاتے ہی) کے بعد نارمل ہو جاتا ہے۔ اس طرح خون کی نالیوں کی مقررہ حرکات کی قوت اچھال (Systolic) اور قوت سکیڑ (Diastolic Pressure) ان دونوں حرکات کو مختصر مگر طاقتور پمپنگ سے رگوں کی دیواروں کی قوت لچک بڑھ جاتی ہے۔ اگر دل یا اس کے غلاف کو خون سپلائی کرنے والی مہین شریانوں میں کوئی رکاوٹ ہو تو اچانک ہارٹ فیل ہو سکتا ہے مگر سجدہ کی مشق سے خصوصاً دل اور دماغ کے دوران خون ہر وقفہ وقفہ سے

Marfat.com

جو ہلکے دھکے (Stress) پڑتے ہیں وہ ان عروق شعریہ کے بال سے باریک اندرونی دہانہ کو صاف کرتے رہتے ہیں اور ان کی قوت لچک کو بھی بڑھا دیتے ہیں۔

قعدہ کا اثر عصبی نظام پر

اس وضع سے نماز میں بیٹھنے سے پیٹھ کے عضلات اور اعصاب پر دباؤ پڑنے سے کافی آرام ملتا ہے اور پیروں کی تھکاوٹ دور ہوتی ہے۔ جسم کے بالائی نصف حصہ کا بوجھ پوری طرح کمر پر پڑنے سے کمر کے مہروں کے کھچاؤ (Traction) سے قوت اور لچک پا کر قوی ہو جاتے ہیں۔ گردوں اور مثانے کے متعلقہ عضلات پر ہلکے پریشر سے ان اعضاء کو تقویت حاصل ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ امراض جو جوڑوں کی فرسودگی کا باعث ہو سکتے ہیں جیسے وجع مفاصل، درد کمر اور ریڑھ کے امراض وغیرہ یہ پابند نمازیوں کو پریشان نہیں کر سکتے کیونکہ روزانہ کئی بار نماز میں حرکات سے جوڑوں میں کسی قسم کے مادے جمع نہیں ہو پاتے جو کہ مختلف امراض کا باعث بنتے ہیں۔

سلام کا اثر گردن کے مہروں اور اعصاب پر

نماز کے اختتام پر گردن کو دائیں اور بائیں طرف پھیر کر سلام کیا جاتا ہے۔ گردن کے اس طرح دائیں اور بائیں گھمانے سے گردن کے مہروں، عضلات اور اعصاب کی ہلکی ورزش ہوتی ہے۔

نماز نفسیاتی امراض کا علاج

1400 سال کا ایک طویل عرصہ گزر جانے کے بعد آہستہ آہستہ اسلام کی عبادات کی حقانیت کا اعتراف اور اس کی بتائی ہوئی ایک ایک چیز پر ریسرچ گاہوں میں تحقیق اور تجربات کیے جا رہے ہیں۔ امریکہ میں ایک بین الاقوامی ماہرین نفسیات کی کانفرنس میں اس بات کا اعلان کیا گیا کہ نفسیاتی امراض کے علاج کے لیے بہترین طریقہ علاج ''نماز'' ہے۔ ماہرین نفسیات اس بات پر عرصہ دراز سے غور وفکر اور تحقیق کر رہے تھے۔ اب انہوں نے اس مرض کا علاج معلوم کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں ماہرین نفسیات کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عرب اور یورپین مندوب شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں خصوصاً اس بات پر لوگوں کا

Marfat.com

اتفاق رہا کہ نفسیاتی بیماریوں کے ازالہ کے لیے نماز سے بہترین اور کوئی طریقہ علاج ناممکن ہے۔

دل اور نفس کے مریض

نیویارک کی ایک جیل میں پندرہ سو قیدی تھے جن میں سے اکثر دل اور نفسیاتی امراض کا شکار تھے۔ ان کے معالجین نے ان امراض کے ازالہ کے لیے ہر قسم کے طریقہ علاج کے استعمال کرنے کے بعد بھی ناکام رہے۔ بالآخر انہوں نے فلسفہ نماز کو آزمایا اور اس میں وہ کامیاب رہے۔ جب ان قیدیوں پر نماز کے ذریعے علاج کو آزمایا گیا جو عرصہ دراز سے بند کوٹھڑیوں میں رہتے رہتے دل کے مریض ہوگئے تھے جب وہ قیدی نماز کے عادی ہوگئے تو ڈھائی سال کے قلیل عرصہ میں پندرہ سو قیدیوں کو اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ ان میں سے آٹھ سو قیدی حلقہء اسلام میں داخل ہوگئے۔

ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ نماز تمام عصبی اور نفسیاتی بیماریوں سے بچنے کا واحد اور مکمل علاج ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔

نئی حیاتیاتی توانائی

نماز سے انسان میں ایک توانائی پیدا ہوتی ہے جس کو مغربی ممالک حیاتیاتی توانائی (Bio Energy) کہتے ہیں۔ نماز ادا کرنے کے بعد انسان اپنے آپ کو زیادہ توانا اور زیادہ ہشاش بشاش اور کشادہ ذہن محسوس کرتا ہے۔ نماز ادا کرنے کے بعد انسان کو ایک ایسی توانائی حاصل ہوتی ہے جس سے اس کی روح اور جسم سرشار ہو جاتا ہے۔

نماز اور حیاتیاتی توازن (Biological Rhythem)

جدید تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جسم انسانی کے بعض افعال کے ساتھ اس کے کیمیائی مادے دن اور رات کے مختلف حصوں میں ایک خاص تناسب سے بدلتے رہتے ہیں۔ ان تبدیلیوں کو جسم کی حیاتیاتی گھڑی (Biological Clock) سے موسوم کیا گیا ہے۔ کیونکہ جس طرح گھڑی وقت کا احساس دلاتی ہے اس طرح تبدیلیاں بھی وقت کے ساتھ نسبت رکھتی ہیں۔ نور و ظلمات، حرارت و برودت ذہن کے مقناطیسی میدان کی تبدیلیاں اور خود خلیات کے

Marfat.com

کیمیائی تغیرات اس حیاتیاتی گھڑی کو چلاتے ہیں۔ یہ حیاتیاتی تبدیلیاں نہ صرف دن رات کے لحاظ سے ترتیب پاتی ہیں بلکہ مہینوں، موسموں اور سالوں کے لحاظ سے بھی منظم رہتی ہیں۔ یہی حیاتیاتی گھڑی آپ کو خواب خرگوش میں مبتلا کرتی ہے۔ جوانوں کو جوش عطا کرتی ہے۔ نماز مخصوص اوقات اور مخصوص مقدار میں ہونے کی وجہ سے اس حیاتیاتی گھڑی کو نظم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

نماز اور کیمیائی یادداشت

اگر ایک عمل کو بار بار دہرایا جائے تو وہ جسم کے اعصابی خلیات میں خاص کیمیائی یادداشت چھوڑتا جاتا ہے۔ خصوصاً خلیہ (Cell) کے مرکزہ میں جو رنگین مادہ (Dina) کے سالمات ہوتے ہیں ان میں یہ تغیرات جو وراثت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں یہی تغیرات حافظہ کی کنجی ہیں۔ نماز جو خصوصی اوقات اور مقدار میں دہرائی جاتی ہے اس لیے یہ اعصاب کے مرکزے کے سالمات پر وہ تغیرات پیدا کرتی ہے جو انسان کو باقاعدہ منظم اور پابند اور ڈسپلن بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کیا نماز کی بجائے کوئی دوسری عبادت یا ورزش بھی اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ یہاں ایک اہم نکتہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دنیا میں کوئی طرزِ عبادت یا کوئی ورزش ایسی نہیں ہے جو کہ ہر عمر کا آدمی (ہوش سنبھالنے کے بعد) ہر موسم اور ہر دن بغیر کسی رکاوٹ کے یہ پابندی انجام دے سکے۔ مثلاً دوڑ لگانا بارش میں ناممکن ہو جاتا ہے۔ تیرنا سردی میں ممکن نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت ساری ورزشیں حاملہ خواتین نہیں کر سکتیں۔

اس کے علاوہ ہندوؤں کی عبادت صرف طواف یعنی قیام تک محدود ہے اور عیسائیوں کی عبادت قیام اور رکوع پر مشتمل ہے۔ بعض مذاہب کے ماننے والے بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض عبادتوں اور ورزشوں کے لیے مخصوص مقامات درکار ہوتے ہیں لیکن نماز دنیا کی وہ ایک واحد عبادت ہے جو کہ کسی بھی مقام پر کسی بھی موسم میں باآسانی ادا کی جا سکتی ہے۔ نماز کے اوقات میں ایک زبردست فلاسفی ہے۔ نماز فجر کے وقت پر انسان کو بتدریج ہوش و حواس میں لانے کے لیے معاون بنتی ہے۔ اور نماز ظہر کے وقت یہ گرمی کے اثرات کو معتدل بناتی ہے۔ عصر کے وقت نماز دن بھر کی تھکن کو زائل کرتی ہے۔ مغرب کے وقت یہ رات کی

Marfat.com

ٹھنڈک برداشت کرنے کے لیے انسان کو تیار کرتی ہے اور عشاء کی نماز ادا کرنے سے رات کا کھانا آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عشاء کے وقت پاک صاف ہو کر بستر میں جاتا ہے تا کہ بیوی بچے کسی قسم کے جراثیمی آلائشوں سے متاثر نہ ہو جائیں۔

نماز اور آکوپریشر

نماز اور آکوپریشر کا آپس میں ایک گہرا تعلق ہے۔ معزز قارئین کے لیے اس کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے تا کہ وہ نماز سے اس کے تعلق کو سمجھ سکیں۔ یہ حیران کن شفائی اثرات کا حامل طریقہ علاج پانچ ہزار سال سے مروج ہے۔ آج تقریباً تمام ممالک میں اس طریقہ علاج سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ آکوپریشر سے بیماریوں کی تشخیص بھی ہوتی ہے اور علاج بھی۔ صحت مند افراد اس طریقہ علاج سے بیماریوں سے بچ بھی سکتے ہیں۔ جس طرح بیٹری کو چارج کیا جاتا ہے آکوپریشر سے انسانی جسم کی بیٹری ری چارج ہوتی ہے۔ اس طریقہ علاج سے بڑھاپے کی روک تھام یعنی بڑھاپے کے آفٹر ایفیکٹ سے بچا جا سکتا ہے۔ ہاتھوں میں موجود مرکزِ قوت کے پوائنٹ پر دباؤ ڈال کر اپنی کھوئی ہوئی توانائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہمارے جسم میں موجود رطوبتی گلینڈز (Glands) موجود ہیں۔ ہماری صحت مند زندگی کا انحصار ان گلینڈز (Glands) کی کارکردگی پر ہے۔ آکوپریشر کے ذریعہ ان گلینڈز کی کارکردگی کو درست رکھا جا سکتا ہے۔ آکوپریشر کے ذریعے جسم کی تھکاوٹ بھی دور کی جا سکتی ہے۔ آکوپریشر کو مختصر الفاظ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ہمارا جسم ماورائی توانائی کا ایک ٹرانسمیٹر ہے جہاں برقی توانائی کی لہریں اپنے طے کردہ راستے پر سفر کرتی ہیں ان طے شدہ راستوں کے انتہائی مقامات پر یعنی ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں پر مختلف پوائنٹس (Points) کا جسم کے مختلف اعضاء سے تعلق ہے اگر آپ ان پوائنٹس پر دباؤ ڈالیں گے تو اس پوائنٹس سے منسلک جسم کے ان حصوں میں برقی توانائی کا بہاؤ درست ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر وہاں کوئی بیماری نمو پا رہی ہے تو وہ ختم ہو جائے گی۔

اب ہم آکوپریشر کے نماز کے تعلق کی طرف آتے ہیں۔ ہمارے جسم کے تمام اعضاء کے پریشر پوائنٹ ہمارے ہاتھوں اور پاؤں کے تلوؤں میں ہیں۔ نماز میں جب ہم کھڑے ہوتے ہیں تو ہمارے جسم کا سارا بوجھ پاؤں پر پڑتا ہے جس سے پاؤں میں موجود پوائنٹس

Marfat.com

Tune up ہوتے ہیں۔ نماز کے لیے جب دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر باندھے جاتے ہیں تو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑتے ہیں۔ کلائی کے اس مقام پر عورتوں اور مردوں کے sex organs کے پریشر پوائنٹس ہیں۔ یعنی ان پوائنٹس پر پریشر ڈالنے یا دبانے سے بانجھ عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔ جب ہم سجدے میں جاتے ہیں تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے ہیں جس کی وجہ سے ہاتھوں میں موجود پریشر پوائنٹس پر دباؤ پڑتا ہے چونکہ ہاتھوں کا درمیان والا حصہ زمین سے touch نہیں کرتا چونکہ وہاں بہت اہم باڈی پریشر پوائنٹس موجود ہیں جن کا تعلق ہماری بڑی آنت اور گردوں سے ہے۔ جب ہم رکوع کرتے ہیں تو ہم ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے اپنے گھٹنوں کو پکڑتے ہیں جس کی وجہ سے ہاتھ کی ہتھیلی کے درمیانی حصہ پر دباؤ پڑتا ہے جس کی وجہ سے ہماری بڑی آنت اور گردے Tune up یا Recharge ہو جاتے ہیں۔ اور ایک پکا نمازی جو کہ نماز کے تمام ارکان ٹھیک طریقہ سے ادا کرتا ہے وہ ہر قسم کی موذی بیماریوں سے دور رہتا ہے کیونکہ اسلام میں نماز کو شفا قرار دیا گیا ہے یعنی روحانی بیماریوں اور جسمانی بیماریوں کے لیے شفا۔ جب ہم قعدہ میں بیٹھتے ہیں تو ہم دائیں پاؤں کو کھڑا پوزیشن میں رکھتے ہیں جس کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھے پر پریشر پڑتا ہے اور پاؤں کے انگوٹھے کے اس مقام پر پیچوٹری گلینڈ کا پوائنٹ ہے۔ ہمارے جسم میں سات قسم کے گلینڈز ہیں جن میں سے رطوبت نکلتی ہے جو کہ ہمارے خون میں شامل ہو کر اپنا فعل سرانجام دیتی ہے۔ اگر ہمارے سارے گلینڈز ٹھیک کام کر رہے ہوں تو ہم تندرست توانا اور صحت مند رہ سکتے ہیں۔ پیچوٹری گلینڈ کا ہماری صحت میں بڑا اہم رول ہے۔ یہ چھوٹا سا گلینڈ ہے مگر اس کے ہماری صحت پر حیران کن اثرات ہیں۔ سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ صحت مند اور جوان رہنے کا پریشر پوائنٹ جو کہ ہمارے بازو میں ہے نماز میں وہ بھی Tune up ہو جاتا ہے۔ آکو پریشر طریقہ علاج کی سب سے بڑی یہ خوبی ہے کہ جب ہم پریشر پوائنٹس پر دباؤ ڈالتے ہیں تو اس سے بیماریوں سے نجات حاصل کی جاتی ہے اور اگر جسم میں کوئی بیماری نہ ہو تو اس علاج کی خوبی یہ بھی ہے کہ ان پریشر پوائنٹس پر پریشر ڈالنے سے ہر قسم کی آنے والی بیماریوں سے بچا بھی جاسکتا ہے۔

معزز قارئین نے دیکھا کہ آکو پریشر کا نماز سے کتنا گہرا تعلق ہے اور ایک نمازی کس طرح مختلف بیماریوں سے بچ سکتا ہے۔

Marfat.com

نماز کے روحانی فوائد

نماز چونکہ بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ نماز کے بے شمار روحانی فوائد ہیں۔ یہاں صرف چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزاروں سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

نماز سے روحانی اور جسمانی تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ جسم کی صحت اور روح کی بالیدگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے نماز عطا فرمائی ہے۔ روزانہ باقاعدگی سے پانچوں وقت نماز ادا کرنے سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ انسانی ترقی کا پہلا ذریعہ اخلاقِ حسنہ ہیں۔ نماز انسان کے اخلاق سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز میں اوقات کی پابندی سے ضبطِ نفس پیدا ہوتا ہے۔ نماز کے اوقات مقرر ہیں جس کی وجہ سے انسان پابندی وقت کا عادی بھی ہو جاتا ہے۔ نماز میں امیر اور غریب ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں جس سے لوگوں میں مساوات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ نماز مسلمانوں کو امیر کی اطاعت کا بھی سبق دیتی ہے۔ جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔ نماز انسان کو بے حیائی اور برائی کے کاموں سے دور رکھتی ہے۔ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔ نماز دین کا ستون اور مومن کی معراج ہے۔ روح کی غذا نماز ہے۔ جس طرح ایک چراغ گھر میں رکھنے سے گھر روشن ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کے چراغ سے انسان کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ نماز میں ایک لذت اور سرور ہے جو دنیا کی تمام لذتوں سے بالاتر ہے۔

نماز کے روحانی فائدے بے شمار ہیں جس پر کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

روزہ

اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے۔ روزہ تمام مذاہب میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ روزہ محض ایک عبادت ہی نہیں بلکہ اس سے دین اور دنیا کی بھلائی وابستہ ہے۔ روزہ جسم کی اور روح کی صفائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ روزہ میں انسان حلال اشیا سے پرہیز کرتا ہے۔ روزہ صرف کھانے پینے کو ترک کرنے کا ہی نام نہیں بلکہ ہر قسم کی برائیوں سے

Marfat.com

اجتناب کرنے کا نام ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں تا کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔

بانی اسلام حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا خاص مہینہ ہے۔روزہ ایک تربیتی عمل ہے اور ایسا اندازِ زندگی سکھاتا ہے جو فرمانبرداری کی تربیت کے ساتھ اللہ کے پاس لوٹ کر جانے کا یقین پیدا کرتا ہے۔ہمارا جسمانی وجود دو چیزوں سے مل کر بنا ہے ایک جسم اور دوسری روح۔ان دونوں کے تقاضے مختلف ہیں۔روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ وہ جسم اور روح دونوں کے تقاضوں کے لیئے بہترین ہے یعنی جسم کے لیے بھی فائدہ مند ہے اور روح کی پاکیزگی کا بھی باعث ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات کے ذریعہ جا بجا انسانی صحت کی فلاح کا اہتمام کیا ہے۔

دنیا بھر میں سروے کے بعد یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ اسلامی تعلیمات پر چلنے والے مسلمان سب سے کم بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔جدید تحقیق کے مطابق بھی دنیا بھر میں مسلمان سب سے کم خطرناک بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔تحقیق کے مطابق سب سے زیادہ شکار یہودی، دوسرے نمبر پر عیسائی، تیسرے نمبر پر سکھ اور ہندو اور چوتھے نمبر پر مختلف قومیں جبکہ مسلمان صرف 5% یا اس سے بھی کم شکار ہوتے ہیں۔

سی این این کے ایک سروے کے مطابق اگر دنیا میں کل ایک سو کینسر کے مریض ہوں تو ان میں سے 40% یہودی، 30% عیسائی، 15% ہندو اور سکھ اور 10% دیگر قومیں جبکہ مسلمان صرف 5% اس کا شکار ملیں گے۔ان اعداد و شمار کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ بتایا جائے کہ مسلمان جو اسلامی احکام کی بجا آوری کرتے ہیں اس کے بدلے میں انہیں اس جہان میں بھی کئی طرح کے فوائد ملتے ہیں۔رمضان کے روزے جو سال بھر میں ایک ماہ کے لیے ہر بالغ مسلمان پر فرض کیے گئے ہیں اس کا مقصد محض بھوکا رکھنا نہیں بلکہ یہ انسان کے جسم کی اوور ہالنگ (over hauling) کا پورا انتظام لیے ہوئے ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ دین اسلام کا ہر ایک حکم انسانی روحانی اور جسمانی صحت کے لیے انتہائی مفید ہے۔

Marfat.com

روزہ کے مادی فوائد

یہ ایک حقیقت ہے کہ روزہ رکھنے والے کے جسم کی اوور ہالنگ ہو جاتی ہے۔ اور انسان کا جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ روزے کی پابندی کرنے سے انسان کا جسمانی نظام باقاعدہ ہو جاتا ہے۔ اور جسم کے اندر تمام نظام ایک طرح سے نئے ہو جاتے ہیں۔ آج کل کے دور کے ماہرین صحت ہر طرح کے مرض کے علاج کے لیے فاقہ تجویز کر رہے ہیں جو کہ اس بات کا ثبوت ہے کہ روزہ رکھنا انسانی صحت کے لیے از حد ضروری ہے۔ روزہ ذہنی و جسمانی صحت و تندرستی کا ضامن ہے۔

اسلام کے ایک اہم رکن روزہ کو دیکھتے ہوئے دیگر ممالک میں غذا کی کمی کا طریقہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور اس کے بعد اثرات بھی نظر آ رہے ہیں۔

روزہ پابندی اوقات کا بھی سبق سکھاتا ہے۔ روزہ رکھنے سے انسانی صحت بہتر ہونے لگتی ہے۔ بدن کی شفا اور صحت و تندرستی کی حفاظت ہوتی ہے۔ دنیا کی لذتوں سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ جدید سائنس کی تحقیقات کی روشنی میں روزہ کے کئی مفید پہلو سامنے آ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ روزہ کی بدولت کئی مزمن (پرانے) امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان ذہنی اور جسمانی تندرستی حاصل کر لیتا ہے اور اپنے جسم کے تمام افعال کے توازن کو بحال رکھنے میں کامیاب رہتا ہے۔ ماہرین طب اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کو لاحق ہونے والی بیشتر بیماریاں کھانے پینے کی غلط عادات کی بناء پر ہی لاحق ہوتی ہیں جبکہ روزہ رکھنے سے انسانی جسم کے غذائی نظام کو تقویت ملتی ہے۔

ڈاکٹر جیک گولڈ اسٹین (Dr. Jack Gold Stein) نے اپنی کتاب Triumph over Diseases by Fasting میں روزے کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک مریض کو جو قولون کے کینسر میں مبتلا تھا اُسے چند دن روزے رکھنے سے اس کی صحت بہتر ہو گئی۔

روزہ اور بلڈ پریشر

مختلف ممالک میں کی جانے والی تحقیقات کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے

Marfat.com

کہ لگاتار کچھ دن روزے رکھنے سے ہائی بلڈ پریشر سے متاثر افراد کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

روزہ اور بانجھ پن

جدید تحقیقات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ باقاعدہ روزہ رکھنے والی خواتین میں بانجھ پن کی بیماری اول تو پیدا ہی نہیں ہوتی اگر پیدا ہو بھی جائے تو انہیں باقاعدہ روزے رکھنے سے یہ مسئلہ بخوبی حل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ روزے رکھنے سے کسی بھی طریقہ علاج کے دوران بہترین معاونت فراہم ہو جاتی ہے۔ جاپان میں کی جانے والی ایک ریسرچ رپورٹ کے مطابق ایسی خواتین جو موٹاپے کے باعث بچے پیدا کرنے کے قابل نہ تھیں انہیں کچھ عرصہ باقاعدگی سے روزے رکھوائے گئے تو ان کا یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ ریسرچرز کے مطابق موٹاپے کے باعث زنانہ ہارمونز میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے عورتیں بانجھ پن کا شکار ہو جاتی ہیں اس لیے ایسی صورت حال میں روزہ ہی وہ واحد ڈھال ہے جو کہ عورتوں کو بانجھ پن سے بچا سکتا ہے۔

مردانہ بانجھ پن کے حوالے سے بھی روزہ رکھنے سے بہتری واقعہ ہوتی ہے اس سلسلہ سے کیلی فورنیا میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق ایسے مرد جو مردانہ بانجھ پن کا شکار تھے انہیں جب روزے یا فاقے کرائے گئے اور اسی دوران ان کا علاج بھی کیا گیا تو ان کا بانجھ پن دور ہو گیا۔

روزہ اور ترک تمباکو نوشی

روزہ کی حالت میں انسان کو اپنے اندر اس قدر کنٹرول حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اس بُری عادت کو چھوڑ سکتا ہے۔ اکثر تمباکو نوشی کرنے والے افراد رمضان کے مہینے میں اس عادت سے جان چھڑا لیتے ہیں۔ سگریٹ میں چونکہ نکوٹین ہوتی ہے جو ایک نشہ ہے اس لیے شروع میں اس سے جان چھڑانا مشکل نظر آتا ہے لیکن اگر قوتِ ارادی سے کام لیا جائے تو یہ کیفیت چند ہفتوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ تمباکو نوشی ترک کرنے سے آپ منہ اور جگر کے کینسر سے بچ سکتے ہیں اور آپ اپنے آپ کو چست اور چاق و چوبند محسوس کرنے لگتے ہیں کھانے کا زیادہ مزہ اور لطف آنے لگتا ہے اور شخصیت میں خود اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ

Marfat.com

روزہ تمباکو نوشی چھوڑنے کے لیے انتہائی بہترین طریقہ ہے۔

روزہ اور دمہ

دمہ یا استھما (Asthma) ایک الرجک کیفیت ہے۔ رمضان کے مہینے میں دمہ کے عارضے کا شکار لوگوں میں اس عارضہ میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ برٹش میڈیکل جرنل میں چھپنے والی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں دمہ سے متاثرہ افراد کے مشاہدات کے بعد پتہ چلا ہے کہ ان میں سے ایسے افراد جو کہ کھانے پینے کے اوقات کی پابندی کرتے ہیں یا فاقہ کرتے ہیں ان کے مرض میں افاقہ ہو جاتا ہے اور عموماً ایسے مریض اپنی رات کی تکالیف سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ رمضان کے دوران اس عارضے کے علاج والی ادویات کو بہ آسانی صبح اور رات کو لیا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے یہ دمہ کے مریض اس مقدس مہینے کی رحمتوں سے کلی طور پر مستفید ہو سکتے ہیں اور ان کے مرض کے بڑھنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔

روزہ اور دل

روزہ کا اثر دل پر بھی انتہائی فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ دل ہمارے جسم کا ایک ایسا عضو ہے جو چوبیس گھنٹے بغیر کسی وقفہ کے انسانی زندگی کو رواں دواں رکھتا ہے اور اگر یہ عضو ریسٹ کرے تو انسانی زندگی باقی نہیں رہتی۔ روزے کے دوران دل کے پٹھوں کو بھی آرام مل جاتا ہے اور اہم بات یہ ہے کہ خلیات کے درمیان Inter Cellular مائع کی مقدار میں کمی کی وجہ سے ٹشوز یعنی پٹھوں پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ پٹھوں کا دباؤ یعنی ڈایاسٹولک دباؤ دل کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ روزے کی حالت میں ڈایاسٹولک پریشر ہمیشہ کم سطح پر ہوتا ہے یعنی اس وقت دل آرام اور سکون کی حالت میں ہوتا ہے۔ روزے کی وجہ سے دل کے لیے مفید چکنائیاں جن کو ایچ ڈی ایل (HDL) کہا جاتا ہے ان کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے۔ جبکہ مضر قلب چکنائیاں جن کو ایل ایچ ایل (LHL) کہا جاتا ہے کی سطح میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ایچ ڈی ایل کے بڑھنے اور ایل ایچ ایل کے کم ہونے کے سبب دل کے کئی امراض سے تحفظ ملتا ہے اور شریانوں میں خون کا دورانیہ بہتر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ذیابیطس سے متاثرہ افراد اور روزہ

ذیابیطس سے متاثرہ افراد کو اپنے معالج سے مشورہ کے بعد روزے رکھ کر ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونا چاہیے۔ ذیابیطس سے متاثرہ افراد عموماً تین نوعیت کے ہوتے ہیں۔

اوّل: ایسے مریض جو غذائی احتیاط سے اپنی شوگر کو کنٹرول کرتے ہیں یعنی اپنی غذا میں مناسب ردوبدل کے ذریعے اور چینی سے مکمل پرہیز کے ذریعے اس مرض کو بڑھنے نہیں دیتے۔

دوئم: ذیابیطس سے متاثرہ دوسری قسم کے مریض وہ ہوتے ہیں جو کہ غذائی احتیاط کو برقرار نہیں رکھ پاتے یا تھوڑی بہت احتیاط کے ساتھ ساتھ اس عارضے کو کنٹرول رکھنے کے لیے Tablets کا استعمال کرتے ہیں۔

سوئم: ایسے مریض جو اس مرض کے اس درجے پر پہنچ چکے ہوتے ہیں جو کہ غذائی احتیاط سے اسے قابو نہیں رکھ پاتے اور اس کا علاج صرف انسولین ہی ہے۔

ایسے مریض جو اپنے اس مرض کو غذائی پرہیز سے کنٹرول کر رہے ہوں ان کے لیے رمضان ایک آئیڈیل مہینہ ہے کیونکہ اس مہینے کے دوران وہ اپنے اس مرض پر نا صرف باآسانی قابو پا سکتے ہیں بلکہ اپنے روزمرہ کے کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔ اسی طرح اس مرض کو قابو کرنے کے لیے Tablets کا استعمال کرنے والے افراد بھی رمضان کے مہینے سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر کے مشورہ سے ہی اس عارضے میں مبتلا افراد کو روزہ رکھنا چاہیے۔

روزہ اور ذہن و اعصاب

نظامِ اعصاب یا نظامِ عصبی سے مراد وہ نظام ہے جو اعصابی خلیوں اور ریشوں سے مل کر تشکیل پاتا ہے۔ یہ ایک پیچیدہ نظام ہے اور اس میں بیک وقت لاکھوں اعصابی خلیے، ریشے اور عضلات کام کرتے ہیں۔ عبادت سے حاصل شدہ تسکین انسان کی کدورتوں اور غصے کو دور کر دیتی ہے جس کی وجہ سے انسان بلاوجہ پیدا ہونے والے یا چھوٹی چھوٹی سی باتوں سے پیدا ہونے والے غصے کو کنٹرول کرنا سیکھ لیتا ہے۔ روزے کی وجہ سے انسان کے ذہن و اعصاب کو

Marfat.com

بے بہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً آج کل کے دور میں ہر فرد ذہنی تناؤ کا شکار ہے اور روزے کی حالت میں تناؤ یا دباؤ کی حالت کم ہو جاتی ہے۔ مایوسی ختم ہو جاتی ہے۔ انسان ذہنی طور پر پُرسکون ہو جاتا ہے۔ اس لیے اسے نیند اچھی آتی ہے اور اچھی نیند ہی اچھی صحت کی ضامن ہے۔

روزہ اور جگر

جگر نظام ہضم کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ انسانی جسم کا سب سے بڑا عضو کہلاتا ہے۔ روزہ رکھنے کا حیران کن اثر جگر پر بھی ہوتا ہے گو کہ جگر نظامِ ہضم کا ایک حصہ ہے لیکن اس کے علاوہ بھی جگر کے بہت سارے کام ہیں۔ وہ تقریباً پانچ ہزار کیمیکلز بناتا ہے اور انہیں کنٹرول بھی کرتا ہے۔ جگر کو ایک کیمیکل فیکٹری سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ جگر قدرت کا ایک عظیم معجزہ ہے۔ جگر جتنے کیمیکلز بناتا ہے اگر اسے ہم بنانا چاہیں تو ہمیں کئی ایکڑ پر مشتمل کیمیکل فیکٹری کی ضرورت ہے۔

روزہ رکھنے سے جگر پر بھی حیران کن اثر ہوتا ہے۔ جگر کے تمام افعال کو renew کرنے کے لیے اور اسے پورا سال صحیح طریقے سے انجام دینے کے لیے روزے کی افادیت مسلمہ ہے۔ مسلمان جو سال بھر میں ایک ماہ روزے رکھتے ہیں اس کی بدولت ان کے جگر کو ایسی توانائی ملتی ہے جس کی بدولت وہ اپنے افعال کو بہتر طریقے سے انجام دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ آج کے دور میں غذائی بے احتیاطی کی وجہ سے سب سے زیادہ جگر متاثر ہوتا ہے اور جگر کی حفاظت روزے سے ہی کی جا سکتی ہے۔ روزے کے ذریعہ جگر کو چار سے آٹھ گھنٹے آرام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ یہ آرام روزے کے بغیر قطعی ناممکن ہے کیونکہ اگر چند گرام خوراک بھی کھائی جائے تو جسم کا نظامِ ہضم اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگر بھی مصروفِ عمل ہو جاتا ہے۔ میڈیکل سائنس کے حوالے سے جگر کے لیے ایک سال میں ایک ماہ کا وقفہ تو لازمی ہونا چاہیے۔

روزے کے ذریعے گلے اور خوراک کی نالی کے بے حد حساس اعضاء کو جو آرام نصیب ہوتا ہے اس کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

روزہ اور خلیہ

تمام ذی حیات کی تخلیق کا آغاز ایک خلیہ سے ہوتا ہے۔ یہ خلیہ تقسیم در تقسیم کے مراحل سے گزر کر اپنی تعداد بڑھاتا رہتا ہے۔ خلیے (Cell) کے سائز کا اندازہ کرنے کے لیے آپ یہ سمجھ لیں کہ ایک پن (Pin) کی نوک جتنی جگہ پر دس لاکھ خلیے سما سکتے ہیں۔ ایک بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو کم وبیش پچاس ٹریلین (50000000000000000000) خلیات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں کے درمیان اور خلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم رکھنے سے ہے چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مادے مقدار میں کم ہو جاتے ہیں اس لیے خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہو جاتا ہے۔

روزہ اور قوتِ مدافعت

روزہ بظاہر جسمانی عمل ہے لیکن اس سے اعصابی سکون ملنے کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت بھی بڑھتی ہے۔ جدید ریسرچ و مشاہدات کے بعد یہ ثابت ہو چکا ہے کہ روزہ کی حالت میں انسان کی سوچ پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور نفسیاتی لحاظ سے یہ کہا جاتا ہے کہ ذہنی دباؤ کی صورت میں مثبت سوچ رکھنے والے لوگ کم متاثر ہوتے ہیں کیونکہ وہ معاملات کے روشن پہلو دیکھنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ روزے کی حالت میں انسان جب اکثر معمولات کو بدل لیتا ہے تو اس کے مزاج پر انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ روزے کی حالت میں جب نظامِ ہضم آرام کی حالت میں رہتا ہے تو اس کے حصے میں آنے والی عمومی توانائی جسم کے دیگر اعضاء کی طرف آ جاتی ہے۔ جب جسم صحت مند ہو گا تو قوتِ مدافعت بھی صحت مند اور مضبوط ہو گی۔ یعنی روزہ رکھنے والے افراد کی قوتِ مدافعت عموماً بڑھ جاتی ہے اور انسان کم سے کم بیماریوں کا شکار ہوتا ہے۔

روزہ اور کولیسٹرول/خون کی چکنائیاں

یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ خون کی چکنائیوں کی کثرت دل کے امراض کا سبب بنتی ہے۔ تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ رمضان کے روزے رکھنے سے قلب کے لیے مفید کولیسٹرول یعنی ایچ ڈی ایل (High Density Lipoprotein=HDL) میں 14%

Marfat.com

اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ مضرِ قلب کولیسٹرول یعنی ایل ڈی ایل (Low Density Lipoprotien=LDL) میں 12% کمی ہو جاتی ہے۔ جسم کو کولیسٹرول دو ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔ اول تو جگر میں یہ روزانہ 1000 ملی گرام بناتا ہے اور اندرون جسم انسانی ضروریات کے لیے یہ مناسب مقدار تصور کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کولیسٹرول حاصل کرنے کا دوسرا ذریعہ خوراک ہے جس سے روزانہ تقریباً 500 تا 2000 ملی گرام کولیسٹرول بنتا ہے اور یہی وہ زیادہ مقدار دل کے عوارض کا ایک بڑا سبب ہے۔ کھانے کے بعد اس کی نصف مقدار معدے اور آنتوں سے گزر کر خون میں جذب ہو جاتی ہے اور روغنی لحمیات کے ساتھ آمیزش کر کے خون میں گردش کرتی ہے اور نصف مقدار انسانی فضلے کے ذریعے خارج ہو جاتا ہے۔ ہائی کولیسٹرول کو ہائی بلڈ پریشر کی طرح خاموش قاتل کہا جاتا ہے۔ کولیسٹرول کی وجہ سے شریانوں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ الغرض روزہ کولیسٹرول کو کنٹرول کرنے کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

روزہ اور نظام ہضم

دنیا بھر میں کھانے پینے کی بداعتدالیوں سے جس قدر امراض پھیلتے ہیں شاید ہی کسی اور ذریعے سے اتنے امراض پھیلتے ہوں۔ کھانے پینے کے معاملات کو کنٹرول کر کے انسان بہت سے امراض سے بچ سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں دنیا بھر کی مسلم امہ خوش قسمت ہے کہ انہیں سال میں ایک ماہ کے لیے اس نظام کو بہتر بنانے کا موقع ملتا ہے اور یہ ایک ماہ رمضان کا مہینہ ہے۔ روزے کے عمل سے جسمِ انسانی کے جس نظام کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے وہ نظامِ انہضام یا نظامِ ہضم ہے۔ روزہ رکھنے والے افراد کا یہ نظام مکمل طور پر اوور ہالنگ کے مراحل سے گزر کر تازہ دم ہو جاتا ہے کیونکہ عام دنوں کے برعکس روزے کی حالت میں انسان صرف دو وقت مقررہ وقت کھانا کھاتا ہے اور سارا دن دیگر انواع واقسام کے کھانوں سے بچا رہتا ہے۔

قدیم اطباء اس بات پر صدیوں سے عمل پیرا ہیں کہ کسی بھی بیمار کو تندرستی سے ہمکنار کرنے کے لیے سب سے پہلے اس کے معدے کو خالی کیا جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نظامِ انہضام انسانی جسم کی کل توانائی کا 30% حصہ استعمال کرتا ہے۔ اس لیے اگر نظامِ انہضام کو ایک مخصوص مدت تک مکمل طور پر آرام کرنے کا موقع فراہم کیا جائے تو جسم سے زہریلے مادے خارج ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس وجہ سے جسم بہت جلد بیماریوں پر قابو پا کر تندرست وتوانا ہو

Marfat.com

جاتا ہے۔

دنیا بھر کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر نظامِ انہضام ٹھیک ہو تو جسم کے بقیہ نظام خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور انسان کی کلی صحت کا دارومدار انسان کے صحت مند نظامِ انہضام پر ہی ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر مور ہالڈ روزہ کے متعلق اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے اسلامی علوم کا مطالعہ کیا ہے اور جب میں نے روزے کے متعلق پڑھا تو انتہائی حیرت زدہ ہوا کہ دینِ اسلام نے اپنے پیروکاروں کی صحت و تندرستی کے لیے کیا بہترین سامان کیا ہوا ہے۔ پروفیسر مور مزید لکھتے ہیں کہ روزے کے احکام کو آزمائشی طور پر جب میں نے اپنے اوپر لاگو کیا تو مجھے اپنے جسم میں عجیب و غریب تبدیلیاں محسوس ہوئیں اور ایسا لگا جیسے میرے جسم کے سارے نظام renew ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے کافی عرصے سے معدے کے السر کی شکایت تھی جو کہ روزے رکھنے سے رفع ہو گئی اور اس کے علاوہ مجھے ذہنی اور جسمانی طور پر بھی انتہائی سکون میسر آیا۔

پروفیسر مور ہالڈ کے علاوہ دیگر کئی ایسے ماہرین صحت ہیں جنہوں نے روزے کے اثرات معدے پر محسوس کیے اور اسکا برملا اظہار کیا کہ روزہ کی حالت میں معدے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کی بدولت معدے کی رطوبتوں میں توازن قائم ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ نظامِ ہضم کی رطوبت کا دماغ کے ساتھ براہ راست رابطہ ہوتا ہے اور عام حالت میں بھوک کے دوران یہ رطوبتیں زیادہ خارج ہوتی ہیں۔ جس سے معدہ میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے جبکہ روزے کی حالت میں دماغ سے رطوبت خارج کرنے کا پیغام نہیں بھیجا جاتا کیونکہ دماغ کے خلیوں میں یہ بات ریکارڈ ہوتی ہے کہ روزے کے دوران کھانا پینا حرام ہے اور اس طرح روزے کے دوران نظامِ ہضم درست ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے کہ عام دنوں میں ایک فرد جو گھر سے نکلتے وقت پیٹ بھر کر ناشتہ کرتا ہے اور دفتر یا کام والی جگہ پہنچ کر گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد اُسے چائے و کافی کی طلب ہونے لگتی ہے اور مزید دو چار گھنٹے گزرنے پر اسے بھوک ستانے لگتی ہے اور اگر وہ اپنے جسم کے ان سگنلز کو درگزر کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے سر درد ہوتا ہے جبکہ روزے کے دوران ایسی کوئی حاجت درپیش نہیں ہوتی۔ اسی طرح تمباکو نوشی کرنے والے افراد بمشکل ایک آدھ گھنٹہ ہی گزار سکتے ہیں جبکہ روزے کے دوران وہ اپنی اس عادت کو بارہ چودہ گھنٹوں کے لیے خیر باد کہہ دیتے ہیں۔

Marfat.com

روزہ اور یورک ایسڈ و بلڈ یوریا

آج دنیا میں یورک ایسڈ اور بلڈ یوریا کے سبب پھیلنے والے امراض دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں اور افسوس در افسوس یہ ہے کہ عموماً متاثرہ افراد کو اپنے ان امراض کا پتہ اُس وقت چلتا ہے جب یہ امراض انتہائی سطح پر پہنچ جاتے ہیں جدید تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ رمضان کے روزے رکھنے سے یورک ایسڈ اور بلڈ یوریا نارمل مقدار پر آ جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ رمضان کے اختتام پر خون میں بلڈ یوریا اور یورک ایسڈ کی سطح بڑھ جاتی ہے۔ خون میں یورک ایسڈ بڑھنے کی وجہ سے جسم کے وزن میں کمی ہوتی ہے۔ یا پھر اضافہ بھی اس کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ وزن میں کمی یا وزن کے معمول پر آ جانے سے یورک ایسڈ نارمل ہو جاتا ہے۔ جسم کے وزن میں اضافے اور کمی دونوں ہی یورک ایسڈ کی مقدار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

روزہ اور موٹاپا

روزہ رکھنے سے موٹاپے میں نمایاں کمی ہوجاتی ہے۔ اس کی اصل وجہ جسم میں چربی کی کمی ہوتی ہے۔ رمضان کے آخری عشرے میں بالخصوص وزن کم ہونے لگتا ہے۔ رمضان کے تیس روزوں کے درمیان انسانی بھوک معتدل یعنی نارمل ہو جاتی ہے اور باقاعدہ روزے رکھنے سے جسم جمع شدہ چربی خرچ کرنے لگتا ہے۔ روزوں کی وجہ سے خواتین کے مقابلے میں مردوں کے موٹاپے میں نمایاں کمی واقع ہونے لگتی ہے جس کی بنیادی وجہ کم خوراکی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے مقابلے میں مردوں کے جسم میں چربی بھی کم ہوتی ہے۔ موٹے افراد کے لیے روزہ ایک نعمت سے کم نہیں ہے۔

روزہ اور لمبی زندگی

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ روزے کی حالت میں یا بھوکے رہنے سے کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ بالخصوص مردانہ کمزوری کے حوالے سے یہ مغالطہ عام ہے کہ زیادہ کھانے پینے سے ہی جوانی قائم رہتی ہے اور لمبی زندگی ملتی ہے۔ لیکن حالیہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ روزے رکھنے سے اعادہ شباب ہوتا ہے۔ یعنی جسم میں نئے سرے سے جوانی کے ولولے پیدا ہو جاتے

Marfat.com

ہیں۔ مغربی ممالک میں زندگی کو دوام دینے اور امراض سے بچاؤ کے لیے فاقہ کے ذریعے سے علاج کو دن بدن ترقی مل رہی ہے اور عموماً معالجین فاقہ کے ذریعے سے علاج اور دیگر اسلامی احکام کی طرز پر ترتیب دیئے گئے طریقوں سے مثبت نتائج حاصل کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہونے والی ایک تحقیقات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دیگر ممالک کے افراد بھی روزے کی افادیت کے پیش نظر اس عبادت کو اپنانے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ اس کے دیگر فوائد کے علاوہ مردانہ کمزوری بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ میڈیکل ریسرچز کے مطابق اگر ہم کم خوراک استعمال کریں تو زیادہ لمبی زندگی جی سکتے ہیں۔ یعنی جو افراد روزہ رکھتے ہیں وہ صحت مند رہتے ہیں اور لمبی زندگی جیتے ہیں۔

روزہ کے روحانی فوائد

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے کہ ''اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (البقرہ۔183)

روزوں کے بارے میں حضورﷺ کا ارشاد ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ روزہ دار اپنی شہوت اور اپنا کھانا پینا میری خاطر ترک کر دیتا ہے۔ پس وہ میرے لیے ہی روزہ رکھتا ہے اور میں ہی اُس کو بدلہ دوں گا۔ دوسری تمام نیکیوں کا بدلہ میرے ہاں دس گنا سے سات سو گنا دیا جاتا ہے سوائے روزہ کے کیونکہ روزہ دار روزہ صرف میرے لیے ہی رکھتا ہے اس لیے میں ہی اس کا بدلہ ہوں۔ (موطا امام مالک)

رمضان کے مہینے میں روزہ دار کی روحانی قوتیں تیز ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ روزہ ضبط نفس کے لیے ایک عمدہ مشق ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان کے حروف کی برکتوں کے سلسلے میں فرمایا ہے کہ رمضان کے پانچ حروف اپنے اندر اپنی برکات لیے ہوئے ہیں جو کچھ اس طرح سے ہیں۔

ر — رضوان اللہ (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی)

م — محابۃ اللہ (اللہ تعالیٰ کی محبت)

ض — ضمان اللہ (اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری)

Marfat.com

ا الفت اللہ (اللہ تعالیٰ کی اُلفت)

ن نور اللہ (اللہ تعالیٰ کا نور)

یعنی اس بابرکت مہینے کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ماہ کے روزے رکھنے والے افراد کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، محبت اور الفت حاصل ہوتی ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کا نور نازل ہوتا ہے۔

نظامِ زکوٰۃ

اسلام کا ایک اہم رکن زکوٰۃ ہے جسے قرآن کریم میں زکوٰۃ کے لیے دو اور الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ اور صدقہ۔ صدقہ صدق سے مشتق ہے جس کے معنی سچائی اور خلوص کے ہیں۔ گویا زکوٰۃ کو صدقہ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ اس سے ایمان میں سچائی اور خلوص کی چمک پیدا ہوتی ہے۔ جس سے اس کا باطن روشن ہو جاتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے الفاظ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ غرباء اور محتاجوں کو دینا گویا اللہ تعالیٰ کو دینا ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جو عقائد و عبادات میں ہی نہیں بلکہ معاملات اور معاشرت میں بھی انسان کی مکمل راہنمائی کرتا ہے۔ اسلام خدمت خلق سے شروع ہوتا ہے اور خدمت خلق پر ختم ہوتا ہے۔ اسلام غرباء اور مساکین کی مدد کے لیے بہت تاکید کرتا ہے۔ اسلام غرباء اور مساکین کا سب سے بڑا حامی دین ہے۔ قرآن کریم نے اقامت صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے۔ جس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ انسان اس وقت تک صحیح تربیت یافتہ نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اللہ کے حضور جھکنے کے ساتھ ساتھ مخلوقِ الٰہی کی خدمت بجا نہیں لاتا کیونکہ یہ دونوں پہلو ہی تکمیلِ انسانیت کے لیے ضروری ہیں۔ قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے کہ ”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو“ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ نہ کرنے والوں کے لیے قرآن کریم اور احادیث میں سخت وعید آئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ ”وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو اُن کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ (توبہ۔34)

زکوٰۃ کے مادی فوائد

جو لوگ اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مالوں کو

Marfat.com

بڑھاتا ہے۔ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا سکتا ہے۔ دنیا میں ہر انسان کی خواہش ہے کہ اس کے پاس بہت سارو پیہ پیسہ ہو اس کے لیے وہ دنیا میں مختلف جگہ پر سرمایہ کاری کرتا ہے تا کہ اُسے منافع حاصل ہو۔ دنیا میں ایسا کوئی کاروبار نہیں جس میں 100% پرافٹ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنے والے روپے کو اللہ تعالیٰ 700% سے بھی بڑھا سکتا ہے اور آخرت میں جو اُسے اجر و ثواب ہو گا وہ اس کے علاوہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مطلب ہے کہ آم کے آم اور گھٹلیوں کے دام۔ یعنی یہ ایک ایسی انویسٹمنٹ ہے کہ جس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور اس میں ذرہ بھر نقصان کا احتمال نہیں۔ ہر انسان دنیا میں دو چیزوں کی خواہش کرتا ہے۔ ایک مال کی اور دوسری لمبی عمر کی۔ مال اور لمبی عمر حاصل کرنے کا راز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اس کے عطا کیے ہوئے مال سے اس کی مخلوق کی خدمت کی جائے۔ اس سے اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں بھی برکت ڈالے گا اور لمبی عمر بھی عطا فرمائے گا۔ آج اس راز کو دنیا جان چکی ہے اور تمام مذاہب کے لوگ لوگوں کی فلاح کے لیے کروڑوں اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ جس سے ان لوگوں کو دلی اور حقیقی خوشی اور سکون حاصل ہوتا ہے جس کی ہر شخص کو خواہش ہے۔

زکوٰۃ کے روحانی فوائد

زکوٰۃ تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔ انسان کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب چیز مال ہے اس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ زکوٰۃ انسان کے دل سے مال کی محبت کم کرتی ہے۔ مال کی محبت دل سے نکل جانے کی وجہ سے انسان بے شمار برائیوں سے بچ جاتا ہے اور بے شمار نیکیوں کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ ”اور جو اپنے دل کو حرص اور لالچ سے بچائے گا وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔“ (الحشر۔9)

اسلام ایک فلاحی ریاست کے قیام کا خواہاں ہے۔ جہاں پر لوگوں کو اُن کے حقوق ملیں۔ اسلام کے نظامِ زکوٰۃ پر اگر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں کوئی شخص غریب نہیں رہے گا۔ ہر شخص کو روٹی، کپڑا اور مکان میسر ہو سکتا ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت ہے۔ یعنی فطرت کے قریب ترین دین ہے۔ مال کے خرچ کرنے کے سلسلہ میں اسلام یہ اصول بیان کرتا ہے کہ جو ضرورت سے زائد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ ارشاد ربانی ہے کہ ”وہ تجھ

Marfat.com

سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں۔ کہہ دیجئے جو کچھ ضروریات سے زائد ہو۔"
(البقرة۔219)

زکوٰۃ کے بے شمار روحانی فوائد ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں آخرت میں اُن کو بے شمار اجر اور ثواب حاصل ہوگا۔

حج کی عبادت

حج بعض شرائط کے ساتھ ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مقبول حج کا بدلہ جنت ہے۔ (مسلم) حج کی رسوم کی ادائیگی کی تہہ میں ایک بھید ہے۔ وہ یہ کہ انسان انقطاع نفس کر کے اللہ کی محبت کے اتھاہ سمندر میں غرق ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایسا رابطہ اور توسل قائم کرے کہ انسان کی اپنی مرضی ہی نہ رہے۔ بلکہ اس کی مرضی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت آ جائے اور یہ رابطہ اور توسل کسی آزمائش میں بھی نہ ٹوٹنے پائے۔ حج کے ایام میں ایک مسلمان گھر بار، عزیز و اقارب کو الوداع کہتا ہے۔ اپنی جمع پونجی سے زادراہ لے کر اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے اور وہاں جا کر دو ان سلی چادریں پہن لیتا ہے۔

حج کے مادی فوائد

تمام مذاہب میں کسی نہ کسی جگہ کو مقدس قرار دے کر وہاں لوگ سال کے بعد زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ سال میں ایک دفعہ دنیا کے مسلمان حج کے لیے مکہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اگر ہم حج کے مادی فوائد کی بات کریں تو دنیا کے تمام مسلمان ممالک کے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں ان کی عادات اور اخلاق کا علم ہوتا ہے اور انسان کو خوشی ہوتی ہے کہ دنیا کے تمام قوموں اور ملکوں میں مسلمان آباد ہیں۔

حج کے روحانی فوائد

حج کی عبادت سے اللہ تعالیٰ سے محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ حج سادگی سے زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حج کرنے والا صرف بغیر سلی دو چادریں پہنتا ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ انسان کو سادہ زندگی بسر کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ جب ایک صاحبِ ثروت اس فلسفہ پر عمل کرتے ہوئے سادگی اختیار کر لیتا ہے اس طرح طبقاتی تفریق ختم ہو جاتی ہے اور

Marfat.com

جذبہ اخوت اجاگر ہوتا ہے۔ حج تمام مسلمانوں کو اتحاد اور اخوت کی لڑی میں پرونے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حج میں دوسرے مذاہب کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ دنیا کے چاروں کونوں سے مسلمان ایک لباس میں ملبوس ہو کر اللہ کے گھر میں جمع ہوتے ہیں۔ گورے اور کالے کی تمیز مٹ جاتی ہے۔ خلوصِ دل سے ادا کیے جانے والے حج کا اجر اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی ہمیشہ رہنے والی جنت ہے۔

معزز قارئین! ہماری اس کتاب کے پہلے مخاطب غیر مسلم خواتین و حضرات ہیں۔ اور ان ہی کے لیے اسلامی ارکانِ عبادت کے مادی اور روحانی فوائد بیان کیے ہیں۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ لوگ آج مادیت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اسی بنا پر ان اسلامی عبادات کے مادی فوائد کو زیادہ تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ خاص طور پر نماز کے مادی فوائد کیونکہ یہ دن میں پانچ دفعہ ادا کرنی ضروری ہے۔ اس کے بعد ایک ماہ کے روزے ہیں اس لیے روزوں کے مادی فوائد کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

بس اے معزز غیر مسلم خواتین و حضرات اسلام ہے ہی فائدہ کا سودا اور اس کی عبادات بھی مادی اور روحانی فوائد سے مالا مال ہیں۔ آپ اب بھی اس خوبصورت اور حسین دین سے دور ہیں۔ اُمید ہے آپ ہمارے اس سوال پر کہ حیرانگی ہے کہ آپ ابھی تک اسلام سے دور ہیں کا مثبت جواب دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ ہدایت کو ماننے کے لیے کھولے اور اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور آخرت کی جنت عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

Marfat.com

امت مسلمہ کے نام

اسلام کی یہ آفاقی شان تھی کہ آج سے چودہ سو سال پہلے عرب کے اجڈ، جاہل اور گمراہی کے گڑھے میں گری ہوئی قوم کو اخلاق کے اعلیٰ معیار پر لے آیا ان کو خدا نما انسان بنا دیا چونکہ انسان کی سرشت میں ہے کہ وہ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ رب کی تعلیم کو بھلا دیتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھیجا یعنی جب بھی لوگ بگڑ گئے، امن کی ہدایت کے لئے اپنے مقدس وجود بھیجے۔ اسلام چونکہ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے اور قیامت تک کے لئے تمام انسانیت کیلئے ہدایت ہے، اسی لئے قرآن کریم میں تمام مسائل کے حل بھی بتا دیئے ہیں کہ اگر تم بگڑ گئے اور اپنی اصلاح نہ کی تو اللہ تعالیٰ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ اس سلسلہ میں ارشاد ربانی ہے ''ہاں تم ہی وہ لوگ ہو، جنہیں دعوت دی جاتی ہے کہ اپنے مال خرچ کرو اللہ کی راہ میں۔ پس تم میں سے کچھ بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ اپنی ہی ذات سے بخل کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے بلکہ تم اس کے محتاج ہو۔ اگر تم روگردانی کرو گے تو اس سعادت سے محروم کر دیئے جاؤ گے اور تمہارے عوض وہ دوسری قوم لے آئے گا۔ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔'' (سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) 38) یعنی جب قوم اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوشاں رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت بھی اس کے شاملِ حال رہتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات ان کے کام میں لگا دیتا ہے لیکن جب کوئی قوم اس نعمت کی قدر نہیں کرتی اور اللہ کی راہ میں جان دینے سے کتراتی ہے اور مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لینے لگتی ہے اور اس کی قوتِ عمل میں کاہلی اور سستی آنے لگتی ہے اور اگر وہ اپنے اندر تبدیلی نہیں لاتے اور اپنی اصلاح نہیں کرتے تو پھر اس قوم کو اس منصب جلیل سے ہٹا دیا جاتا

Marfat.com

ہے اور کسی دوسری قوم کو لے آتا ہے۔ اور وہ نئی قوم نہ جان کی بازی لگانے میں پس و پیش کرتی ہے اور نہ مال خرچ کرنے میں دریغ کرتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ آج تنزلی کا شکار امت مسلمہ ہے نہ کہ اسلام۔ اسلام کے ماتھے پر تو روزِ اول سے کامیابی لکھی ہوئی ہے۔ اسلام پہلے بھی کامیاب تھا اور آج بھی کامیاب ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک کامیاب رہے گا۔ آج کے دور کی مسلم دنیا کو اپنی فکر کرنی چاہیے کہ آیا ان کے اعمال اللہ اور رسول ﷺ کی منشاء کے مطابق ہیں۔ اگر نہیں تو پھر اپنی فکر کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اللہ تعالیٰ دوسری قوموں کے دل اسلام کے لیے نرم کر دے اور وہ اسلام لے آئیں۔ اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ بخش سکتا ہے۔

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

- امت مسلمہ کے لئے یہ بات قابل غور ہے کہ آج کے بہت سے مسلمانوں نے دین صرف ظاہری عبادات اور دیگر رسومات کی ادائیگی تک ہی محدود کر لیا ہے باقی احکامات الٰہیہ یعنی معاملات اور اخلاقیات کو نظر انداز کر رکھا ہے حالانکہ نیکی بس یہی نہیں کہ تم نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تک ہی محدود رہو بلکہ تمام قرآنی احکامات کی تعمیل کرنا ہی اصل نیکی ہے، آج مسلمانوں پر مصیبت، ذلت و رسوائی ان کے زوال اور انحطاط کی اول وجہ صرف یہی ہے کہ انہوں نے عبادات کے علاوہ دیگر قوانین الٰہیہ کو صرف نظر انداز کر رکھا ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اگر تم ایک شخص کو پانچ وقت نماز کے لئے مسجد جاتے دیکھو تو اسے نمازی کہہ سکتے ہو ضروری نہیں کہ وہ ایک اچھا مسلمان بھی ہو، انسان کے معاملات سے ہی اس کے ایمان کا پتہ چلتا ہے آج اس بات کی ضرورت ہے کہ عبادات کے ساتھ ساتھ اسی جذبہ وشوق اور ذمہ داری سے دیگر جملہ قرآنی احکامات پر عمل بھی کیا جائے۔
- امت مسلمہ کے 62 ممالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہت بڑے بڑے اور قابل لوگ عطا کئے گئے اگر یہ 62 ممالک ان قابل لوگوں کے تجربات اور فراست سے

Marfat.com

فائدہ اٹھائیں تو امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتی ہے اور امت مسلمہ پچھلے تقریباً 200 سال سے تنزلی کا شکار ہے، اس تنزلی سے نکل کر انشاء اللہ تعالیٰ بلندیوں پر پہنچ سکتی ہے ایک قابل تقلید مثال ڈاکٹر مہاتیر محمد کی ہے 1981ء میں جب مہاتیر محمد نے وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالا تو اس وقت ملائیشیا کا شمار اقتصادی لحاظ سے دنیا کے پسماندہ ممالک میں ہوتا تھا۔ لیکن ان کی ریٹائرمنٹ کے وقت یعنی 22 برس میں ان کا ملک ایشیاء کا ایک ترقی یافتہ ملک بن چکا تھا اور اس کی برآمدات کا گراف بلندیوں کو چھو رہا تھا۔ ملائیشیا ان ترقی یافتہ ممالک میں شامل ہو چکا ہے جو اپنی ضرورت کی کوئی شے بھی بیرون ملک سے نہیں منگواتے بلکہ ہر شے خود بناتے ہیں مہاتیر محمد نے اپنے عزم اور مسلسل محنت سے اپنے ملک کو جس بلند مقام پر پہنچا دیا ہے وہ یورپ اور امریکہ کے لئے بھی حیران کن تھا ان کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر ایک مغربی صحافی نے یہ سوال کیا کہ آپ نے اپنے ملک کو جس عروج پر پہنچایا ہے آخر یہ معجزہ کیسے ہوا۔ مہاتیر محمد نے جواب دیا بات یہ ہے کہ 60 اور 70ء کی دہائی میں ملائیشیا کے لاکھوں پڑھے لکھے نوجوان یورپ اور امریکہ میں منتقل ہو گئے تھے ان ذہین نوجوانوں میں ڈاکٹرز، انجینئرز، پروفیسرز، محقق اور صنعت کار شامل تھے۔ امریکہ اور یورپ میں انہیں بھاری معاوضہ ملتا تھا میں نے سوچا کیوں نہ ان ذہین اور لائق نوجوانوں کو اپنے ملک میں واپس بلایا جائے میں نے ان سے رابطہ کیا اور کہا تم اپنے ملک کی خدمت کے لئے واپس آجاؤ ہم تمہیں یورپ اور امریکہ کے برابر تنخواہیں دیں گے۔ ان لوگوں میں پروفیسرز اور ریسرچ سکالرز زیادہ تھے۔ یہ نوجوان جب ملائیشیا کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں آئے تو انہوں نے ہماری نئی نسل کو جدید خطوط پر تربیت دینا شروع کی۔ دنیا نے دیکھا کہ صرف دس برس میں ملائیشیا کا مقدر بدل گیا۔ مہاتیر محمد کے ملائیشیا نے مغربی ممالک سے کبھی اقتصادی امداد قبول نہیں کی نہ کبھی آئی ایم ایف سے قرضہ لیا، ملت اسلامیہ کے لئے مہاتیر کا وجود غنیمت ہے۔ آج مہاتیر محمد اس پرآشوب دور میں امت مسلمہ کے لئے مہاتیر Great Arrow ہیں۔ اسلامی حکومتوں کو ان کے قیمتی تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

Marfat.com

امام کعبہ مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ تقریباً 30 سال سے امام کعبہ ہیں۔ آپ کے خطبہ حج بڑے فصیح اور امت مسلمہ کے درد میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ کے خطبہ حج 2006ء سے چند قابل غور باتیں پیش کی جاتی ہیں آپ نے فرمایا، اے ملت اسلامیہ! بیدار ہو کر مغربی تہذیب کی یلغار کو سمجھو۔ مائیں بچوں کو مغربی ٹی وی چینلز سے بچائیں غیر مسلم اقوام عورت کی آزادی کی آڑ میں انہیں بے پردہ اور دینی روایات سے بے بہرہ کر دینا چاہتی ہیں۔ کفر پر کمربستہ اقوام نے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف خفیہ تحریکوں کا جال بچھا رکھا ہے جسے بے نقاب کرنا ان کی سیاسی قیادت کی ذمہ داری ہے۔ امام کعبہ نے عالم اسلام کے ذرائع ابلاغ پر زور دیا کہ وہ اسلام کے خلاف مغرب کے منفی پراپیگنڈے کا جواب دیں۔ انہوں نے عالم اسلام کے علماء اور دانشوروں سے کہا کہ وہ بیدار ہو جائیں کیونکہ عالم کفر اس سازش میں مصروف ہے کہ مسلمان نوجوان اپنی شناخت کھو بیٹھیں۔ اسلامی تمدن، تہذیب اور تاریخ کی ابتداء علم سے دوستی اور جہالت و ناخواندگی، فکری و ذہنی پسماندگی کے خلاف جہاد سے ہوتی ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں کا رشتہ علم و تفکر اور انسانی سماج کو استحصال، عوام مساوات اور ظلم و جبر سے نجات دلانے کی عملی کوششوں پر قائم رہا دنیا میں مسلم تہذیب اور اسلامی اقدار کا جھنڈا لہراتا رہا۔ مفتی اعظم نے فرمایا کہ مشرکین نے اسلامی نظام اور مسلم افکار کے دھارے کو زہر آلود کرنے کیلئے میڈیا کی یلغار کر دی ہے اور اب مغرب نے اپنی عریاں تہذیب اور لچر کلچر کا جال پھیلا دیا ہے آج بھی مغربی اور خاص طور پر سامراجی اور استعماری قوتوں کی کوشش ہے کہ مسلمان اپنی اصل شناخت سے محروم کئے جائیں اور اس مقصد کے لئے عالم اسلام کو روشن خیالی، اعتدال پسندی، سوشلزم، سیکولرازم اور بے لگام جدیدیت کے دلفریب جال میں پھانسنے کے نت نئے طریقے ایجاد کئے جا رہے ہیں۔

امام کعبہ کی یہ اپیل آفاقی ہے اور دردمندی میں ڈوبی ہوئی ایک دلگیر آواز ہے جس پر غور کرنا آج امت مسلمہ کی ذمہ داری بلکہ فرض ہے۔

Marfat.com

سورۃ البقرہ آیت 177 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نیکی یہی نہیں کہ نماز میں تم پھیرلو اپنے رخ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف۔ بلکہ نیکی کا کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر اور سب نبیوں پر اور دے مال اپنا اللہ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور خرچ کرے، غلام آزاد کرنے میں اور صحیح ادا کرے نماز اور دیا کرے زکوٰۃ اور جو پورا کرے اس اپنے وعدوں کو جب کسی سے وعدہ کرتے ہیں۔" یعنی ہر دین میں بعض ظاہری اعمال ہوتے ہیں اور بعض باطنی یا حقیقی مقاصد۔ ظاہری اعمال کی بجاآوری سے انسان دین کے حقیقی مقاصد تک با آسانی پہنچ سکتا ہے اس لئے ظاہری اعمال پر عمل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ جب تک کوئی قوم دین کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتی ہے اور ان ظاہری اعمال اور باطنی یعنی حقیقی مقاصد کو پیش نظر رکھتی ہے اور دونوں کو یکساں اہمیت دیتی ہے تو وہ کامیاب وکامران اور سربلند رہتی ہے لیکن جب دین کا ولولہ سرد پڑ جاتا ہے تو آہستہ آہستہ حقیقی مقاصد آنکھوں سے اوجھل ہونے لگتے ہیں اور قوم صرف ظاہری اعمال کی ادائیگی کو ہی کافی سمجھنے لگتی ہے اور ان ظاہری اعمال میں حقیقی مقاصد تک پہنچنے کا جذبہ دم توڑ دیتا ہے اس لئے کہ وہ اعمال محض بے جان ہو کر رہ جاتے ہیں اور انہی ظاہری رسوم کی بجاآوری کو ہی سب سے بڑی نیکی شمار کرنے لگتی ہے حقیقی مقاصد سے یکسر غافل ہو جاتی ہے مثلاً نماز اور روزہ بنیادی عبادات میں سے اہم رکن ہیں لیکن جو نماز نمازی کو برائی اور بدکاری سے باز نہ رکھ سکے وہ نماز اسے اللہ سے اور دور کر دیتی ہے روزہ کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار اگر جھوٹ بولنے اور بُرے عمل کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ سورۃ البقرہ کی مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے ظاہری عبادات کی حقیقت کو کھول کر بیان فرمادیا ہے تاکہ یہ بہترین امت پہلی امتوں کی طرح صرف ظاہری عبادات اور اعمال پر ہی قانع نہ رہے بلکہ کتاب وسنت کی جملہ تعلیمات پر عمل پیرا رہے۔ اس سلسلہ میں علامہ اقبال کہتے ہیں نماز وروزہ وقربانی وحج یہ سب باقی ہیں۔ تو باقی نہیں ہے۔

اسلام ایک ایسا مکمل نظام حیات ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے۔ حضور ﷺ

Marfat.com

جو عالمگیر شریعت اور دائمی ہدایت لے کر آئے ان تعلیمات کی ہمہ گیری سے انسانی زندگی کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا پہلو بھی نظر انداز نہیں ہوا۔ کتاب وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا اور عمل پیرا رہنا فی الحقیقت اسلام ہے۔ شریعت محمدی ﷺ ان چار عنوانات کا مجموعہ ہے۔

(1) عقائد، (2) عبادات، (3) معاملات، (4) اخلاقیات

مذکورہ عنوان کی وضاحت مختصر طور پر پیش کی جاتی ہے۔

(1) بندے اور خالق کے درمیان رابطہ وواسطہ واضح کرنے والے احکامات جو ذہنی، قولی اور قلبی حالات سے تعلق رکھتے ہوں تو وہ عقائد کہلاتے ہیں اور ان پر جم جانے کا کام ایمان ہے۔

(2) جن احکام کا تعلق انسان کے جسم اور اس کے مال سے ہے وہ عبادات ہیں نماز، روزہ، بدنی عبادات ہیں۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے کلمہ توحید نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کو اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

(3) جو احکامات جو ایک انسان کے دوسرے انسانوں کے روابط سے متعلق ہیں۔ وہ معاملات کہلاتے ہیں۔

(4) ایسے احکامات جن کا تعلق روحانی نعمتوں سے ہے اخلاقیات کہلاتے ہیں ان تمام پر عمل کرنے سے ہی ایک مسلمان حقیقی مومن بن سکتا ہے۔

❁ دین اسلام کی اصلی غرض وغایت یہی تھی کہ لوگ اسلام کی اعلیٰ تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا ہوں۔ دنیا میں بھی کامیابی حاصل کریں اور آخرت میں بھی خدائی نعمتوں سے مالا مال ہوں، حضور ﷺ کا اسوہ حسنہ پھر صحابہ کرام کی زندگیاں اسلام کا مکمل نمونہ تھیں۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمان اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے تھے چند ابتدائی صدیوں تک مسلمان دعوت وتبلیغ کو ہر مسلمان پر فرض سمجھتے تھے جس کی وجہ سے یہ امت مسلمہ تمام قوموں پر غالب رہی۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں گروبندی اور فرقہ پرستی کو دشمنان اسلام نے فروغ دلوایا اور ایک وقت ایسا آیا جب مسلمانوں نے دین اسلام کو صرف چند عبادات اور چند رسوم کی ادائیگی تک محدود کر دیا اور باقی احکامات خداوندی

Marfat.com

یعنی معاملات، اخلاقیات اور عقائد کو نظر انداز کر دیا۔

فرقہ پرستی نے امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ علامہ اقبال نے ایسی صورتحال سے متاثر ہو کر کہا تھا۔

وا نہ کر فرقہ بندی کے لئے اپنی زبان
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامہ محشر یہاں

اِس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد عبادت کو تو ضرور اپنائے ہوئے ہیں مگر تعجب اور حیرت ہے کہ انہوں نے دوسرے بیشتر قرآنی احکامات کو بھلا رکھا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے کہ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ پاکستان سمیت مختلف اسلامی ممالک میں مختلف فرقوں اور جماعتوں کے اجتماعات ہوتے ہیں جن میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ان اجتماعات کے آخر میں علمائے کرام سسکیوں، آہوں اور رقت آمیز طویل دعا میں اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہیں پھر آخر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعائیں نہیں سنتا۔ اور آج امت مسلمہ دشمنان اسلام کے مظالم کے آگے کچھ نہیں کر سکتی، یہود و نصاریٰ نے افغانستان، عراق، بوسنیا کو تباہ و برباد کر دیا اور لاکھوں مسلمانوں کو شہید کر دیا امت مسلمہ آج صرف دعاؤں میں ہی مشغول ہے علامہ اقبال تو کب کے کہہ گئے ہیں

کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی
اے پیر حرم میری مناجات سحر کیا

ملت اسلامیہ کے موجودہ ابتر اور دگرگوں حالات کی اصلاح اور بہتری کے لئے ضروری ہے کہ عوام الناس اور حکام وقت دونوں اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے یکساں طور پر تابع ہوں۔ احکام حکومت ہر نزاعی معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی طرف رجوع کرنے والے ہوں اور حکام حکومت اپنے آپ کو ہر قانون، ضابطہ اصول اور جواب دہی Accountability سے ماورا نہ سمجھیں۔ آج تمام امت مسلمہ کو اپنے اندر مثبت تبدیلی کی ضرورت ہے کہ قانون قدرت نے کبھی قوموں کی اجتماعی غلطیوں کو معاف نہیں کیا بقول علامہ اقبال

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

Marfat.com

امت مسلمہ میں جن افراد کی ذمہ داری تھی کہ وہ عوام الناس کی تعلیم وتربیت کریں۔ انہوں نے مسلک اور گروہی تصورات میں اپنی توانائیاں ضائع کر دیں تصوف اور روحانیت کے نام پر چھوٹے چھوٹے جزیروں میں بٹ گئے اور خدمت خلق، معاشرہ کی اصلاح، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فروغ کا کام پس منظر میں چلا گیا ہے آج امت مسلمہ کے دانشوروں اور مفکرین کی ذمہ داری ہے کہ امت مسلمہ کی اصلاح اور تعلیم وتربیت کی طرف توجہ کریں اور لوگوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فروغ کے لئے کوشش کریں لوگوں کی خدمت خلق کے کاموں کی طرف بھی توجہ دلائیں تاکہ تمام اسلامی ریاستیں فلاحی اسلامی ریاستیں بن جائیں۔ جہاں کوئی غربت کی وجہ سے خودکشی نہ کرے اور لوگوں کو ان کے حقوق حاصل ہوسکیں۔ خدمت خلق کے حوالے سے پاکستان کے ممتاز بزنس مین ملک ریاض حسین صاحب ایک بہترین مثال ہیں جنھوں نے اپنے اثاثوں کا 70% حصہ جس کی مالیت دو ارب ڈالر بنتی ہے غریبوں کی فلاح کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ اگر عیسائی معاشرے میں چیریٹی کرنے والے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے تو پھر ایک اسلامی معاشرے میں بھی بحریہ ٹاؤن کے ملک ریاض حسین صاحب جیسے لوگوں کی تعداد بڑھنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے ہوئے کو اللہ تعالیٰ سات سو گنا سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے اور آخرت کا اجر وثواب اس کے علاوہ ہے۔ طلوعِ اسلام کے وقت جس طرح لوگوں کی اخلاقی حالت خراب تھی۔ آخری زمانے میں جب لوگ دین سے دور ہو جائیں گے ان کے بارے میں بھی حضور ﷺ کی بے شمار پیش گوئیاں ہیں اور اُن کا علاج بھی ہے کہ جب تک تم قرآن کریم اور میری سنت پر عمل پیرا رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ بقول علامہ اقبالؒ

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

علامہ اقبال نے 1931ء کے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم آج تک اپنی مصیبت کے علاج کے لیے ہزاروں تدبیریں کر چکے ہو۔ اب ایک تدبیر محمد عربی ﷺ کی بھی آزماؤ۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں ''اتحاد امتی حجتہ قاطعہ'' ایک دفعہ اتحاد

Marfat.com

کر کے دیکھو اگر چہ اب تک کی تمام تدابیر ناکام ثابت ہو چکی ہیں لیکن حضرت محمد ﷺ کا بتایا ہوا یہ نسخہ شفا کبھی ناکامیاب نہ ہوگا۔ اتحاد کامیابی کا سرچشمہ ہے اور حصولِ اتحاد کا راز بھی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے میں ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ رسی ہے جس کا ذکر مذکورہ بالا آیت میں کیا گیا ہے۔ اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو حکمرانی تمہارے قدموں کے نیچے ہوگی۔

۞ آج اسلامی دنیا کرہ ارض پر مشرق وسطی، مشرق بعید اور وسطی ایشیاء تین بڑے حصوں میں منقسم ہے اس وقت اسلامی ممالک میں تقریباً دو ارب مسلمان ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کے ہر ملک میں مسلمانوں کی کثیر تعداد موجود ہیں اکثر اسلامی ممالک معدنی اعتبار سے مالا مال ہیں اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کی نعمتیں تقریباً تمام اسلامی ممالک کو عطا فرمائی ہیں مگر تقریباً ہر مسلمان ملک اپنے باہمی انتشار وافتراق کی وجہ سے اقوام یورپ اور امریکہ کے بالواسطہ یا بلواسطہ کسی نہ کسی طرح سے زیر عتاب ہے اور یہ اسلامی ممالک سوائے چند ایک کے سیاسی اقتصادی اور عسکری اعتبار سے بڑی طاقتوں کے محتاج ہیں۔ آج اگر تمام مسلمان ممالک متحد ہو جائیں تو اس تذلیل سے نکل سکتے ہیں۔

۞ قرآن کریم میں سورۃ توبہ میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے میں خرید لئے ہیں۔ یعنی اس کے معنی ہیں کہ اپنی صلاحیتوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اس کے علاوہ اپنے مال ودولت کو بھی اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے خرچ کرو۔ آج امت مسلمہ کا ہر فرد اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو اللہ کی رضا کے لیے خرچ کر رہا ہے؟ اگر خرچ نہیں کر رہا تو پھر یہ نیک کام آج سے شروع کر دیں۔ کیونکہ انسان کے مرنے کے بعد یہ دولت اس دنیا میں ہی رہ جاتی ہے مگر وہ اچھے اور نیک عمل اور وہ روپیہ پیسہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے وہ اُسے آخرت میں مل جاتا ہے۔

۞ آج سے تقریباً ہزار سال پہلے ایسے ایسے علمائے دین تھے جن کے واعظوں میں سینکڑوں ہزاروں لوگ شامل ہوئے تھے ان میں سے ایک ابن الجوزی بھی تھے۔ آپ کی مجالس

Marfat.com

بڑی عبرت انگیز اور انقلاب انگیز ہوتی تھیں۔ان کی مجالس میں خلفاء، سلاطین وزراء، اکابر اور بڑے بڑے علماء شرکت کرتے تھے اور آپ کی زبان کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ لوگ غش کھا کھا کر گرتے تھے اور لوگوں کی چیخیں نکل جاتی تھیں اور آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتی تھیں۔آج امت مسلمہ کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ آج ان جیسے علمائے حق کتنی تعداد میں ہیں جن کی مجالس میں بادشاہ وقت اور وزراء شامل ہوئے ہوں اور واعظ کے نتیجے میں ان کی چیخیں نکلتی ہوں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ان جیسے علمائے حق آٹے میں نمک کے برابر ہیں اور اکثریت علمائے سو کی ہے۔امت مسلمہ کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ وہ علمائے حق کو پہچانیں وہ آپ کو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کریں گے۔

❁ حدیث میں ہے کہ ہر امت کا ایک فتنہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ خرابیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔میری امت کا فتنہ مال ہے۔یعنی امت مسلمہ کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ امت مسلمہ کا فتنہ مال ہے لہٰذا امت کو اس فتنے سے بچنا چاہیے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ آج امت مسلمہ مال کے فتنے میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے وہ گمراہیوں اور خرابیوں میں مبتلا ہیں۔اسلامی ممالک کے بادشاہوں کی غالب اکثریت عیش وعشرت کے دلدادہ اور دنیا کی فانی لذتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت کا زوال ان عیش پرست بادشاہوں ہی کی وجہ سے ہوا تھا جس طرح پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔اسی طرح بعض مسلمان سلاطین اور ان کے امراء وزراء کی سیرت ہمارے لئے مشعل راہ بھی ہے۔وہ عالی ہمت، بلند حوصلگی، فن سپہ گری میں ماہر، عبادت میں مشغولیت، علمی ذوق وشوق رکھنے والے تھے چند ایک کے اسماء گرامی یہ ہیں۔سلطان شمس الدین التمش، سلطان غیاث الدین بلبن، ناصرالدین محمود، فیروز تغلق، شیر شاہ سوری، اورنگزیب عالمگیر۔یہاں صرف شیر شاہ سوری کے معمولات زندگی پر تھوڑی روشنی ڈالی جاتی ہے۔جب تہائی رات رہتی کہ بیدار ہو جاتا نوافل پڑھتا اور نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھتا اور اس کے بعد حسابات دیکھتا۔روزانہ کا نظام عمل بناتا، نماز اشراق پڑھتا۔لوگوں کی ضروریات معلوم کرتا، افواج شاہی اور اسلحہ کا معائنہ کرتا۔روزانہ کی آمدنی اور مالیہ کا معائنہ کرتا، پھر ارکان سلطنت اور سفراء حاضر ہوتے۔دوپہر

Marfat.com

کے کھانے پر علماء اور مشائخ بھی دسترخوان پر ہوتے نماز باجماعت پڑھتا، قرآن کریم کی تلاوت کرتا، پھر امور سلطنت میں مشغول ہو جاتا۔ سفر و حضر میں اس نظام الاوقات میں کوئی تبدیلی نہ ہوتی۔ آج کے مسلمان ممالک کے بادشاہوں، وزرا اور امراء اپنے روزانہ کے معمولات کا جائزہ لیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ہیں۔

- قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اور نہ تو ہمت ہارو اور نہ غم کرو اور تم ہی سربلند ہو گے اگر تم مومن ہو (آل عمران 139)

اللہ تعالیٰ نے یہاں مسلمانوں کو کامیابی کا راز بتا دیا ہے کہ تم مومن ہو تو تم ہی کامیاب ہو گئے۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کی مانتا ہے۔ یعنی مسلمان اور مومن میں زمین آسمان کا فرق ہے امت مسلمہ کے تمام لوگوں کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ کیا وہ حقیقی مومن بن چکے ہیں اگر نہیں تو پھر اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کریں اور حقیقی مومن بننے کی کوشش کریں کیونکہ دنیا اور آخرت کی کامیابی اسی میں پوشیدہ ہے۔

- علامہ اقبال کو حکیم امت کہا جاتا ہے یعنی امت کے مسائل کے حل اور اُن کی بیماریوں کا علاج بتا چکے ہیں اور دنیا میں فتح حاصل کرنے کا گر بتا چکے ہیں۔ اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

اس میں شبہ نہیں کہ یقین محکم اور عمل پیہم ہی دو ہتھیار ہیں جن سے کوئی بھی قوم دنیا میں فتح یاب اور کامیاب و کامران ہو سکتی ہے یقین بڑی چیز ہے۔ ایک مفکر کہتا ہے کہ جہاں مرضی سے زمین کھودو تمہیں خزانہ ملے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ تمہیں یقین ہو اور عمل پیہم کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ اگر پانی قطرہ قطرہ ایک پتھر پر مسلسل پڑتا رہے تو اُس میں بھی سوراخ کر دیتا ہے اس کے علاوہ علامہ اقبال نے محبت کو فاتح عالم کہا ہے۔ محبت وہ چیز ہے جس کے ماتھے پر روز اول سے کامیابی اور کامرانی لکھ دی گئی ہے۔ یعنی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ ہی کی محبت کی وجہ سے تمام لوگوں سے محبت خواہ وہ اپنے ہوں یا غیر ہوں۔ امت مسلمہ اگر محبت کے نسخے کو آزمائے تو ہمارے گھروں معاشرے اور پوری دنیا سے نفرت ختم ہوسکتی ہے اور دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ آج امت مسلمہ اگر اس یقین کے ساتھ کوشش کریں کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب وکامران ہوں گے اور عمل پیہم کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھیں تو آج بھی ہاری ہوئی بازی جیتی جاسکتی ہے اور امت مسلمہ کے عام مسلمان حقیقی مومن بن سکتے ہیں۔ انسانیت کی معراج حقیقی مومن بننا ہے۔

❁ ایک مسلمان کے حقیقی مؤمن میں ایک بڑی رکاوٹ انسانی سرشت میں موجود بدخصائص ہیں جن کے ذریعہ ابلیس انسان کو قصرِ ذلت میں پھینکنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے مثلاً غصہ، غیظ وغضب، بغض، کینہ، انتقام، حسد، فخر وغرور اور تکبر وغیرہ۔ مفکرین کہتے ہیں غصہ تھوڑی دیر کے لئے دیوانگی پیدا کرتا ہے غصہ کا حد سے گزر جانا غیظ وغضب ہے۔ بغض اور کینہ حقوق العباد سے باز رکھتا ہے۔ جو شخص انتقام کے طریقے سوچتا رہتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔ حسد، حرص وطمع انسان کو جانور نما انسان بنادیتے ہیں۔ فخر، غرور اور تکبر تواضع اور انکساری کے ضد ہیں۔ متکبر اللہ تعالیٰ کی نظر میں گر جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگوں کی نظروں سے بھی گر جاتا ہے۔ الغرض ایک عام مسلمان کو حقیقی مومن بننے کے لئے اپنے اندر سے تمام بدخصائص آہستہ آہستہ ختم کرنے پڑیں گے اور ان کی جگہ اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنی پڑیں گی۔ جس کا فائدہ اُسے اس مادی دنیا میں بھی ہوگا اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا یعنی جنت ملے گی۔ سورت الرحمٰن میں مومنین کے لئے دو جنتیوں کا ذکر ہے یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہیں وہ دنیا میں بھی ایک جنت میں ہی ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد ابدی جنت کے حقدار بنتے ہیں۔ جنت کے لئے مرنا ضروری نہیں بلکہ حقیقی مومن اس دنیا میں بھی جنت حاصل کرلیتے ہیں۔

ہر حال میں راضی بہ رضا رہ کر مزہ دیکھ
دنیا میں رہتے ہوئے جنت کا نظارہ دیکھ

Marfat.com

❁ امت مسلمہ کے افراد نے کبھی غور کیا کہ آج امریکہ اور یورپ کیوں ترقی یافتہ مما لک ہیں اس کی ایک بڑی وجہ تھنک ٹینک ہیں اس کے علاوہ علم کی طرف توجہ ہے آج 63% امریکی کسی نہ کسی لائبریری سے منسلک ہیں یعنی امریکہ میں لائبریریوں سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد بلند ترین سطح پر ہے پچھلے پانچ سو برسوں کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ یورپ میں سب سے پہلے تعلیمی انقلاب آیا جس کی وجہ سے آج یورپ ترقی یافتہ مما لک میں شامل ہے۔ آج اگر امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا چاہتی ہے تو حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق مشورہ کرلیا کرو۔ یعنی مجلس مشاورت یا تھنک ٹینک اسلام ہی کی تعلیم ہے جس دین کی تعلیمات میں مشورہ کو ایک خصوصی مقام تھا آج امت مسلمہ مشاورت یا تھنک ٹینک پھر اپنا لے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مسائل اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی کیونکہ مفکرین کہتے ہیں کہ اچھی پلاننگ آدھی کامیابی ہے اس کیساتھ ساتھ اگر امت مسلمہ علم سے بھرپور رشتہ جوڑ لے اور اس سلسلہ میں تمام مسلم مما لک میں لائبریریوں کی تعداد کو بڑھا دیا جائے اور ہر شہر اور ہر محلّہ میں لائبریریاں ہونی چاہئیں ایک ہزار افراد کے علاقہ میں ایک لائبریری ہونی چاہیے۔ لائبریریوں کے قیام کے سلسلہ میں مختلف فلاحی تنظیمیں بھی حکومتوں کی مدد کرسکتی ہیں۔ علم حاصل کرنا تو تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر فرض ہے۔ قرآن کریم کا پہلا حکم بھی اقراء ہے یعنی پڑھو۔

❁ امت مسلمہ کی خوش قسمتی ہے کہ وہ اپنے عظیم الشان نبی حضرت محمد ﷺ کی امت ہیں جنہوں نے 23 سال کی مختصر سی مدت میں جہالت کی تاریکی میں ڈوبے ہوئے عرب جیسے ملک میں وہ عظیم الشان تبدیلی پیدا کردی۔ ہر قسم کی برائیوں میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے حامل افراد بنا دیا اور حضور ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی حضور ﷺ سے بھی محبت کی وہ مثالیں قائم کیں جس کی نظیر تاریخ انسانی میں نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دفعہ فرمایا اے نبی ﷺ ہم آپ ﷺ کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی اور بائیں بھی اور دشمن آپ ﷺ تک نہیں پہنچ سکتا۔ آج ہمارے اندر وہ عظیم الشان نبی الرحمت ﷺ موجود نہیں، آج دشمنان اسلام حضور ﷺ کی مقدس ذات پر اور اسلام پر مختلف اعتراضات کرتے ہیں۔

Marfat.com

اکثر غلط فہمی کا شکار ہیں یعنی ان کو حقیقی اسلام کی تصویر دکھائی ہی نہیں گئی۔ اگر دیکھا جائے کہ امت مسلمہ کا بھی قصور ہے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج دنیا میں مسلمانوں کی تعداد 2 ارب کے قریب ہے۔ بہترین تبلیغ آپ کا دوسرے لوگوں سے برتاؤ (Attitude) ہے۔ اگر آپ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہو جائیں تو آپ کی ذات ہی چلتی پھرتی تبلیغ ہے۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہی ایک کاٹ دار تلوار ہے جو کہ ہر شخص کو گھائل کر سکتی ہے۔

- حضور ﷺ کو اپنے رب سے شدید محبت تھی۔ اس کے بعد حضور ﷺ کو اللہ کے پیغام یعنی اسلام سے محبت تھی اور اسلام کے فروغ کیلئے حضور ﷺ نے بے پناہ تکالیف اٹھائیں مگر اسلام کے پیغام کو تمام لوگوں کو پہنچایا اور حضور ﷺ کی وفات کے وقت ایک لاکھ چوبیس ہزار لوگ اسلام قبول کر چکے تھے امت مسلمہ کے افراد کو اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ان کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی شدید محبت ہے اور اس کے بعد حضور ﷺ اور اسلام سے محبت ہے۔ اگر ہے تو پھر اس محبت کا تقاضا ہے کہ اسلام کے عظیم الشان پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیں۔

- امت مسلمہ اگر اس چھوٹی سی بات پر ہی عمل کرے تو اس کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں کہ وہ دنیا کیلئے خوب کوشش کریں جیسا کہ انہیں سو سال زندہ رہنا ہے مگر وہ نماز ایسی پڑھیں جیسے وہ ان کی آخری نماز ہے۔ اصل میں ہم جو بھی نماز پڑھتے ہیں وہ ہماری آخری نماز ہی ہوتی ہے مثلاً اگر ہم یکم جنوری 2011 کی عشاء کی نماز ادا کرتے ہیں تو وہ حقیقت میں ہماری آخری نماز ہی ہوتی ہے کیونکہ یکم جنوری 2011 ہماری زندگی میں دوبارہ کبھی نہ آئے گا۔

- مقام افسوس ہے کہ جو لوگ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی تحقیر کرتے ہیں ہمیں انہیں سے ہتھیار خریدنے پڑتے ہیں۔ امت مسلمہ کو یہ چیز جاننی چاہیے کہ آج ساری غیر مسلم دنیا ہماری مخالف ہے ہمیں اب تو تمام اختلافات مٹا کر یک جا ہو جانا چاہیے آج اگر امت مسلمہ نے اپنی ذمہ داری کو نہ جانا اور اکٹھی نہ ہوئی تو وہ اپنا ہی نقصان کرے گی۔ آج دنیا میں امت مسلمہ کی تعداد تقریباً 2 ارب کے قریب ہے۔ اہل اسلام نے کبھی اس پر

Marfat.com

غور کیا کہ مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد میں ہوتے ہوئے پھر بھی مخالفین اسلام کو آخر یہ کیسے جرأت ہوتی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بارے میں گستاخانہ خاکے بنائیں۔ اس کی ایک وجہ ہے کہ آج امت مسلمہ اکٹھی نہیں ہے اور مفکرین کے مطابق بھیڑوں کا ایک ریوڑ ہے۔ اسی طرح کے حالات کی نشاندہی حضور ﷺ نے فرمادی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم بے وقعت ہو جاؤ گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ ہم کم تعداد میں ہوں گے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم بڑی تعداد میں ہو گے لیکن جب تمہارے دلوں میں دنیا کی محبت پیدا ہو جائے گی اور آخرت کا خوف نکل جائے گا تو تم بے وقعت ہو جاؤ گے۔ حضور ﷺ کی پیش گوئی آج پوری دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ مسلمانوں کی تعداد تقریباً 2 ارب کے قریب اور آج تک مسلمانوں کی تعداد اتنی کبھی نہ تھی مگر ہیں بے وقت۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو دنیا چھوڑنے کی تعلیم نہیں دیتا اور وہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنے رب کو بھلا کر دنیا ہی کے بندے نہ بن جاؤ۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔'' دنیا کی مذمت اسی لئے کی گئی کہ وہ بندے کو اپنے رب سے دور کرتی ہے مفکرین کہتے ہیں کہ جیب میں پیسہ رکھنا جائز ہے، بنک میں پیسہ رکھنا جائز ہے مگر دل میں پیسہ کی محبت جائز نہیں۔

- کہتے ہیں کہ جادو وہ ہے جو سر چڑھ کر بولے۔ کسی بھی انسان کی سچائی کی دلیل یہ ہے کہ دشمن اور مخالفین بھی اس کی تعریف کریں۔ رحمت العالمین ﷺ کی مقدس ہستی ایسی ہے کہ مخالفین اور غیر مسلم دانشوروں اور مفکرین نے میں آپ کی تعریف کی۔ امت مسلمہ کی آج ذمہ داری ہے کہ ان غیر مسلم دانشوروں اور مفکرین کی آراء کو اور اس کے ساتھ ساتھ رحمت العالمین حضرت محمد ﷺ کے بارے میں دوسرے مذاہب کی مقدس کتابوں میں جو پیش گوئیاں ہیں ان کو غیر مسلم خواتین و حضرات تک پہنچائیں۔

- آج سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے اور آج کے دور میں میڈیا کو ایک اہم حیثیت حاصل ہے آج چند کم فہم لوگ یا اسلام کی حقیقت کو نہ پہچاننے والے لوگ Face Book/ Internet پر پیارے نبی حضرت محمد ﷺ اور اسلام پر اعتراضات کرتے ہیں جو کہ ان کی کم علمی کی وجہ سے ہوتے ہیں آج امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ

Marfat.com

خوبصورت اسلام کی حقیقی تصویر لوگوں تک پہنچائیں تاکہ ان لوگوں کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں ختم ہوسکیں اس سلسلہ میں Face Book Internet پر دفاع اسلام کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے کیونکہ اسلام نے ہمیشہ دفاعی جنگیں لڑی ہیں۔

- آج امت مسلمہ کو اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آج کا یورپی معاشرہ اخلاقیات سے عاری اور ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مختلف تکالیف اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ مفکرین کہتے ہیں عقلمند وہ شخص ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے۔ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ مسلم ممالک اور مسلم معاشرے میں ہر قسم کی اخلاقی برائیوں سے بچنے کیلئے ایک دائمی اور ہمہ گیر تربیت کا انتظام کریں تاکہ ہماری نوجوان نسل بھی ان خرابیوں اور برائیوں کا شکار نہ ہوجائیں۔ لوگوں کو برائیوں کے دنیا اور آخرت میں انجام کے بارے میں آگاہی دیں تاکہ وہ برائیوں اور خرابیوں کی طرف متوجہ نہ ہوں بقول شاعر اس کا آغاز تو خوشنما ہے مگر اس کا انجام اچھا نہیں ہے۔

- بعض کم فہم لوگوں نے دنیا میں یہ تاثر دینے کی کوشش کررہے ہیں کہ اسلام میں خواتین کو آزادی حاصل نہیں ہے یا ان کو ان کے حقوق نہیں دیئے جاتے۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ امت مسلمہ کے پڑھے لکھے لوگ خاص طور پر پڑھی لکھی خواتین آگے آئیں۔ اسلام نے عورت کو جو حقوق دیئے ہیں اور عورت کو جو اعلیٰ مقام دیا ہے اس پر کتابیں اور پمفلٹ لکھ کر دنیا میں پھیلائیں اس کے علاوہ انٹرنیٹ اور فیس بک کو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور دنیا کو یہ بتائیں کہ جتنی آزادی اور اعلیٰ مقام عورت کو اسلام نے دیا ہے کسی مذہب اور معاشرے نے وہ مقام عورت کو نہیں دیا۔

- اسلام بہترین دین ہے اور اسلام دین فطرت ہے یعنی انسانی فطرت کے قریب دین ہے جس کو انسانی فطرت بڑی آسانی سے اور بہت جلد قبول کرلیتی ہے آج اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلم مفکرین اور دانشور ایک جوش وجذبہ سے یہ آفاقی پیغام اسلام ساڑھے چھ ارب دنیا تک پہنچائیں اور اسلام کیلئے ان کے دل فتح کریں۔ اس سلسلہ میں تمام مسلم ممالک دانشوروں اور مفکرین کو ایک جگہ مل بیٹھ کر غور کرنا چاہیے کہ ہم کس طرح یہ عظیم الشان اسلام کا پیغام تمام دنیا تک پہنچاسکتے ہیں۔

Marfat.com

۞ قرآن کریم کا پہلا حکم ہی اقراء ہے یعنی پڑھو۔علم حاصل کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے سورۃ اعراف میں ارشاد ربانی ہے کہ ”لوگ آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور کیوں نہیں کرتے؟ معلوم ہوتا ہے ان کی موت قریب آ گئی ہے۔“ (اعراف:185)

فطرت کے مطالعہ کی طرف مسلمانوں کی توجہ دلائی گئی ہے اگر ہم دنیا بھر کے سائنسدانوں کا جائزہ لیں تو ان میں سے مسلمان سائنسدانوں کی تعداد بہت کم ہے اگر آج مسلمانوں نے دنیا میں اپنا کوئی مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر انہیں علم کی طرف توجہ دینا ہوگی خاص طور پر سائنسی علوم کی طرف۔ اگر ہم دنیا بھر کی بہترین یونیورسٹیوں کا جائزہ لیں تو پاکستان سمیت 62 اسلامی ممالک میں ورلڈ لیول کی یونیورسٹیاں بہت کم ہیں بعض چھوٹے ممالک مثلاً جاپان وغیرہ میں ورلڈ لیول کی اتنی یونیورسٹیاں ہیں جتنی پورے عالم اسلام کے پاس نہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے مسلم ممالک کے حکمران اپنے محلوں پر اربوں ڈالر لگا دیتے ہیں مگر چند لاکھ ڈالر لگا کر ورلڈ لیول کی کوئی یونیورسٹی نہیں بناتے۔ جب ہلاکو خان نے بغداد تباہ کیا تو اس کے سامنے خلیفہ کو پیش کیا گیا اور لوٹا ہوا شاہی خزانہ بھی پیش کیا گیا تو ہلاکو خان نے خلیفہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم یہ روپیہ اپنے دفاع پر خرچ کرتے تو تمہیں یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

۞ آج بہت سے امت مسلمہ کا درد رکھنے والی دانشوروں کی خواہش ہے کہ امت مسلمہ کے سارے ممالک ایک عظیم بلاک کی شکل میں ڈھل جائیں۔ ایسا اسلامی بلاک جو سیاسی، معاشی اور معاشرتی طور پر ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو۔ ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی ہوں اور ہر مشکل اور مصیبت میں ایک دوسرے کے کام آئیں اسلام کی تعلیم کے مطابق تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اگر یورپی یونین کے نام پر ایک بلاک وجود میں آ سکتا ہے جہاں ایک ہی سکہ چلتا ہے ویزے کی پابندی نہ ہونے کے برابر ہیں اور ان کے کسی ملک کی سرحد پار کرتے ہوئے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کسی دوسرے ملک میں داخل ہوا جا رہا ہے حتیٰ کہ ان میں سے بہت سے ممالک نے اپنا ویزا بھی مشترک کر لیا ہے۔ یہی حال جی ایٹ (G-8) کے ممالک کا ہے ان ممالک میں

Marfat.com

امریکہ سمیت دوسرے سات ترقی یافتہ ممالک شامل ہیں کے سربراہی اجلاس باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر یہ متفقہ پالیسی بنانے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اگر آج کی دنیا میں یہ سب کچھ ہو سکتا ہے تو پھر ایک عظیم تر اسلامی بلاک کیوں قائم نہیں ہو سکتا۔

۞ اسلام میں ہمسائے کے حقوق کا بڑا خیال رکھا گیا ہے۔ایک دفعہ حضورﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہمسائے کے حقوق کی اتنی تاکید کی ہے کہ شاید جائیداد میں بھی ہمسائے کے حق کا حکم آ جائے یعنی ہمسائے کے حقوق کے بارے میں کتنا تاکیدی حکم ہے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے کے دس دس گھروں تک یہ ہمسائے میں شامل ہیں۔ یعنی اگر صاحب حیثیت لوگ اپنے ہمسایوں میں سے غریب اور مستحق لوگوں کا خیال رکھیں تو معاشرے میں کتنی خوشگوار تبدیلی آ سکتی ہے۔ ہمسائے کے بارے میں یہ نہیں کہا گیا کہ اگر وہ مسلمان ہیں تو اس کا خیال کرو بلکہ صرف ہمسائے کا ذکر ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب اور ملت کا ہو ہمسائے کے بارے میں اگر ہم Larg Scale پر دیکھیں تو ہمارے ہمسایہ ممالک بھی ہمسایہ کے ہی ذمن میں آتے ہیں یعنی ان کے حقوق کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے یعنی ان سے بہتر تعلقات بنانے کی کوشش کرنی چاہیے جس طرح چین، ایران، افغانستان اور ہندوستان پاکستان کے ہمسایہ ممالک ہیں ان سے بہترین سفارتی تعلقات ہونے چاہئیں۔ انسان اپنے دوست تبدیل کرسکتا ہے لیکن ہمسائے تبدیل نہیں کرسکتا اگر تمام مسلم ممالک اپنے ہمسایہ ممالک سے خیر سگالی کے تعلقات کو فروغ دیں تو ہماری دنیا بہت بہتر ہو سکتی ہے اور اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔

۞ مفکرین کہتے ہیں کہ اچھی پلاننگ آدھی کامیابی ہے۔ ہر انسان اپنی ذاتی زندگی میں اس حقیقت کو جانتا ہے کہ کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے ان کی پلاننگ اور تیاری بہت ضروری ہے اگر پوری پلاننگ اور تیاری کے بغیر کوئی اقدام کیا جائے تو خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوتے یہی طرز عمل قوموں پر بھی لاگو ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک اور قوم کی ترقی کیلئے منصوبہ بندی کریں اور پھر اس کے مطابق تیاری کریں تو پھر کامیابی حاصل ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔ قابل افسوس بات یہ ہے کہ آج عالم اسلام کا بہت بڑا حصہ معاشی طور پر مغرب کا غلام ہے اگر ہم امت مسلمہ کا جائزہ لیں تو امت مسلمہ کی پچھلے تین سو برس کی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ مسلمانوں نے نہ اپنی کمزوریوں کا تجزیہ کیا اور نہ ہی کوئی منصوبہ بندی اور تیاری کا اقدام کیا، چنانچہ ایسے ہر اقدام کا وہی نتیجہ ہوا جو قانون قدرت کے تحت ہونا چاہیے تھا۔ مسلمانوں کو شکستوں پر شکستیں ہوتی رہیں امت مسلمہ اگر اب بھی یہ چاہتی ہے کہ وہ شکستوں کے اس گھن چکر سے نکلیں تو یہ ضروری ہے کہ ہم پہلے بہترین پلاننگ کریں اس کے بعد تیاری کے ساتھ اقدام اٹھائیں تو ہم کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

۞ آج امت مسلمہ جس تنزلی کا شکار ہے اس سے نکلنے کیلئے امت مسلمہ کو مصلحین (Refarmers) کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں سورۃ توبہ میں شامل بہت سے موضوعات میں ایک موضوع یہ ہے کہ جن مسلمانوں کی اصلاح تربیت نہیں ہوتی ان کی تربیت کیسے کی جائے۔ اس کا جواب بھی قرآن کریم دیتا ہے کہ ہر گروہ میں سے کچھ لوگ دین کا علم حاصل کریں اور پھر اس کے بعد اپنی بستیوں میں جا کر لوگوں کی تربیت کریں گویا اہل علم کا اصل کام لوگوں کی تربیت ہے دنیا میں اصل تبدیلی معاشرے کی اصلاح ہی سے آتی ہے۔ تاریخ ان مثالوں سے بھری پڑی ہے آج اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ صاحب علم لوگ ایسے شارٹ اسلامی کورسز لوگوں کو کروائیں جس میں کسی کے خلاف کوئی بات نہ ہو اور فرقہ پرستی سے بالاتر اسلام کی حقیقی تعلیم لوگوں تک پہنچائیں اور انہیں دوسرے لوگوں کی تربیت کے لئے تیار کریں۔ اگر یہ سلسلہ شروع کیا جائے تو لوگوں کو احساس ہو جائے گا کہ نیک کام سے ہی انسان کو خوشی اور سکون ملتا ہے اور برائی اور گناہ تو زہر ہے جس کے کھانے سے انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر صرف دل سے معاشرے کی اصلاح کی کوشش کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ایسا خوبصورت اور مثالی حسین معاشرہ وجود میں آجائے گا جس کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام نے قربانیاں دی تھیں۔

۞ خطبہ حج میں مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز نے مسلم حکمرانوں پر زور دیا ہے کہ وہ

Marfat.com

عوامی فلاح کیلئے کام کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر اسلامی ممالک میں بادشاہت کا نظام قائم ہے اور مسلم ممالک کے حکمران اپنے مال اور اقدار کو بڑھانے میں کوشاں رہتے ہیں اور ان حکمرانوں اور ان کے شاہی خاندانوں کا زیادہ وقت عیش وعشرت اور مغربی ممالک کے فائیوسٹار اور سیون سٹار ہوٹلوں میں گزرتا ہے بلکہ ان فائیوسٹار ہوٹلوں کے فلور کے فلور حکمران اپنی شاہی فیملیوں کیلئے بک کروالیتے ہیں۔ اہل مغرب یہ جانتے ہیں کہ ان دولت مند مسلم ممالک کے حکمرانوں سے دولت کا حصول دو آسان طریقوں سے ہوسکتا ہے ایک یہ کہ انہیں اپنے ممالک میں عیش وعشرت کے تمام ممکنہ لوازمات فراہم کردیئے جائیں اور اس کے بدلے میں ان کی بے بہا دولت کا ایک بڑا حصہ حاصل کرلیا جائے۔ دوسرے انہیں ایسے علاقائی تنازعات میں الجھا دیا جائے تاکہ وہ مغربی ممالک سے اربوں ڈالرز کا اسلحہ خریدتے رہیں۔ ان دونوں ترکیبوں سے مغرب مسلم ممالک کے حکمرانوں کی دولت حاصل کررہے ہیں۔ اکثر لوگوں کے ذہن میں یہ سوال منطقی طور پر ابھرتا ہے کہ دنیا کے 62 مسلم ممالک جو افرادی قوت اور بے پناہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں ان کے مسلم عوام، غربت، بھوک، افلاس جہالت اور بیماری جیسی لعنتوں میں کیوں گرفتار ہیں۔ اس سوال کا شافی وکافی جواب خود مفتی اعظم نے اپنے خطبہ حج میں دے دیا ہے اور کہا ہے کہ تمہارا ایمان کہاں ہے کہ تم دشمنان اسلام کی اطاعت کرتے ہو۔ اگر تمام اسلامی ممالک کوشش اور ہمت کریں تو اس قابل شرم پسماندگی سے نکل کر ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہوسکتے ہیں 62 مسلم ممالک میں سعودی عرب کو ایک بڑے بھائی جیسی حیثیت حاصل ہے اگر وہ ابتداء کرے اور عمرے اور حج سے حاصل ہونے والی بھاری آمدنی کا صرف ایک حصہ مسلم ممالک میں غربت اور جہالت دور کرنے کیلئے خرچ کرے اور مسلم ممالک میں جدید علوم کی یونیورسٹیوں کے قیام اور لوگوں کے روزگار کیلئے کوشش کرے تو سعودی عرب کو دیکھ کر دوسرے اسلامی ممالک بھی اس جہالت اور غربت کے خلاف جہاد میں شریک ہوسکتے ہیں۔

Marfat.com

مساجد کو پھر اپنا مرکز بناؤ:

امت مسلمہ نے جب تک مساجد کو اپنا مرکز بنائے رکھا وہ دنیا میں کامیاب و کامران اور فاتح رہے اور دشمنوں کی چالوں کو ناکام بناتے رہے لیکن جب مادیت کی رو میں بہہ گئے تو مسجد سے رشتہ کمزور ہوتا چلا گیا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مساجد کو امت مسلمہ پھر سے اپنا مرکز بنائے کیونکہ مساجد ہی مرکز اتحاد، اخوت، تنظیم اور مساوات ہیں۔ مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر اور پاکیزہ جگہ ہیں جہاں پانچ وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے اسلام میں نماز باجماعت کی بڑی فضیلت بیان کی جاتی ہے۔ نماز باجماعت کے بے شمار روحانی اور مادی فوائد ہیں۔ نماز باجماعت مسجد میں پڑھنے سے نمازی ایک دوسرے کے دکھ سکھ سے واقف ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے ہمدردی اور جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اجتماعی نظام کیلئے مسجد ایک بہترین درسگاہ ہے مسجد میں نماز باجماعت روحانی اور اخلاقی تربیت کے علاوہ نظم وضبط اور وقت کا بھی پابند بناتی ہے۔ یہ ملت اسلامیہ کیلئے اتحاد اور تربیت کا عظیم مرکز ہیں۔ دنیائے اسلام اپنے دور زوال وانحطاط سے قبل جب تہذیب اور معاشرت کی حامل تھی اس میں مساجد کو مرکزی و بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ یہ صورت حال دور ملوکیت میں تبدیل کر دی گئی خطیب پیشہ ور بنا دیئے گئے۔ اس کے بعد مخالفین اسلام نے ایک پلاننگ کے تحت مسلمانوں کو فرقہ بندی میں مبتلا کر دیا۔ بقول علامہ اقبال

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اسلام کے اولین دور میں مساجد صرف نماز سے یا ذکر کی ادائیگی کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ تعلیم وتربیت، روزمرہ کے امور و معاملات، اہم قومی اور ملکی ایشوز بھی یہیں زیر بحث آتے تھے۔ حضور ﷺ کی حیات میں ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ بیرونی سفارتیں بھی یہاں منعقد ہوئیں حتیٰ کہ مسیحی علماء کے وفود کو بھی مسجد میں ٹھہرایا گیا اور وہاں ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا۔ جب ان کی عبادت کا وقت ہوا تو حضور ﷺ نے مسجد میں بھی ان کو اپنی عبادت کی اجازت دی۔ حضور ﷺ کے زمانے میں سیاسی مشاورت، جنگی تیاریاں اور عدالتی فیصلوں سے لیکر جسمانی ٹریننگ تک کا اہتمام بھی مساجد میں ہوتا تھا۔ مساجد میں مردوں کو ہی نہیں، خواتین کو بھی برابر

Marfat.com

حیثیت حاصل تھی۔ وہ نہ صرف یہ کہ پانچوں نمازوں میں باقاعدہ جماعت کے ساتھ شریک ہوتی تھیں بلکہ حضور ﷺ سے اپنے مسئلے مسائل بھی زیر بحث لاتی تھیں۔ آج بھی کئی مساجد میں عورتوں کے لئے باپردہ نماز باجماعت پڑھنے کی سہولت میسر ہے گو صرف چند گنتی کی مساجد میں ہے۔ اس کی تعداد کو بڑھنا چاہیے اور کئی مسلمان ممالک میں خواتین سینکڑوں کی تعداد میں نماز جمعہ میں بھی شرکت کرتی ہیں آج اگر امت مسلمہ نشاۃ ثانیہ کی دعویدار ہے تو پھر اُسے مسجد سے اپنا تعلق جوڑنا پڑے گا ایک دفعہ تبلیغی جماعت کے کچھ لوگ بیرون ملک تبلیغ کے لئے گئے۔ ایک یہودی نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ کی صبح کی نماز کی صفیں اور جمعہ کی نماز کی صفیں برابر ہوتی ہیں انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اُس یہودی نے کہا کہ پھر ہمیں آپ سے کوئی خطرہ نہیں، جب آپ کی صبح کی نماز کی اور جمعہ کی نماز کی صفیں برابر ہوگئیں تو پھر ہمیں آپ سے خطرہ ہے۔ ایک غیر مسلم یہودی بھی یہ بات جانتا ہے کہ جب مسلمانوں کا تعلق مسجد سے ہو جائے گا تو پھر وہ کسی سے بھی شکست نہیں کھا سکتے۔ یہ بات امت مسلمہ کے افراد کو بھی سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ آج مساجد کو کمیونٹی سنٹرز قرار دینے کی ضرورت ہے یعنی لوگوں کے تمام مسائل مساجد میں ہی حل کئے جائیں، یعنی لوگوں کے نکاح مساجد میں ہونے چاہئیں اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو ایک اصلاحی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے اور تمام مسائل کا حل بھی مساجد میں بیٹھ کر نکالا جائے۔ اگر کسی میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو تو اس کا فیصلہ بھی مساجد میں ہونا چاہیے، مساجد میں پڑھے لکھے اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے حامل افراد کو امام بنایا جائے جو کہ لوگوں کو قرآن کے علوم کے بارے میں آگاہی دیں۔ اس کے علاوہ مساجد کے ساتھ ایک لائبریری کا بھی قیام ہونا چاہیے اس کیساتھ ساتھ مسجد کے ساتھ ایک ڈسپنسری کا بھی قیام ہونا چاہیے جہاں غریبوں کا علاج فری کیا جائے۔ ان ڈسپنسریوں میں دن کے مختلف اوقات میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز ہومیو پیتھک ڈاکٹرز اور حکماء صاحبان مریضوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مساجد میں غریب طلباء کیلئے فری ٹیوشن کا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

اُمتِ مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ

اگر ہم مادی طور پر اسلامی ممالک کا جائزہ لیں تو 62 اسلامی ممالک کی معیشت کا ٹرن اوور (Turn over) 146 ملین ڈالرز ہے۔ صرف ایک ملک فرانس کی سالانہ معیشت کا ٹرن اوور 16 بلین ڈالرز ہے یعنی ایک ملک کا ٹرن اوور تمام اسلامی ممالک سے زیادہ ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے کیا اور امت مسلمہ کے دانشور اور مفکرین اس کے اسباب پر غور کریں گے۔ کیا فرانس میں تیل کی دولت تمام مسلم ممالک سے زیادہ ہے۔ کیا فرانس میں ڈیری فارمنگ کی صنعت تمام اسلامی ممالک سے زیادہ ہے؟ کیا فرانس کی افرادی قوت تمام مسلم ممالک سے زیادہ ہے یعنی اگر ہم مادی طور پر 62 اسلامی ممالک کا جائزہ لیں تو وہ ایک ملک فرانس کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے۔ اگر ہم روحانی اور اخلاقی طور پر 62 اسلامی ممالک کا جائزہ لیں تو یہ تلخ حقیقت سامنے آتی ہے کہ روحانی اور اخلاقی حالت بھی اچھی نہیں۔ اگرچہ کرپشن کے لحاظ سے وہاں کا جائزہ لیں تو بہت سے مسلم ممالک پہلے 50 ممالک میں شامل ہیں۔ اگر کرپشن سے پاک ممالک کا جائزہ لیں تو اس میں سے اکثریت غیر مسلم ممالک کی ہے۔ آج امت مسلمہ کی مثال اس شعر کی مانند ہے

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے ہم

امت مسلمہ کے مفکرین اور امت مسلمہ کے لیے درد رکھنے والے دانشوروں کو آج سر جوڑ کر بیٹھنا پڑے گا اور اُن امور پر غور کرنا پڑے گا کہ کس طرح امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں مسلم دنیا کے چوٹی کے دانشوروں کا ایک تھنک ٹینک بنانے کی ضرورت ہے جو کہ امت مسلمہ کے مسائل کا جائزہ لے اور اس کے بہترین اور آسان حل بھی پیش کرے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

اُمتِ مسلمہ کے لیے خوش خبری

امت مسلمہ خوش قسمت امت ہے کہ وہ ایک ایسے دین کی ماننے والی ہے جس کے بارے میں رب کائنات خود ارشاد فرماتے ہیں۔

''ہماری باتیں سارے عالم میں پھیل جائیں گی اور لوگوں کے دل ان کو قبول کریں گے اور وہ پکار اٹھیں گے کہ قرآن ہی سچا ہے۔''
(حم السجدہ۔53)

یعنی اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ دین اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کردے۔اس سلسلہ میں امت مسلمہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لیے اپنا ایڑی چوٹی کا زور لگا دے۔اور دنیا کے تمام لوگوں تک اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچا دے۔

قرآن کریم حقیقی مومنوں کے لیے خوشخبری سے بھرا ہوا ہے۔ایک جگہ ارشاد ہے کہ۔''تم ہی غالب ہو گے اگر تم مومن ہو۔'' (آل عمران۔139) یعنی اللہ تعالیٰ اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ تم ہی غالب رہو گے یعنی تم ہی کامیاب ہو گے اگر تم مومن ہو۔یعنی مومن ہونا شرط ہے۔

ایک عام مسلمان اور حقیقی مومن میں زمین آسمان کا فرق ہے۔کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔انہوں نے فرمایا کہ مسلمان اللہ کو مانتا ہے اور مومن اللہ کی مانتا ہے۔یعنی عام مسلمان اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے مگر ایک حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرتا ہے۔قرآن کریم میں تقریباً 700 احکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

سورۃ رحمٰن میں مومنین کے لیے جنتان کا ذکر ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لیے دو جنتیں ہیں یعنی اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد آخرت میں بھی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت۔ دنیا کی جنت یہ ہے کہ اسے حقیقی خوشی، حقیقی سکون اور حقیقی صحت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ اُن کا مضبوط تعلق اپنے پیارے رب سے ہوتا ہے اور جس کا مضبوط تعلق جنت اور تمام کائنات کے مالک سے ہو جائے تو وہ ایک جنت میں ہی ہوتا ہے اور ایسے مومنین کے لیے مرنے کے بعد جنت خود چشم براہ ہوتی ہے۔ اسی لیے بزرگ کہتے ہیں کہ دنیا میں ایسے اعمال کرو کہ جنت خود تمہاری طلبگار ہو۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر حال میں راضی بہ رضا رہ کر مزہ دیکھ
دنیا میں رہتے ہوئے جنت کا مزہ دیکھ

قرآن کریم میں ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جان اور مال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ یعنی حقیقی مومن تو اللہ تعالیٰ کے آگے بک چکے ہیں۔ نہ اُن کا وجود اپنا ہے اور نہ ہی مال و دولت۔ ایک مفکر کا قول ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے سودا کر چکے ہو تو پھر سودے کے اوپر سودا نہ کرو۔ یعنی جب تم اپنے آپ کو جنت کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے آگے فروخت کر چکے ہو تو پھر اپنے آپ کو دنیا کے آگے نہ بیچو۔ کیونکہ یہ تجارت فائدہ مند نہ ہوگی۔

آخر میں مسلمانوں کو مومن بننے کا ایک نہایت ہی آسان طریقہ پیش کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی تعلیمات کا خلاصہ ایک فقرے میں بیان کرو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق۔ اگر آپ غور کریں تو تمام انبیاء کرام کی تعلیمات ان ہی الفاظ سے شروع ہوتی ہیں اور ان ہی الفاظ پر ختم ہوتی ہیں یعنی تمام مذاہب کا خلاصہ یہی ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی تعلیمات کا خلاصہ دو الفاظ میں بیان کیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں ''نافع الناس'' یعنی لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا۔ تمام مذاہب کی تعلیمات کا خلاصہ اُن دو الفاظ میں بند ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ تمام مخلوق میرے عیال ہیں اور تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو کہ میرے بندوں کو نفع پہنچانے والا ہے۔ ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ میں بھوکا تھا مجھے کسی نے کھانا نہیں کھلایا۔ میں پیاسا تھا مجھے کسی نے پانی نہیں پلایا۔ لوگ پوچھیں گے اے رب تعالیٰ آپ بھوکے اور پیاسے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بھوکا تھا اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو مجھے وہاں پاتے۔ میرا فلاں بندہ پیاسا تھا اگر تم اسے پانی پلاتے تو مجھے وہاں پاتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے لوگوں کو کھانا پلانا گویا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کو کھانا پلانا ہے۔ اس عمل سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو جاتا ہے اور اس کے بندے بھی راضی ہو جاتے ہیں۔

پس اے معزز قارئین! یہی وہ راز ہے آپ، نافع الناس وجود بن جائیں۔ یعنی تمام لوگوں کے لیے خواہ وہ دوست ہوں یا دشمن۔ سب کو نافع دینے والے وجود بن جائیں۔ ہر انسان کے مختلف رُخ ہوتے ہیں۔ یعنی وہ بیٹا بھی ہے۔ بھائی بھی، خاوند بھی اور باپ بھی۔ بس آپ ایسے نافع الناس وجود بن جائیں جو ماں باپ کا اطاعت گزار اور فرمانبردار، اپنے بہن بھائیوں کا جانثار، اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے والا اور بچوں کے لیے ایک شفیق باپ بن جائے۔ اور ان لوگوں سے جو بظاہر اپنے آپ کو آپ کا دشمن سمجھتے ہیں ایسا نیک اور اچھا سلوک کریں کہ وہ بھی آپ کے دوست بن جائیں۔ اس طریقہ سے تمام مسلمان حقیقی مومن بن سکتے ہیں مفکرین کہتے ہیں کہ عقل مند انسان اچھی بات فوراً اپنا لیتا ہے۔

پس حقیقی مومن بننے کے لیے اس سے آسان راستہ اور کوئی نہیں ہے اگر آپ کو کوئی شک ہے تو اس پر عمل کر کے دیکھیں یقیناً آپ بھی مان جائیں گے۔

☆..........☆

Marfat.com

غیر مسلم خواتین وحضرات کے نام

- غیر مسلم خواتین وحضرات کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے کس طرح جہالت میں ڈوبی ہوئی قوم کو اخلاق کے اعلیٰ معیار پر قائم کر دیا اور حضور ﷺ کا مقدس بچپن اور مقدس جوانی آپ کی صداقت کی واضح مثال ہے۔ اگر امت مسلمہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام پر ایمان لاتی ہے بشمول حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ حضور ﷺ پر ایمان نہیں لاتے۔

- بانی اسلام حضرت محمد ﷺ ایک معجزہ نما مقدس شخصیت ہیں اور آپ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ہزاروں معجزات لوگوں کی ہدایت کے لیے ظاہر فرمائے اور حضور ﷺ کے معجزات عظیم الشان ہیں جو کہ کسی بھی وجود کی صداقت کے لیے کافی ہیں۔ اس کے علاوہ حضور ﷺ کو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ سے ایسی شدید محبت تھی جس کی نذیر پیش کرنی مشکل ہے۔ اس کے علاوہ بانی اسلام کے پیغام یعنی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا تعصب کی عینک کے بغیر مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔ انسانی زندگی بہت مختصر ہے اور تلاشِ حق کی کوشش ضرور کریں۔ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ اسلام میں حق مل جائے گا۔ آزمائش شرط ہے۔

- غیر مسلم خواتین حضرات سے ایک درخواست ہے کہ انہیں غیر مسلم دانشوروں اور مفکرین کی آراء کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور اس پر غور کریں کہ کیا کوئی نعوذ باللہ جھوٹے شخص کی ایسی تعریف اور مداح کر سکتا ہے۔ آج ساڑھے چھ ارب دنیا میں سے تقریباً ساڑھے

Marfat.com

پانچ ارب آبادی ایسی ہے جن کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور وہ کسی نہ کسی پیغمبر یا مقدس وجود کو مانتے ہیں۔ اس جگہ ہم تمام مذاہب کے ماننے والوں سے درخواست کریں گے کہ وہ اپنی اپنی مقدس کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں کیونکہ ان کتابوں میں ایک آنے والے عظیم الشان نبی کی پیش گوئیاں شامل ہیں۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ قیامت کے دن آپ کے پیغمبر یعنی آپ جس بھی مقدس وجود کو مانتے ہیں آپ سے پوچھے گا کہ اس نے ایک آنے والے عظیم الشان نبی کی بشارت دی تھی اور اُس پر ایمان لانے کا حکم بھی دیا تھا، اسوقت آپ لوگوں کے پاس کیا جواب ہوگا؟ اس لیے اس دن کی شرمندگی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ان تمام پیش گوئیوں کا مطالعہ کھلے دل سے کریں جس میں ایک عظیم الشان پیغمبر کے آنے کی شہادتیں ہیں۔

❁ غیر مسلم خواتین وحضرات اس بات پر غور کریں گے کہ اگر کوئی شخص آپ کے ماں باپ یا بیوی بچوں کے بارے میں گستاخانہ بات کرے تو آپ برداشت نہیں کرتے۔ اسی طرح جب آپ کسی کے مقدس وجود کے بارے میں جن پر ایمان لانے والوں کی تعداد اربوں میں ہو اور وہ اس مقدس وجود سے بے پناہ محبت بھی کرتے ہوں اگر کوئی ان کی شان میں گستاخی کرے گا تو وہ اُسے کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ لوگ اسلام پر اور بانی اسلام پر اعتراضات کرتے ہیں۔ مگر ان اعتراضات کے جوابات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر کوشش کرتے تو پھر آپ کو اعتراض کرنے کی ضرورت نہ رہتی۔ کیونکہ وہ اسی طرح بالکل جھوٹے اعتراضات ہیں جس طرح کے اعتراضات حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام انبیاء کرام پر لگائے گئے تھے۔ جب وہ اعتراضات جھوٹے تھے تو یہ اعتراضات کس طرح سچے ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ آپ قرآن کریم کا ترجمہ اپنی اپنی زبانوں میں ضرور پڑھیں۔ اس کے مطالعہ کے بعد آپ حیران ہو جائیں گے کہ اس میں مختلف علوم کے بارے میں ایسی ایسی معلومات ہیں جو کہ آج کی جدید سائنس سال ہا سال کی محنت کے بعد آج ظاہر کر رہی ہے مگر

Marfat.com

قرآن کریم میں وہ معلومات چودہ سو سال سے موجود ہیں۔ معزز غیر مسلم خواتین و حضرات اپنی آنکھیں کھولیں اور حق کو ماننے کی کوشش کریں۔

- قرآن کریم کا یہ عظیم الشان معجزہ ہے کہ آج چودہ سو سال سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ خالق کائنات نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہوئی ہے۔ آج قرآن کریم کے علاوہ دنیا کی تمام مقدس کتابیں اپنی اصل حالت میں نہیں ہیں۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ جو کتابیں اپنی اصل حالت میں نہ ہوں وہ آپ کو ہدایت یا نجات کیسے دلا سکتی ہیں۔ غیر مسلم عیسائی مفکرین کی آراء عیسائیت اور انجیل کے بارے میں ہوش ربا ہیں۔ ان پر غور کریں اور حق کو ماننے کے لیے تیاری کریں۔

- اے غیر مسلم خواتین و حضرات! آپ نے کبھی اپنے معاشرے کے اخلاقی اور روحانی زوال کی طرف کبھی غور کیا ہے؟ آپ ترقی کے نام پر گمراہی کے کس گڑھے میں گر رہے ہیں۔ آپ کا خاندانی نظام بالکل ٹوٹ کر ختم ہو گیا ہے۔ آپس کی محبت اور اُلفت ختم ہو چکی ہے۔ آپ کے بزرگ والدین Old Houses میں اپنی زندگی کے آخری دن پورے کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ آپ اپنے مذہبی راہنماؤں کی اخلاقی حالت کا مطالعہ کریں تو سوائے شرمندگی کے آپ کو کچھ حاصل نہ ہو گا۔ وہ مذہب جو مقدس اور مذہبی راہنماؤں کی اخلاقی تربیت نہ کر سکے وہ عام آدمی کی تربیت کیسے کرے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ آج دنیا میں عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے مگر تقریباً 5 % لوگ چرچ پر یقین رکھتے ہیں۔ یعنی بہت کم لوگ چرچ جاتے ہیں اور وہ بھی فقط اتوار کے اتوار۔ آج کے زمانے میں بہت سے چرچوں کے اوپر For Sale کے بورڈ لگے ہوئے ہیں جو کہ عیسائی دنیا کے لیے قابلِ شرم بات ہے۔

- آج کل مخالفین اسلام بڑی پلاننگ کے ساتھ اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ اسلام ایک دہشت گرد مذہب ہے اور دنیا کے امن کو اس سے خطرہ ہے۔ آج چونکہ میڈیا کا دور ہے میڈیا کے ذریعہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا دیا جا رہا ہے اور آج میڈیا پر یہودیوں کا قبضہ ہے اور وہ مسلمانوں سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لیے یہ سارا کھیل کھیل

Marfat.com

رہے ہیں۔ میری عقل اور فہم و فراست رکھنے والے غیر مسلم خواتین اور حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اسلام کا مطالعہ کریں۔ یقیناً وہ اس بات کے قائل ہو جائیں گے کہ اسلام کا دہشت گردی سے دور دور تک بھی تعلق نہیں ہے۔ اگر آپ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی مبارک زندگی کا مطالعہ کریں جو تمام لوگوں کے لیے رحمت تھے کیونکہ آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین کہا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے تمام دفاعی جنگیں لڑیں یعنی جو جنگیں آپ ﷺ پر مسلط کر دی گئی تھیں اور ان تمام جنگوں میں بھی غیر مسلموں کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی جو جنگوں میں ہلاک ہوئے۔ اسلام تو امن کا دین ہے اور ہر ایک سے محبت کی تعلیم دیتا ہے اور نفرت کو پسند نہیں کرتا۔ اس سلسلہ میں قابلِ احترام غیر مسلم دانشوروں اور مفکرین سے درخواست ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں سے اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں دور کریں بطور انسان یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ انسان کو حق بات کہنی چاہیے اور حق کا ساتھ دینا چاہیے۔

- مخالفین اسلام خواتین کو اسلام سے دور رکھنے کے لیے مختلف قسم کے اعتراضات پھیلاتے رہتے ہیں مثلاً اسلام عورتوں کے حقوق کا خیال نہیں کرتا۔ اسلام عورتوں کو پردہ کرواتا ہے وغیرہ۔ ہماری غیر مسلم خواتین سے درخواست ہے کہ وہ خود اسلام کا مطالعہ کریں وہ یقیناً اس بات کی قائل ہو جائیں گی کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو کہ خواتین کے حقوق کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔ بانی اسلام حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ جنت کا اعلیٰ مقام ہے مگر وہ بھی ماں کے قدموں کے نیچے قرار دی گئی ہے۔ اسلام میں عورت کو ہر طرح کی عزت اور احترام دیا گیا ہے۔ اتنا احترام اور عزت دنیا کے کسی بھی مذہب نے عورت کو نہیں دی۔

- غیر مسلم خواتین و حضرات سے درخواست ہے کہ ان لوگوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں جو کہ اسلام قبول کرتے ہیں۔ آخر انہوں نے اسلام میں کیا خوبی دیکھی تھی کہ انہوں نے اسلام کو قبول کیا۔ ان تمام خواتین و حضرات جنہوں نے اسلام قبول کیا ان کی داستان بڑی دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔ ہماری تمام غیر مسلم خواتین و حضرات سے درخواست

Marfat.com

ہے کہ تعصب سے پاک ہو کر ان خواتین و حضرات کی زندگیوں کا مطالعہ ضرور کریں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

- آج دنیا میں بہت بڑی آبادی بے سکونی کا شکار ہے۔ اور وہ سکون کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ ان تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ اگر وہ سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اسلام کا مطالعہ ضرور کریں۔ اسلام کی تعلیمات فطرت کے قریب ہیں۔ اسلامی عبادات میں سے اگر صرف نماز پر ہی عمل کر کے دیکھیں تو انہیں کتنا سکون اور راحت حاصل ہوگی۔ الغرض اسلام کی تمام عبادات کے نتیجہ میں انسان کو حقیقی خوشی اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ مفکرین کہتے ہیں کہ آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما۔ آپ لوگ ہر قسم کے حربے آزما چکے ہیں مگر سکون کی دولت سے محروم ہیں۔ آپ یہ نسخہ کیمیا یعنی اسلام کا مطالعہ کریں اور اسلام کی آغوش میں آ کر حقیقی اور دائمی خوشی اور سکون حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ ہدایت کے لیے کھول دے۔

- آپ نے پڑھتا جا شرماتا جا میں مغربی کلچر کی تصویر دیکھی ہوگی۔ یہ تصویر کا صرف ایک رُخ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آج مغربی معاشرہ بداخلاقی اور بے حیائی کی ایسی دلدل میں ڈوب چکا ہے کہ جس میں سے نکلنا بہت مشکل ہے۔ بہت سے ایسے بے حیائی کے واقعات ہیں جن کو لکھنے سے ہمارا قلم بھی شرم محسوس کرتا ہے۔ یعنی ہم ایسے واقعات لکھتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں اور آج مغربی معاشرے میں لوگ ایسی حرکات اور کام کرتے ہیں جو کہ جانور بھی نہیں کرتے۔ یعنی جانوروں سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اگر آپ جانوروں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ جانور بھی جوڑے کی شکل میں رہتے ہیں۔ اور وہ اپنی مادہ (Female) تک ہی محدود رہتے ہیں اور کسی دوسرے کو اپنی مادہ کے قریب نہیں آنے دیتے۔ مگر مغربی کلچر کا انوکھا انداز ہے کہ خاوند کسی اور عورت کے ساتھ گل چھرے اُڑا رہا ہوتا ہے اور بیوی کسی اور مرد کے ساتھ گل چھرے اڑا رہی ہوتی ہے۔ ہماری تمام غیر مسلم خواتین و حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اسلام کا مطالعہ کریں کہ اسلام نے کس طرح لوگوں کو بے حیائی اور

Marfat.com

برائی سے روکنے کے لیے راہنمائی کی ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ حلال میں ہی مزہ ہے حرام میں مزہ نہیں ہے۔ اگر آپ اپنے مذہب کا مطالعہ کریں خواہ آپ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں دنیا کے ہر مذہب میں بدکاری حرام ہے۔ اب آپ اس بات پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کی خلاف ورزی کرنے کی کیا سزا ملے گی۔ آج مغربی معاشرہ اس دنیا میں بدکاری اور بے حیائی کی سزا ایڈز کی صورت میں پا رہا ہے اور مرنے کے بعد جہنم کی صورت میں بھگتے گا۔

۞ آج اگر دنیا کے تمام مذاہب کا مطالعہ کیا جائے تو یہ تلخ حقیقت سامنے آتی ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہے۔ اور اس سے زیادہ تلخ حقیقت یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے مذہبی راہنماؤں کی اخلاقی حالت قابلِ شرم ہے جیسے آج لوگوں کی برائیوں اور گناہوں سے دور رکھنے کے لیے مختلف مذاہب کے دینی اور مذہبی راہنما ہی آخری امید تھے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ان کی ایک بہت بڑی تعداد خود ان برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہیں۔ غیر مسلم خواتین وحضرات! اس بات پر غور کریں کہ جو مذہبی راہنما انہیں نیکی کی ترغیب نہیں دے سکتے یعنی اس مذہب کی اخلاقی تعلیم اتنی طاقتور نہیں جو کہ ان کی برائیوں سے بچائے۔ تو پھر آپ لوگوں کو ایسے دین کی تلاش کرنی چاہیے جو کہ انسان کو برائیوں اور گناہوں سے دور رکھ سکے اور اس کو دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی کامیاب اور کامران کر سکے اور وہ دنیا کا واحد دین اسلام ہے آزمائش شرط ہے۔ آپ ایک دفعہ اسلام کی اخلاقی تعلیمات کا مطالعہ کر کے تو دیکھیں۔

۞ آج دنیا میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں بڑے بڑے دعوے کیے جاتے ہیں اور عورت کی آزادی کے نام پر عورت کو بے حجاب کر دیا گیا ہے۔ مرد کی برابری کے نام پر عورت کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ فیشن کے نام پر عورت کو عریاں کر دیا گیا ہے۔ غیر مسلم خواتین کے لیے یہ قابلِ غور ہے کہ انہوں نے آزادی کے بدلے میں کیا پایا۔ اکثر خواتین اپنی عزتیں گنوا بیٹھی ہیں۔ بے سکونی اور خوف کا شکار ہیں۔ ان پر تشدد ہوتا ہے۔ آج یورپ کا خاندانی نظام ٹوٹ چکا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آج عورتوں کے

Marfat.com

حقوق کے نام پر عورت کا استحصال کیا جا رہا ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام نے عورتوں کے حقوق کی بات کی اور اُن کو اُن کا حق بھی دلایا۔

۞ آج دنیا میں مختلف تنظیمیں حقوق انسانی کی بات کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کے حقوق دلانے کے لیے کوشاں بھی ہیں مگر ان تنظیموں کے چارٹر کا مطالعہ کیا جائے تو وہ دنیا میں پیش آنے والے مسائل اور ان کے حل کے بارے میں کوشش کرتے ہیں ان کے چارٹر میں مرنے کے بعد ہماری زندگی کے مسائل اور اُن کے حل کا ذکر نہیں ہے۔ یہ طرۂ امتیاز اسلام کو ہی حاصل ہے جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے ایک بہترین اور کامل ترین چارٹر دنیا کو دیا تھا۔ جس میں اس دنیا کے مسائل کے بہترین حل پیش کیے بلکہ آنے والی زندگی کے لیے بھی مکمل راہنمائی دی گئی ہے۔ غیر مسلم خواتین وحضرات کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس حقوق انسانی کے بہترین اور کامل ترین چارٹر کا مطالعہ کریں اور اس پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کی خوشیاں حاصل کریں۔

۞ تمام غیر مسلم خواتین وحضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اسلام کے نظامِ عبادات کا مطالعہ کریں۔ اسلام کی بہترین اخلاقی تعلیمات کا مطالعہ کریں۔ اسلام کے بہترین نظامِ معاشرت کا مطالعہ کریں۔ اسلام کے بہترین فلسفہ نجات کا مطالعہ کریں۔ قیام امن کے بہترین اسلامی نظریے کا مطالعہ کریں۔ اسلام کے بہترین اقصادی نظام کا مطالعہ کریں الغرض پیدائش سے لے کر مرنے تک بلکہ مرنے کے بعد کی زندگی کے لیے اسلام میں مکمل راہنمائی موجود ہے۔ اس لحاظ سے آپ دنیا کے کسی بھی مذہب سے اسلام کا تجزیہ کر کے دیکھ لیں۔ اس کا نتیجہ آپ کو حیران کر دے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ افسوس ہم اس دین فطرت اسلام سے اتنا عرصہ کیوں دور رہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

غیر مسلم خواتین وحضرات کے لیے لمحہء فکریہ

یہ دنیا چند روزہ ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی تعلیمات یہی تھیں کہ نیکی سے انسان دنیا میں خوشی، سکون اور راحت ملتی ہے اور مرنے کے بعد جنت میں جگہ اور گناہ سے دنیا میں دُکھ، تکالیف اور مختلف بیماریوں سے واسطہ پڑتا ہے اور مرنے کے بعد آتش جہنم اس کا مقدر ہوتا ہے یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے اور اس کے حکموں پر نہیں چلتے بلکہ شیطان کے اشاروں پر چلتے ہیں اُن کا مقدر جہنم ہی ہوتا ہے۔

اے معزز خواتین وحضرات اپنے اعمال کا جائزہ لیں کیا آپ کو آج دنیا میں خوشی اور راحت میسر ہے۔ اگر نہیں تو پھر مرنے کے بعد آپ کو جنت میں کس طرح جگہ مل سکے گی۔ کیونکہ اگر آپ آج برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہیں تو پھر اس کے نتیجے میں ابدی جہنم ہی آخری ٹھکانا ہوگا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ جس بھی مذہب کو مانتے ہیں اس کے بانی پیغمبر نے اپنے بعد آنے والے نبیوں کے بارے میں پیش گوئیاں کردی تھیں۔ تو پھر آخر کیا وجہ ہے کہ آج یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہیں لاتے اور عیسائی حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہیں لاتے مگر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر ایمان لانے کو فرض قرار دیتا ہے۔

اے معزز خواتین وحضرات کیا اسلام دنیا کا سب سے بڑا امن کا پیغامبر نہیں ہے۔ وہ نفرت کی نہیں بلکہ محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ یعنی تمام انبیاء کرام پر ایمان لاؤ اور جس پر ایمان لایا

Marfat.com

جاتا ہے اس مقدس وجود سے محبت کرنا ایک فطری امر ہے۔ دنیا کے تمام انسان ہمیشہ اپنے فائدے کا سودا ہی کرتے ہیں۔ آج اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اگر کسی جگہ انویسٹ کرنے سے لاکھوں کا فائدہ ہے تو وہ فوراً اپنا روپیہ وہاں انویسٹ کر دیتا ہے۔

پس اے غیر مسلم خواتین وحضرات! آپ اپنی نجات کے لیے یعنی دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کریں۔ برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا حاصل کریں اور امن کے پیغامبر دین یعنی اسلام میں داخل ہو کر اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ حق قبول کرنے کے لیے کھول دے۔ آمین

تفریق ملک و قوم کا جھگڑا یہاں نہیں
جو آ گئے وہ بزمِ محبت میں آ گئے

☆......☆......☆

Marfat.com

غیر مسلم خواتین و حضرات کے لیے خوشخبری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس مختلف طبقات کے لوگ آتے تھے۔ ان میں گناہ گار لوگ بھی شامل تھے۔ اس وقت کے یہودی علماء آپ پر یہ اعتراض کرتے تھے کہ آپ کے پاس گناہ گار لوگ کیوں آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ گناہ گاروں سے بھی محبت کرتا ہے۔ پھر آپ نے دو مثالیں دیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کے پاس 100 بھیڑیں ہوں اور اس کی ایک بھیڑ گم ہو جائے تو وہ 99 بھیڑوں کو چھوڑ کر ایک بھیڑ کو ڈھونڈنے نکل جائے گا اور جب وہ بھیڑ اُس کو مل جاتی ہے تو وہ اُسے خوشی سے اپنے کندھوں پر اُٹھائے گا اور کہے گا کہ میرے ساتھ جشن مناؤ کہ مجھے میری بھیڑ مل گئی ہے۔ یعنی جس طرح ایک بھیڑ کے گم ہو جانے سے اس کا مالک پریشان ہو جاتا ہے اور جب وہ مل جاتی ہے تو کتنا خوش ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ گناہ گاروں کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ آپ نے ایک اور مثال بیان کی کہ اگر کسی عورت کے پاس دس دینار ہوں اور ایک دینار اندھیرے میں گر جائے تو وہ اسے ڈھونڈنے کے لیے مٹی میں ہاتھ مارتی ہے اور جب وہ اُسے مل جاتا ہے تو وہ بہت خوشی محسوس کرتی ہے۔

اے معزز خواتین و حضرات آپ اس بات پر غور کریں کہ جب ایک گناہ گار سچی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ پر آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء نے اپنے بعد آنے والے نبیوں کے بارے میں پیش گوئیاں کر دی تھیں تا کہ لوگوں کو اُنہیں ماننے میں آسانی ہو۔ آپ نے حضور ﷺ کے بارے میں پیش گوئیوں کا

Marfat.com

مطالعہ کیا ہے تمام انبیاء نے آپ ﷺ کے بارے میں پیش گوئیاں کردی گئی ہیں اے حق سے اور مقدس وجودوں سے محبت کرنے والو! ہم آپ کو اُن کی محبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ تعصب کی عینک اتار کر اسلام کا مطالعہ کریں اور حضور ﷺ پر ایمان لا کر اپنے مقدس وجودوں کی روحوں کو خوشی پہنچائیں۔

ایک اہم بات جس پر غور کی ضرورت ہے کہ اسلام لانے سے آپ کو کسی قسم کا نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے یعنی جب آپ حضور ﷺ پر ایمان لاتے ہیں تو اس طرح آپ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام پر بھی ایمان لے آتے ہیں۔ اسلام قبول کرنے سے آپ کو دنیا میں بھی بے شمار فائدے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنت بھی حاصل ہوگی۔ دنیا میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ آپ اپنے اپنے مقدس وجودوں کے حکم پر عمل کریں گے۔ تمام انبیاء نے حضور ﷺ کے آنے کی پیش گوئی کی اور ان پر ایمان لانے کا حکم بھی دیا تھا۔ آپ کے اس عمل سے مقدس وجووں کی روحیں بھی خوش ہوں گی۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہوگا کیونکہ حضور ﷺ کو بھی اس اللہ نے بھیجا ہے جس طرح باقی انبیاء علیہم السلام کو اللہ نے بھیجا ہے۔

الغرض آپ کا اسلام قبول کرنا سراسر فائدہ کا سودا ہے۔ پچھلے چند صفحات میں امت مسلمہ کو جو تنبیہ کی گئی ہے اس سے آپ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں کہ آج کے مسلمانوں کی بھی اخلاقی حالت اتنی اچھی نہیں ہے اس کی وجہ اسلام نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اس کو یہاں ہم ایک مثال سے واضح کرتے ہیں کہ اگر آپ کسی بیماری کے سلسلہ میں کسی سپیشلسٹ کے پاس جاتے ہیں اور آپ کا اچھی طرح معائنہ کرتا ہے مختلف ٹیسٹ لیتا ہے اور بہترین دوائی دیتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ دوائی کے ساتھ ان چیزوں سے پرہیز بھی ضروری ہے لیکن اگر آپ دوائی استعمال ہی نہ کریں اور ڈاکٹر کی بتائی ہوئی چیزوں سے پرہیز بھی نہ کریں تو پھر تندرست کس طرح ہو سکتے ہیں؟ بالکل اسی طرح اسلام ایک بہترین دین اور لائحہ عمل ہے جو کہ آپ کو پیدائش سے لے کر مرنے تک کی مکمل راہنمائی دیتا ہے اور حضور ﷺ بہترین معلم تھے جو کہ لوگوں کی ہدایت کے

Marfat.com

لیے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمائے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ الہامی کتاب یعنی قرآن کریم دنیا کی رہنمائی کے لیے لائے تھے۔

اے معزز خواتین و حضرات! اسلام کے پاس بہترین تعلیم کتابی شکل میں یعنی قرآن کریم اور بھیجنے والا کائنات کا مالک اور اسلام کے پیغامبر یعنی رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ ایک بہترین معلم یعنی آپ کو اسلام میں بہترین تعلیم اور بہترین معلم دونوں ملیں گے یعنی انسان کی روحانی اور مادی بیماریوں کا بہترین حل اسلام میں ہی ہے لیکن اگر کوئی بدقسمت یہ سب کچھ حاصل کرنے کے بعد بھی اس پر عمل نہ کرے یعنی اس کے حکموں پر نہ چلے تو قصور کس کا ہے؟ یقیناً اس شخص کا جس نے بہترین تعلیم پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کی جنت حاصل نہ کی۔

اللہ تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہر اُس شخص سے محبت کرتا ہے جو اُس کے حکموں پر چلتا ہے اور اُس کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام پر ایمان لاتا ہے اور اُن سے محبت کرتا ہے پس آخر میں اے معزز خواتین و حضرات آپ اپنی بدقسمتی کو اسلام قبول کر کے خوش قسمتی میں بدل سکتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح لاکھوں غیر مسلموں نے اسلام قبول کر کے دنیا اور آخرت کی جنت حاصل کر لی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی کرے اور ہدایت کو قبول کرنے کے لیے آپ کا سینہ کھول دے۔ آج دنیا کو امن اور سکون کی ضرورت ہے اور یہ دونوں چیزیں اسلام کی آغوش میں آنے سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

کیا جشنِ غلبہ اسلام صرف چند سالوں کی دوری پر ہے؟

ہے یہ پندرھویں صدی کے ماتھے پر رقم
دینِ مستقبل اہلِ جہاں اسلام ہے

ہوسکتا ہے کہ یہ عنوان لوگوں کے لیے حیران کن ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مندرجہ ذیل سطور پڑھنے کے بعد لوگوں کی حیرانگی، خوشی، جوش اور جذبہ میں تبدیل ہو جائے۔ تمام اہلِ اسلام کا یہ ایمان ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ یہ سوال نہایت اہم ہے کہ آخر وہ کب غالب آئے گا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کہ انسان کتنا خودمختار اور بے اختیار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک پاؤں اُٹھاؤ۔ پھر فرمایا۔ دوسرا بھی اُٹھاؤ۔ اُس نے دوسرا اُٹھانے سے معذوری ظاہر کی۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ انسان اتنا ہی خودمختار اور بے اختیار ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزوں کا اختیار انسان کو بھی دیا ہوا ہے اگر وہ محنت کرے تو دنیا میں بڑی کامیابیاں حاصل کرسکتا ہے۔ اب ہم اصل مضمون کی طرف آتے ہیں کہ کیا دنیا پر اسلام چند سالوں میں غالب آسکتا ہے۔ اس کا تجزیہ ہم مختلف طریقوں اور مختلف زاویوں سے کرتے ہیں۔

سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم اسلام کو تمام ادیان پر غالب کردیں گے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ ''وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک بُرا منائیں۔ (الصف۔61:9)

Marfat.com

یعنی سب سے اہم بات یہ ہے کہ غلبہ اسلام اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ اُس نے تمام کائنات کو پیدا فرمایا۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کو موقع دے رہا ہے کہ وہ کوشش کریں کہ اسلام کی تعلیم کو پوری دنیا تک پہنچائیں۔ اس سلسلے میں اُمتِ مسلمہ کو اپنا محاسبہ کرنا پڑے گا کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں۔ اس کرۂ ارض کی آبادی چھ ارب نوے کروڑ کے قریب ہے۔ اس میں سے پونے دو ارب مسلمان ہیں۔ یعنی دنیا کے ہر چوتھے شخص کی وابستگی اسلام سے ہے۔ یعنی اگر امت مسلمہ پلاننگ اور جہد مسلسل کے ساتھ کوشش کرے اور احسن رنگ میں اسلام کی تعلیم دنیا تک پہنچائے تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا اسلام کو قبول نہ کرے۔ یعنی اگر امت مسلمہ یہ عہد کرے کہ ہر مسلمان ایک سال کے اندر ایک غیر مسلم کو دعوت و تبلیغ کے ذریعے مسلمان بنائے گا تو ایک سال کے اندر یہ تعداد ڈبل یعنی ساڑھے تین ارب لوگ اسلام سے وابستہ ہو سکتے ہیں تو اس کے اگلے سال پھر اگر تمام امت مسلمہ جو سوا تین ارب لوگوں پر مشتمل ہو گی عہد کرے کہ وہ بھی ایک سال میں ایک ایک غیر مسلم کو اسلام کی آغوش میں لائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے سال میں سات ارب دنیا اسلام کی آغوش میں آ سکتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ لوگوں کے خیال میں یہ ایک دیوانے کا خواب ہو لیکن یہ ان لوگوں کے لیے ممکن ہے جن کی ڈکشنری میں ناکامی کا لفظ نہیں۔

صداقت ہو تو دل سینوں سے کھنچنے لگتے ہیں واعظ
حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

ہو جذبہ جواں تو ہمت نہ ہار
جذبہ جواں ہو تو عمر چہ معنی دارد

جذبہ شوق اگر دل میں جواں ہو
منزل بڑھ کر مسافر کے قدم چوم لیتی ہے

اس سلسلے میں اگر ہم احادیث کا جائزہ لیں تو ان میں بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ اسلام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جائے گا اور کوئی گھر ایسا نہ ہو گا جس میں اسلام داخل نہ ہو گیا ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ میرے لیے مشرق و مغرب کی زمین لپیٹ دی گئی ہے۔ میرا لایا ہوا دین ان تمام لوگوں تک پہنچے گا۔ جہاں دن رات پہنچتے ہیں۔ کوئی کچا پکا گھر ایسا نہ رہے گا جہاں دین اسلام داخل نہ ہو۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے۔ اسلام غالب ہونے کے لیے آیا ہے کوئی

Marfat.com

اسے مغلوب نہیں کرسکتا۔(سنن دار قطنی)

اس کے بعد اگر ہم ان لوگوں کی پیش گوئیوں کا مطالعہ کریں جن کو روحانی طور پر اعلیٰ مقام حاصل تھا تو ان کی پیش گوئیوں کے مطالعے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام تمام ادیان پر غلبہ حاصل کرے گا۔ اس کے بعد اگر ہم مختلف دانشوروں اور مورخین کی تحریریات اور آراء کا مطالعہ کریں جن کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ذہنی صلاحیتیں دی ہوئی تھیں اور اُن کی نظریں کل پر تھیں۔ان کے دل تعصب اور تنگ نظری سے دور تھے وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ مستقبل کا مذہب اسلام ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہم اسلام کے پھیلاؤ کا جائزہ لیں تو آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب سے تیزی سے پھیلنے والا دین اسلام ہے۔ اسلام دنیا کی سب سے بڑی سچائی اور حقیقت ہے۔ اور سچائی کو تمام لوگ ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم ایک اور زاویے سے اس کا جائزہ لیں تو یہ بات قارئین کے لیے باعث حیرت ہوگی کہ اسلام کے تیزی سے پھیلنے کے پیش نظر مفکرین اور دانشوروں نے ٹائم فریم بھی دے دیا ہے کہ فلاں ملک میں اس سال اور فلاں ملک میں اس سال مسلمانوں کی اکثریت ہو جائے گی۔ مثلاً اگر 2015ء میں جرمنی یا 2025ء میں امریکہ سمیت مختلف ممالک میں مسلمانوں کا غلبہ ہو جائے گا۔ یعنی ہر آنے والا دن اسلام کی فتح کا دن ہے اور روزانہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ باقی مذاہب اور دہریوں کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسکتی چلی جا رہی ہے۔ آج جن لوگوں کی دعوت و تبلیغ سے اسلام پھیل رہا ہے ان کی تعداد پانچ سے دس پرسنٹ ہے یعنی بہت ہی قلیل تعداد میں لوگ دعوت و تبلیغ کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب دعوت و تبلیغ کرنے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی تو اسلام کے پھیلنے کی شرح بھی اور تیزی سے بڑھ جائے گی۔

اگر ہم پیدائش کی شرح سے تجزیہ کریں تو دنیا میں مسلمانوں کے بچوں کی شرح پیدائش سب سے زیادہ ہے۔ یعنی اس ذریعے سے بھی مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اگر ہم دوسرے مذاہب کا تجزیہ کریں تو اُن میں شرح پیدائش انتہائی کم ہے۔ اسی وجہ سے ان ملکوں کی حکومتیں اپنے عوام کو توجہ دلا رہی ہیں کہ بچوں کی پیدائش کی شرح بڑھائیں ورنہ چند سالوں میں اُن ممالک کے باشندے اقلیت میں ہو جائیں گے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ مختلف یورپی ممالک کے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں ایک وجہ وہاں شادیوں کا رجحان کم ہوتا جا رہا ہے اور اکثر لوگ شادی کے بغیر اکٹھے رہتے ہیں اور وہ بچوں کا

Marfat.com

جھنجٹ پالنا نہیں چاہتے۔

معزز قارئین ہم نے مختلف پہلوؤں اور مختلف جائزوں سے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ واقعی جشنِ غلبہء اسلام چند سالوں کی دوری پر ہے۔ ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے سے یقیناً آپ بھی مان جائیں گے کہ جشنِ غلبہء اسلام بہت قریب ہے۔ یعنی حالات و واقعات اور ماحول زمین آسمان الغرض تمام دنیا غلبہء اسلام کے لیے مددگار ہے۔ اس کے لیے عشق اور محبت اور جذبے کی ضرورت ہے۔

کون سی وادی میں ہے، کون سی منزل میں ہے
عشق بلاخیز کا قافلہ سخت جاں
مہ و ستارہ سے آگے مقام ہے جس کا
وہ مشتِ خاک ابھی آوارگانِ راہ میں ہے

اللہ تعالیٰ کی منشا، انبیاء کرام علیہم السلام کی پیش گوئیاں، مختلف اولیاء اللہ کی بھی پیش گوئیاں، مختلف مفکرین اور دانشوروں کی پیش گوئیاں اور تجزیے ان تمام کا آخری فیصلہ یہی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ پس اے اہلِ اسلام آپ انگلی کٹوا کر شہیدوں میں اپنا نام لکھوا سکتے ہیں۔ یعنی اگر اسلام کی دعوت و تبلیغ کو اپنا شعار بنا لیں تو چند سالوں کی بجائے چند ماہ میں اسلام تمام ادیان پر غالب آ سکتا ہے۔ آج سنہری موقع ہے جس سے آپ کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ مختلف یورپی قومیں، چائنیز اور رشینز فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے والے ہیں۔ اور پھر آپ کو یہ موقع نہیں ملے گا۔

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کی شفاعت ہر مسلمان کی خواہش ہے۔ اگر آنحضور ﷺ اُس وقت آپ سے یہ پوچھ لیں کہ تم نے اسلام کے پھیلانے کی کیا کوشش کی تھی۔ تو آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہوگا۔ یہ وقت ہماری زندگیوں میں دوبارہ نہیں آئے گا۔ آپ اپنے اندر انقلابی تبدیلی پیدا کریں اور حقیقی مومن بن جائیں اور دعوت و تبلیغ کو محبت کے ساتھ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دیں اس سلسلے میں آپ انٹرنیٹ، فیس بک اور ٹوئٹر سمیت میڈیا کے مختلف ذرائع استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے اندر خوابیدہ انقلاب کو جگائیں۔

Marfat.com

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیر تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالمِ نو کی تصویر
اور جب بانگ اذاں کرتی ہے بیدار اُسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر
تیری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں کہ یہ چار سُو بدل جائے

پس آج ہی عہد کریں کہ آپ حقیقی مومن بن جائیں گے۔ آپ کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔

جشنِ غلبہء اسلام جو ہمیں چند سال کی دوری پر بظاہر نظر آتا ہے وہ چند ماہ میں برپا ہو سکتا ہے۔ دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں۔ تاریخ دان کہتے ہیں کہ سلطنتِ روما ایک دن میں عیسائی ہو گئی تھی۔ گو کہ اس کے پیچھے لوگوں کی کافی سالوں کی محنت تھی۔ لیکن اس سلطنت روما کو الٹنے والے بھی اسلام کے شیر ہی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ شیر پھر بیدار ہو چکے ہیں۔ علامہ اقبال یہ پیش گوئی کر چکے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

نکل کر صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
سنا ہے قدوسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا

انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد دنیا اس شیر کو دیکھ لے گی اور دنیا یہ کہہ اٹھے گی کہ

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

اور دنیا جلد جشنِ غلبہء اسلام اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ یہ دیوانے کا خواب نہیں بلکہ حقیقت ہے کیونکہ

عالمِ نو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں
میری نگاہوں میں ہے اُس کی سحر بے حجاب

جشنِ غلبہء اسلام کا بگل بج چکا ہے اور ہر چڑھنے والا دن کا سورج غلبہء اسلام کی نوید دے رہا ہے۔ اور مسلمانوں کا غلبہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ یہاں امت مسلمہ کے لیے یہ پیغام بھی نہایت اہم ہے کہ جو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے اُن کی تربیت کے لیے لائحہ عمل پہلے سے ہی بنا لینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومسلموں کی تربیت کے لیے ہم لائحہ عمل بنا

Marfat.com

چکے ہیں۔ یعنی ایسا پروسیس (Process) جس پر عمل کر کے وہ بہترین مسلمان بلکہ حقیقی مومن بن جائیں گے۔

آخر میں تمام امت مسلمہ سے درخواست ہے کہ اپنے دل میں جذبہ بیدار کریں اور خوابیدہ انقلاب کو جگائیں۔ جشنِ غلبہء اسلام آپ کا انتظار کر رہا ہے۔ آسمان پر بھی دعوتِ حق کے لیے جوش ہے۔

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے
محروم تماشا کو پھر دیدہ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھا دے
اے مسلم خوابیدہ اُٹھ ہنگامہ آراء تُو بھی ہو
وہ چمک اُٹھا افق، گرم تقاضا تُو بھی ہو
عروجِ آدمِ خاکی کے منتظر ہیں تمام
یہ کہکشاں، یہ ستارے، یہ نیلگوں آفاق

جشنِ غلبہء اسلام زندہ باد

☆......☆......☆

Marfat.com

سنہری انقلاب زندہ باد

گر قبول افتد زہے عز و شرف
انقلاب، انقلاب اور صرف انقلاب
ہم اگر آج خواب دیکھیں گے
لوگ کل انقلاب دیکھیں گے

انقلاب کے معنی تبدیلی کے ہیں اور سنہری اور حقیقی انقلاب وہ ہے جو کہ انسان کو بیرونی طور پر بھی اور اندرونی طور پر بھی تبدیل کر دے دنیا میں پہلا انقلاب اس وقت آیا جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے اور اپنے دور نبوت میں لوگوں کے لئے سنہری انقلابی تعلیمات لے کر آئے پھر آہستہ آہستہ انسان Civilized ہوتا گیا اللہ تعالیٰ تواتر کے ساتھ اپنے انبیاء کرام کو دنیا میں بھیجتا رہا جو انسانوں کی ہدایت کیلئے اپنے ساتھ انقلابی احکامات لے کر آتے تھے۔ جب انسان کی عقل اس مقام پر پہنچ گئی کہ اُسے آخری انقلابی شریعت کی ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ نے رحمت العالمین حضرت محمد ﷺ کو وہ آتشی اور انقلابی شریعت دی جو کہ قیامت تک کے لیے ہے اور آپ نے دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا۔ کعبہ میں 360 بتوں کا خاتمہ ہوا اور لوگ خالص توحید پر قائم ہو گئے، حضرت محمد ﷺ جو انقلابی شریعت لے کر آئے، اس میں اتنی عظیم طاقت ہے کہ اگر حقیقی معنوں میں آج بھی عمل کیا جائے تو عظیم الشان سنہری انقلاب برپا ہو جائے گا۔

آج دنیا ایک عظیم الشان سنہری انقلاب کا انتظار کر رہی ہے اور اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے اندر ایک انقلاب خوابیدہ رکھا ہے اور ہر شخص دنیا میں ایک عظیم الشان تبدیلی اور انقلاب لا سکتا ہے۔ اگر آپ بھی اپنے اندر جھانکیں تو آپ میں بھی ایک خوابیدہ

Marfat.com

انقلاب نظر آئے گا آپ تھوڑی سی کوشش سے اس انقلاب کو بیدار کرسکتے ہیں اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنے اندر انقلابی تبدیلی پیدا کریں، انقلاب ویسے ہی نہیں آجاتے کسی بھی انقلاب کیلئے مسلسل اور پیہم کوشش کرنی پڑتی ہیں مفکرین کہتے ہیں کہ وہ زندگی موت ہے جس میں انقلاب نہ ہو۔قومیں کشمکش انقلاب سے ہی زندہ رہتی ہیں۔

دنیا میں تمام انبیاء علیہ السلام اور تمام مقدس وجود عظیم الشان سنہری انقلاب برپا کرنے کیلئے آئے تھے اور انہوں نے وہ انقلاب برپا بھی کردیا تھا یعنی ان مقدس وجودوں نے ایک ایسا حسین اور پاکیزہ معاشرہ قائم کردیا تھا جہاں ہر طرف خوشی،سکون،امن اور آشتی تھی۔

آج دنیا نے ان مقدس وجودوں کی تعلیمات کو بھلا دیا ہے جس کے نتیجہ میں لوگ مختلف پریشانیوں، بے سکونی اور تکالیف میں مبتلا ہیں آج پھر اُس عظیم الشان سنہری انقلاب کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تعلیمات پر عمل سے ہی حقیقی سنہری انقلاب آسکتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں اور اس کو ساری دنیا میں بھی پھیلادیں، تاکہ سب لوگ اس سے فائدہ اور راحت اٹھائیں اگر آج ہم سنہری انقلاب لانے میں کامیاب ہوگئے تو زمین پر بھی جشن برپا ہوگا بلکہ آسمانوں میں بھی ایک جشن کا سماں ہوگا جہاں انبیاء علیہم السلام کی روحیں جب یہ دیکھیں گی کہ ہم نے جس سنہری انقلاب کی بنیاد رکھی تھی وہ آج پوری دنیا میں برپا ہو چکا ہے تو وہاں ان کی روحیں کتنی خوشی محسوس کریں گی، اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے سے وہ عظیم الشان سنہری انقلاب آسکتا ہے، یہ ہم نہیں کہتے بلکہ دنیا کے بڑے بڑے غیر مسلم مفکر اور دانشور بھی یہی کہتے ہیں۔

اسلام امن اور آشتی کا دین ہے اور اسلام کا سنہری اصول زندہ رہو، اور زندہ رہنے دو ہے۔ جارج برنارڈ شا نے تقریباً اسی سال قبل پیش گوئی کی تھی کہ دنیا کا مستقبل کا مذہب اسلام ہے۔ وہ اس کی توانائی ہے وہ زندگی کے بدلتے ہوئے ادوار کے تمام تقاضے بطریق احسن پورے کرسکتا ہے بنی نوع انسان کے تمام مسائل حل کرسکتا ہے۔ امن و آشتی اور فارغ البالی دنیا کو دے سکتا ہے۔ اور فلاسفہ اور سائنس کی ترقی کو جذب کرنے کی بڑی ہی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگلے سو سال میں انگلستان ہی نہیں پورا یورپ اسلام کی آغوش میں آجائے گا اور انگلستان کا شاہی خاندان اسلام قبول کرے گا۔

بابا گرونانک فرماتے ہیں تورات' زبور' انجیل اور وید کی ہر کتاب کو خود بھی پڑھا اور

Marfat.com

دوسروں سے پڑھا کرسنا اس یگ کے دور میں اگر کوئی کتاب دنیا کو گناہوں سے پاک رکھ سکتی ہے تو وہ صرف قرآن ہے۔ (جنم ساکھی بھائی بالا)

بھارت کے مشہور دانشور اور مصنف راجندر نرائن لال نے مختلف ادیان پر انگریزی میں ایک کتاب لکھی اس میں اسلام کے لئے لکھا ہے کہ یہی خدائی دین اور مکمل دستور حیات ہے اسی کے ذریعہ دنیاوی مفاسد کی اصلاح اور الجھے ہوئے مابعد الطبیعیاتی مسائل کا حل ممکن ہے انسان کو حقیقی امن وسکون صرف اسلامی راہ اختیار کرنے ہی سے حاصل ہوسکتا ہے۔

بھارت کے ایک مشہور ہندو لیڈر لالہ لاجپت رائے فرماتے ہیں کہ میں مذہب اسلام سے سچے دل سے محبت کرتا ہوں اور اسلام کے پیغمبر ﷺ کو دنیا کا مہاپرش (بہت عاقل اور بزرگ انسان) سمجھتا ہوں میں قرآن کی معاشرتی' اخلاقی' روحانی اور سیاسی تعلیم کا دل سے مداح ہوں۔

آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی 1896ء میں رام کرشن مشن کی طرف سے مذاہب عالم کے موضوع پر تقریر کرنے امریکہ گئے اور اسلام کے لئے ان خیالات کا اظہار فرمایا۔ ''میں کہتا ہوں اگر اسلام میں خوبیاں نہ ہوتیں تو اب تک زندہ کیسے رہتا اور اسے فروغ کیسے حاصل ہوتا خدا کا قانون یہ ہے کہ وہی چیز باقی رہتی ہے جو بنی آدم کے لئے مفید ہو۔ اسلام دنیا میں حریت' اخوت اور مساوات کا علمبردار ہے حضرت محمد ﷺ دنیا میں مساوات نسل انسانی کے پیامبر تھے اور بھائی چارے کے مبلغ آپ ﷺ نے ہر چیز پر خود عمل کر کے دکھایا اپنے غلام کو بیٹے کا درجہ دیا اور ایسا عمدہ سلوک کیا کہ جب اس کا حقیقی باپ اسے لینے کے لئے آیا تو اس نے جانے سے انکار کردیا۔ بلال حبشی رضی اللہ عنہ بڑے سے بڑے قریشی سردار کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے اور کندھے سے کندھا ملا کر بیٹھتے تھے۔ ذات پات اور رنگ ونسل کی جو تمیز امریکہ میں پائی جاتی ہے وہی ہندوستان میں موجود ہے۔ اگر کوئی غیر ہندو کسی ہندو کا دسترخوان چھو لے تو سارا کھانا ناپاک ہو جاتا ہے اس کے مقابلے میں مسلمان کسی نومسلم کا جھوٹا پانی پینے میں احتراز نہیں کرتا۔ اسلام کی عظمت اور دیگر مذاہب پر برتری اس بات میں ہے کہ اس نے تمام امتیازات کا خاتمہ کردیا ہے۔

مشہور پارسی لیڈر رستم جی فرماتے ہیں کہ صرف اسلام نے ذات پات کا فرق مٹا کر سب کو ایک کیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے ہر شعبہ زندگی میں انسان کی رہنمائی فرمائی۔ بادشاہوں میں وہ

Marfat.com

سب سے بڑے بادشاہ اور فقیروں میں سب سے بڑے فقیر تھے۔ اسلامی مساوات کا پاسنگ بھی کسی دوسرے مذہب میں نہیں۔

جیون لال کپور لکھتے ہیں کہ انگلستان نے عورت کو جائیداد میں حق 1871ء میں دیا جبکہ اسلام عورت کو یہ حق چودہ سو سال پہلے عطا کر چکا ہے۔

دیوان سنگھ بہادر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سب سے بڑے سیاستدان اور سب سے کامیاب لیڈر تھے۔ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰؑ کی بہت تعریف کی گئی ہے اس لئے میں پیغمبر اسلام ﷺ کی بڑی عزت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے عیسائیوں کو اپنی مساجد کے اندر عبادت کی اجازت دی۔ اسلامی خلافت میں عیسائی گرجے ہمیشہ محفوظ رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صبر اور برداشت کی مثال سے دنیا بڑے بڑے کام کر سکتی ہے۔

موسیو کاہسٹن فرماتے ہیں کہ زمین سے اگر حکومت قرآن سے جاتی رہے تو دنیا کا امن وامان قائم نہیں رہ سکتا۔ قرآن امن کا ضامن ہے۔

پروفیسر اسنوک ہرج فرماتے ہیں کہ دنیا میں آج تک جس قدر انسان پیدا ہوئے رسول پاک ﷺ ان سب سے بڑے ہی نہیں سب سے زیادہ سچے بھی ہیں۔ نسل انسانی پر جتنا احسان آپ ﷺ کا ہے کسی دوسرے کا نہیں۔

ڈاکٹر اینی فرماتی ہیں اکثر مذاہب میں ظلم وخونریزی کا اقرار کرنا پڑے گا لیکن قرآن اور مسلمانوں کے رسول ﷺ کی تعلیمات میں کہیں بھی ظلم کی تعلیم نہیں۔

مسز سروجنی نیڈو نے اپنی لندن میں ایک تقریر میں کہا تھا اسلام میں حقیقی اور خالص جمہوریت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ قرآن شریف غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے اس کے اصولوں کی پیروی سے دنیا خوش حال ہو سکتی ہے۔ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔

عالمی شہرت یافتہ روسی مصنف ٹالسٹائی لکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اتحاد امم کی بڑی خدمت کی ہے۔ آپ ﷺ کے لئے یہ فخر کافی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک وحشی قوم کو نور حق کی جانب ہدایت کی اور اسے امن وصلح پسند پرہیز گار قوم بنا دیا۔ جو خونریزی اور انسانی قربانی سے باز آ گئی اور اس کے لئے تہذیب اور تمدن کے راستے کھول دیئے اور یہ سب کام فرد واحد نے کیا۔

پادری جیمس مولر لکھتا ہے کہ دیگر مذاہب کی تعلیمات پر نظر ڈالو تو وہ اوسط اور عام

Marfat.com

انسانوں کی جگہ فرشتہ صفت انسانوں کے لئے معلوم ہوتی ہیں جبکہ اسلامی تعلیمات تمام انسانوں کے لئے ہیں جن میں نہ رہبانیت ہے نہ ترک دنیا' زمین و آسمان کی ہر نعمت سے استفادہ کریں اور ان کے خالق کا شکر ادا کریں۔ (اللہ تعالیٰ اس پادری کو نیک جزا دے کتنے مختصر اور اچھے الفاظ میں اسلام کی تعریف کی ہے)

مشہور انگریز مستشرق آرتھر جے آربری نے انگریزی میں اپنے کام کو The Quran Translated کی بجائے The Quran Interpreted کہا ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم کے الہامی الفاظ کے ترجمہ کا حق ادا کرنا انسان کے لئے ممکن ہی نہیں۔ نپولین نہایت حسرت سے کہا کرتا تھا کہ میرے پاس ترک فوج ہوتی تو چٹکی بجاتے پوری دنیا کو فتح کر لیتا۔

اسٹینلے پول لکھتا ہے کہ مکہ مکرمہ کی شاندار فتح سے بڑھ کر شاندار واقعہ دنیا کی تاریخ میں نہیں۔ جب پیغمبر اسلام ﷺ فاتحانہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اونٹنی پر سوار تھے اور تواضع اور انکساری کی وجہ سے گردن مبارک اونٹنی کی گردن پر جھکی ہوئی تھی۔ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر آپ کے ہمراہ تھا (مقدس کتابوں میں یہ پیش گوئی موجود ہے' مصنف) مقابلہ اس قوم سے تھا جس نے تیرہ برس آپ ﷺ کو چین نہ لینے دیا اور ایذاء رسانی کی انتہا کر دی۔ قتل تک کے پروگرام بنائے۔ وطن سے بے وطن کیا مگر آپ ﷺ کی جانب سے اعلان کیا جا رہا ہے کہ آج کے دن کسی سے انتقام نہیں لیا جائے گا۔ عام معافی ہے۔ امن کا اعلان ہو رہا ہے جو مسجد حرام میں چلا جائے اسے امن ہے جو ابوسفیان کے گھر چلا جائے اسے امن ہے جو اپنے مکان کا دروازہ اندر سے بند کر لے اسے امن ہے۔ بدامنی اور قتل و غارت کی جگہ اس ظالم قوم پر شفقت فرمائی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر کرٹ والڈ ہائیم جو کہ اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل نوبل انعام یافتہ اور آسٹریا کے صدر سے جب ایک بڑے اخبار کے ایڈیٹر نے ان سے سوال کیا کہ دنیا کو درپیش مسائل پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے تو آپ نے جواب میں اسلام کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور فرمایا کہ انسانیت کی بہبود و ترقی کے لئے دنیا کا کوئی بھی نظام اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دنیا نے بے پناہ ترقی کر لی ہے لیکن وہ اس سے ان مسائل پر قابو نہیں پا سکتی مجھے اسلام کے علاوہ کوئی ایسا نظام نظر نہیں آتا جو انسانیت کی مشکلات حل کر سکتا ہے۔

Marfat.com

مسٹر اڈیار مدیر روزنامہ نیروٹم' مدراس (بھارت) فرماتے ہیں میں یہ بات ببانگ دہل کہنے میں باک محسوس نہیں کرتا کہ دنیا کی انقلابی شخصیتوں میں سب سے عظیم شخصیت حضرت محمد ﷺ کی ہے۔ آپ ﷺ کی ذات گرامی انسانیت کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ ساری دنیا مستقبل قریب میں براہ راست یا بالواسطہ اسلام اختیار کرے گی اسلام لوہے کی تلوار سے نہیں بلکہ اپنی ذاتی خوبیوں سے پھیلا ہے۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور عالمگیر شہرت یافتہ فلسفی بنگالی شاعر اور نوبل انعام یافتہ فرماتے ہیں کہ اسلام دنیا کے مذاہب میں سے بڑا مذہب ہے۔ اسلام کا پیغام پوری انسانیت کے لئے ہے دنیا کو امن وسکون اسی پیغام ربانی سے حاصل ہوسکتا ہے۔ میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں تعظیم وتکریم وارادت وعقیدت مندی کا ناچیز تحفہ پیش کرتا ہوں۔ وہ وقت دور نہیں جب قرآن اپنی عملی صداقتوں اور روحانی کرشموں سے سب کو اپنے اندر جذب کرے گا۔ وہ دن دور نہیں جب اسلام ہندومت پر غالب آجائے گا اور ہندوستان میں ایک ہی مذہب ہوگا۔

یہاں صرف دوسرے مذاہب کے افراد کی آراء پیش کی گئی ہیں جن میں فلاسفر' سائنسدان' مفکر' پی ایچ ڈی ڈاکٹرز مذہبی رہنما اور پیش گوئی دان شامل ہیں۔ جن کی آئندہ آنے والے کل پر نظر ہے اگر دنیا کے تمام مذاہب اپنے ادیان کی حفاظت چاہتے ہیں تو انہیں اسلام ہی کے دامن میں پناہ لینی ہوگی۔ اس لئے اسلام کو ماننا درحقیقت تمام ادیان پر چلنا ہے یعنی کل میں جز سمایا ہوا ہے جن قابل قدر لوگوں کے خیالات اوپر پیش کیئے گئے ہیں وہ تقریباً سارے اس بات پر متفق ہیں کہ مستقبل کا مذہب اسلام ہوگا تو پھر تمام مذاہب کے ماننے والوں کا حق نہیں بنتا کہ اسلام کا بالکل اسی طرح احترام کریں جیسا کہ وہ اپنے مذہب کا کرتے ہیں اور بالکل اسی طرح اس کو سچا مذہب مانیں جس طرح وہ آپ کے مذہب کو سچا مانتا ہے۔ جس طرح کسی بھی ملک کے ولی عہد کی ملک کے تمام افراد اور اس کے دوست رشتہ دار بہت عزت احترام کرتے ہیں اور اس سے کوئی ایسی ویسی بات نہیں کرتے کہ جس سے اس کی ناراضگی کا اندیشہ ہو۔ بالکل اسی طرح دوسرے مذاہب والوں کو بھی چاہیے کہ وہ اسلام قرآن اور مسلمان کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اسلام' قرآن اور مسلمانوں کے لئے چونکہ مختلف مذاہب نے ایک شیطانی تحریک شروع کی ہوئی ہے اس کو ختم کردیں کیونکہ اسلام کسی کا دشمن نہیں ہے اور کسی مذہب کے خلاف نہیں ہے اگر آپ آج اس ظلم سے باز نہ آئے تو کل آپ کے بیٹے بیٹیاں یا پرسوں آپ

Marfat.com

کے نواسے نواسیاں یا پوتے پوتیاں زبردستی آپ کو اس ظلم سے باز کردیں گے اور آپ کو اچھے الفاظ میں یاد نہیں کریں گے۔ اور کون نانا اور دادا جو کہ یہ چاہے گا کہ اس کے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اسے برا بھلا کہیں۔ کیونکہ وہ مسلمان ہو چکے ہونگے۔ یہ تو آپ کو ایک اجمالی تصویر دکھائی ہے جو کہ پوری ہو کر رہے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے دوست سے دشمنی کرتا ہے تو وہ مجھ سے دشمنی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے جب وہ حرکت میں آتا ہے تو بڑے بڑوں کی سیٹی گم ہو جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنا جلالی چہرہ دکھاتا ہے تو ظلم کرنے والوں کے ہوش اڑ جاتے ہیں کہتے ہیں کہ خدا کی چکیاں آہستہ آہستہ چلتی ہیں مگر بہت باریک پیستی ہیں۔ (God's mills run slowely but furmely) اس سے پہلے کہ اللہ کا عذاب خواہ تیسری جنگ عظیم کی شکل میں ہو یا کسی اور آسمانی آفت یا سمندری طوفانوں کی شکل میں آئے اسلام کا از سر نو مطالعہ تعصب نفرت اور حسد کی عینک اتار کر کریں۔ اگر آپ اسلام کو نہ بھی ماننا چاہیں تو کم از کم اس کی مخالفت چھوڑ دیں اور اس کا اسی طرح احترام کریں جس طرح ایک بادشاہ بننے والے کا احترام کیا جاتا ہے۔

ہر انسان کو اپنے مذہب کی بجائے حق سے پیار ہونا چاہیے کیونکہ جب تک حق یا سچائی سے پیار نہ ہوگا خواہ وہ سچائی دوسرے مذہب میں ہی کیوں نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔

تم میرا راستہ کب تک روکو گے؟
میں تو سورج ہوں ابھرتا جاتا ہوں

انسان کو ذرا بیدار تو ہو جانے دو
ہر کوئی کہے گا ہمارا ہے اسلام

☆......☆......☆

Marfat.com

حرفِ آخر

یہ کتاب دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہے خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ ہماری آخری خواہش یہی ہے کہ دنیا کے تمام انسان دنیا اور آخرت کی فلاح اور کامیابی حاصل کرلیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت فلاح کیلئے اپنے ایک لاکھ چوبیس ہزار مقدس وجود دنیا میں بھیجے۔ اس عظیم الشان ہستی کو کوئی اللہ کہتا ہے، کوئی اُسے بھگوان کہتا ہے، کوئی اُسے یزداں اور کوئی اُس عظیم الشان ہستی کو God کہتا ہے۔ اُس عظیم الشان رب کائنات کو کسی بھی نام سے پکارو اس کے سارے ہی نام اچھے اور پیارے ہیں۔ زمین پر بسنے والا ہر شخص جب اپنا تعارف کرواتا ہے تو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، میں ہندو ہوں، میں سکھ ہوں، میں پارسی ہوں، میں عیسائی ہوں لیکن ان تمام انسانوں کی بنیاد یعنی روح ایک ہی ہے اور روشنی ہر جگہ روشنی ہے چاہے وہ عرب میں ہو یا عجم میں ہو یا یورپ اور ایشیاء کے کسی حصے میں ہو۔ آسمانی کتابیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ روشنی ہیں جو کہ اس کے مقدس وجودوں کے ذریعے ساری دنیا میں پھیل گئی تھیں ان سب تعلیمات کا منبع ایک ہی یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مثلاً اگر سارے مذاہب کی الہامی کتابوں کا غور وفکر کیساتھ مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مختلف مذاہب میں جو دعائیں اور حمدیں پڑھی جاتی ہیں ان کے معنی اور مفہوم میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے، مسلمان اُسے حمد کہتے ہیں۔ ہندو آرتی، بدھ مت وندنا، یہودی سالم اور ہاری یا منا کہتے ہیں یعنی اگر گائیتری منتر جیسے ہندوؤں کی مقدس کتاب وید کا نچوڑ کہا جاتا ہے۔ پارسیوں کی مقدس گاتھائیں پاستا، بدھ مت کی پڑھی جانے والی وندنا یہودیوں کی زبور اور عیسائیوں کی مناجات کا ترجمہ کیا جائے تو ہم اس میں خدائے واحد کی حمد وثنا مدح سرائی اور دعاؤں کو ہی پائیں گے اگر انسان غور کرے تو دنیا کے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی اولاد ہیں خواہ کوئی ہندو ہو، سکھ ہو، مسلمان ہو،

Marfat.com

عیسائی ہو، یہودی ہو یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، ایک گھر میں جہاں مختلف بہن بھائی رہتے ہیں تمام بہن بھائیوں کی عمروں میں اختلاف بھی ہوتا ہے قد کاٹھ اور بلڈ گروپ بھی مختلف ہوتے ہیں اس کے علاوہ پسند اور ناپسند میں بھی اختلاف ہوتا ہے اس کے علاوہ ان کے مزاجوں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ غرض اگر جتنا بھی غور کیا جائے تو بظاہر اختلافات ہی اختلافات نظر آتے ہیں مگر پھر بھی وہ ایک گھر میں اور ایک ہی چھت کے نیچے ہنسی خوشی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہماری دنیا بھی ایک گھر کی مانند ہے اس میں کوئی بڑا مذہب ہے کوئی منجھلا اور کوئی سب سے چھوٹا ہے ان تمام مذاہب میں بظاہر کچھ باتوں میں ایک گھر میں رہنے والے بھائیوں کی طرح اختلافات بھی ہیں پھر آخر کیا وجہ ہے کہ دنیا میں تمام مذاہب کے پیروکار اس گھر یعنی دنیا میں کیوں ہنسی خوشی ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر نہیں رہتے۔ مختلف مذاہب میں جو ہمیں اختلافات نظر آتے ہیں وہ بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ تمام مذاہب کی اصل ایک ہے یعنی رب العالمین سے محبت جس پر کسی مذہب کو اختلاف نہیں ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کرام جو اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں کی طرف لے کر آئے تھے وہ سب سچے تھے اور سب سے بڑا اور پہلا اتحاد یہ ہے کہ ہم سب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی اولاد ہیں اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

آج کونسا انسان ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور مذہب پر یقین رکھتا ہو اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب سے نکال کر دکھا دے کہ مذہب کے نام پر ایک انسان کا دوسرے انسان کو ناحق قتل کرنا جائز ہے۔ آج تک مذہب کے نام پر بہت ظلم ہو چکے اب وقت کا تقاضا ہے کہ تمام مذاہب کے ماننے والے اپنے اپنے مذہب کی حسین تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور اُس کو دوسروں تک پہنچائیں۔

اگر آپ تمام مذاہب کی اخلاقی تعلیمات کا مطالعہ کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہو جائیں گے کہ تمام مذاہب کی اخلاقی تعلیمات میں کمال درجہ کی مماثلت پائی جاتی ہے اور یہ مماثلت ظاہر کرتی ہے کہ تمام مذاہب اس رب العالمین کی طرف سے ہیں اور تمام مذاہب سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنے مقدس وجودوں کے ذریعہ اپنی تعلیم اتار دی تا کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اس کی عبادت کر کے خوشی اور سکون حاصل کریں۔

Marfat.com

آج اگر تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی اخلاقی تعلیمات پر عمل کریں تو دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

معزز قارئین! آپ کے لئے یہاں بہت سی مثالوں میں سے صرف چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں کہ تمام مذاہب کی اخلاقی تعلیم ایک ہی ہے۔

تمام مذاہب کی اخلاقی تعلیم ایک ہے (مختلف مذاہب کا تقابلی جائزہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی برائی کو ایسی بھلائی سے دفع کرو کہ پھر وہی شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے جیسے دیرینہ دوست اور یہ بات صرف انہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں۔ (حم السجدہ 34-35)

اسی مثال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔ ''تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسیوں سے محبت رکھو اور اپنے دشمنوں سے عداوت لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمن سے بھی محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے بھی دعا کرو تا کہ اپنے پروردگار جو آسمانوں میں ہے اس کے صحیح وارث ٹھہرو۔ کیونکہ وہ سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔ (انجیل متی' باب 5)

اسی مثال کو مہاتما گوتم بدھ گارلینڈ سُتر یعنی پھولوں کی لڑیوں کی کتاب میں لکھتے ہیں میں سورج بننا چاہتا ہوں تا کہ کائنات کو روشنی پہنچاؤں بنا کسی اجر اور شکریہ کی لالچ کے اور ہر مخلوق کی خدمت کر سکوں چاہے کوئی برا ہی کیوں نہ ہو۔ (گارلینڈ ستر -23)

یہودیوں کی مقدس کتاب میں بیان کیا گیا ہے اپنے دوست کی مدد سے پہلے اپنے دشمن کی مدد کرو تا کہ نفرت مغلوب ہو جائے۔ (توسیفتا (Tosefta) بابا میتر یا باب 2-26)

زرتشت بھی اپنی گاتھا کی کتاب ''یاسنا'' میں فرماتے ہیں۔ بخل پر سخاوت حاوی ہو جاتی ہے اور بدی پر محبت سے فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔ جھوٹے الفاظوں پر سچائی کا ایک حرف غالب آ سکتا ہے اور جھوٹ پر سچ سے فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔ (یاسنا' باب 5:60)

گرونانک اپنی کتاب آدگرنتھ میں فرماتے ہیں یہ کیسی محبت ہے جو ایک دوسرے میں پھیل جاتی ہے نانک کہتا ہے کہ سچے محبوب وہ ہیں جو ہمیشہ محبوب میں جذب رہتے ہیں جو لوگ اچھے برے کی تمیز کرتے ہیں وہ سچے محبوب نہیں وہ تو کسی حد تک (اعمال کی) گنتی میں ہی لگے

Marfat.com

رہتے ہیں۔ (آدگرنتھ ساکپور، صفحہ 474)

خدمت خلق

خدمت خلق سے متعلق الہامی کتب کی روشن تعلیمات سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ کسی نے حضورﷺ سے دریافت فرمایا کہ اسلام میں سب سے بہتر عمل کیا ہے۔ حضورﷺ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلانا اور غریب کی مدد کرنا۔ (بخاری) انجیل میں بھی خدمت خلق کو شریعت مسیح کا بہترین عمل تحریر کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں تم ایک دوسرے کا بار اٹھاؤ اور یوں مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔ (گلتیوں باب 6-2)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے آیا ہے کہ خدمت کرے (متی باب 20-28)

حضرت کرشن فرماتے ہیں پھل (نتیجہ) کی خواہش رکھے بغیر کرم (کام) کو اپنا فرض جان کر کرنا چاہیے کیونکہ خواہش کے بغیر کرم (بے لوث خدمت) کرنے سے انسان پر آتما (خداوند) کو پالیتا ہے۔ (گیتا' باب 3-19)

دوسروں کا خیال رکھو:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے ماں باپ کے ساتھ' رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قریبی ہمسایوں سے اور اجنبی ہمسایوں ۔سے اور قریبی ساتھیوں سے اور راہ کے مسافروں سے اور جن پر تم حاکم ہو ان سے بہتر سلوک سے پیش آؤ۔ (نساء' 36) حضورﷺ نے فرمایا آخرت کے روز اللہ تعالیٰ آدم کی اولاد سے پوچھے گا کہ میں بیمار تھا تم نے میری دیکھ بھال کیوں نہیں کی وہ کہیں گے اے میرے رب ہم کیسے تیری تیمارداری کرتے تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نہیں جانتے کہ میرا بندہ بیمار پڑا تھا اور تم نے اس کی تیمار داری نہیں کی کیا تم جانتے ہو کہ اگر تم اس کی تیمارداری کرتے تو اس کے پاس مجھے پاتے (مسلم) یہی بات انجیل مقدس متی کے باب پچیس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بیان کی۔ مالک نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں جب تم نے اپنے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ ایسا سلوک کیا تو تم نے میرے ساتھ کیا (متی باب 25) حضرت گوتم بدھ فرماتے ہیں میں چاہتا

Marfat.com

ہوں کہ میں حاکم بنوں اور تمام انسانوں کو دکھوں کی قید سے آزاد کرادوں میں چاہتا ہوں کہ میں نگہبان بنوں اور تمام انسانوں کو خوف سے محفوظ رکھوں اور تمام انسانوں کے دکھ اپنے اوپر لے لوں۔ (گارلینڈ ستر ا' 23) کنفوش کا اس سلسلہ میں ارشاد ہے جو دولت مند ہیں وہ ان کی دیکھ بھال کریں جو نہیں ہیں جو عقلمند ہیں ان کی دیکھ بھال کر جو نہیں ہیں تا کہ لوگ ایک اچھے باپ اور بھائی سے خوشی حاصل کریں۔ (مینولیس' باب 24-7)

جو اپنے لئے وہی دوسروں کے لئے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے اور تم جو خرچ کرتے ہو اللہ بخوبی جانتا ہے۔ (آل عمران' 92)

حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص پورا ایماندار نہیں بن سکتا تاوقتیکہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرے (حدیث نبویؐ)

یہود کی مقدس کتاب تلمود (Talmud) میں درج ہے جو کوئی اپنے ساتھی کے لئے دعا کرے اگرچہ وہ چیز اسے بھی درکار ہو تو خدا اس کی ضرورت پہلے پوری کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں کنفیوسش کا قول ہے اگر پاکباز شخص اپنے آپ کو ترقی دینے کا سوچے تو وہ دوسرے کی ترقی کے لئے بھی کوشاں رہے اگر اپنی بلندی کے لئے سوچے تو دوسرے کی بلندی کی کوششیں بھی کرے۔ (انا لیکٹس باب 228:6)

گوتم بدھ فرماتے ہیں روشن خیال فیاضانہ خرچ کرتے ہیں وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو ان کے پاس مساوی ہو بغیر کسی رنج کے بغیر کسی احسان کی طلبگاری کے بغیر کسی اعزاز کے بغیر کسی فائدے کی حرص کے بلکہ تمام مخلوقات کی خدمت اور دستگاری کے لئے (گارلینڈ سنترا-2) ایک اور جگہ گوتم بدھ فرماتے ہیں اگر کوئی تم سے کچھ مانگے اور تمہارے پاس حقیر تعداد میں بھی موجود ہو تو اسے دے دو (دھم پد' 224) اسی طرز فکر کا رنگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے جس کے پاس دو کرتے ہوں وہ اس کو جس کے پاس نہیں ہیں دے دے اور جس کے پاس کھانا ہو وہ بھی ایسا ہی کرے۔ (لوقا۔ باب' 3-11)

Marfat.com

دوسروں کے لئے رحمت بنو:

حضور ﷺ نے ساری زندگی دوسروں کی خدمت اور مہمان نوازی کی۔ لوگوں سے رحمت اور شفقت اور حسن سلوک سے پیش آئے۔ اس دوران بعض لوگ حضور ﷺ کے مخالف بھی بن گئے اور آپ ﷺ کی جان کے دشمن بھی بن گئے مگر حضور ﷺ نے ان سے بھی نرمی اور بہترین سلوک کا مظاہرہ کیا۔ بعض دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تکالیف سے تنگ آ کر کہتے یا رسول اللہ ﷺ ان کے لئے بددعا کریں حضور ﷺ فرماتے۔ میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا میں تو پوری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ افضل ترین عمل یہ ہے کہ نہ تو انتقام لینا اور نہ اپنی قوم سے کینہ رکھنا۔ بلکہ اپنے ہمسائے سے اپنی مانند محبت کرنا۔ انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تو قربان گاہ پر اپنی نذر گزارنے جائے اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مجھ سے شکایت ہے تو تو وہیں اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کے پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر (اسے راضی کر) تب آ کر اپنی نذر گزار کر (متی باب' 5۔23-24)

یہودیوں کی مقدس کتاب میشنا میں تحریر ہے کہ یوم کفارہ کے موقع پر ان گناہوں کی تو تلافی ہو جائے گی جو اللہ تعالیٰ کے خلاف کئے ہیں مگر ان گناہوں کی تلافی نہیں ہو سکتی جو کسی انسان کے خلاف کئے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک معمولی چوٹ لگنے والا بھی (تم سے) مطمئن نہ ہو جائے۔ (مشینا' یوما 9-9)

بہترین لوگ کون ہیں:

حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس کی عادتیں اور اخلاق تم میں سب سے اچھے ہیں۔ (بخاری)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے مبارک ہیں جو رحم دل ہیں کہ ان پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ پاک دل ہیں کہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب ستائے گئے کہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے۔ (متی ۔5-4-10)

حضرت گوتم بدھ فرماتے ہیں طمع' نفرت اور دھوکے سے بچنا اور محبت کرنا بدھ کا اصل

Marfat.com

دھرم ہے جو مذہب غضب کی جگہ سکون' نفرت کی جگہ خوش اخلاقی' طمع کی جگہ قناعت اور جھگڑے کی جگہ محبت کی تعلیم دیتا ہے یقین کرو کہ وہ سچا ہے جو شخص بدھ کی حرمت کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ بیمار کی تیمارداری کرے نروان (مسرت اور نجات) وہاں ہے جہاں انصاف اور اخلاق کی حکومت ہو۔ مبارک ہیں وہ جو نفرت کرنے والی دنیا میں نفرت سے دور رہتے ہیں ناراض کو محبت سے برے کو نیکی سے کمینے کو فراخدل سے اور جھوٹے کو سچائی سے مغلوب کرو انسان اعمال ہی سے عزت پاتا اور ذلیل ہوتا ہے۔ جو شخص اپنی ہی خوشی کا طالب ہے اور دنیائے جنس کو نقصان پہنچاتا ہے وہ اصلی امن کبھی نہیں پاتا۔ دوسروں کی عیب جوئی آسان ہے تم اپنے عیوب ڈھونڈو اور ان سے بچو۔ نیکی اور علم بہترین زیور ہیں۔ تم دوسروں سے وہی سلوک کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

مقدس گیتا میں لکھا ہے جو شخص کسی سے کینہ نہیں رکھتا ہر ایک کا دوست اور ہر شخص پر مہربان ہے۔ طمع ونخوت سے خالی ہے غم اور مسرت میں معتدل رہتا ہے۔ گناہ معاف کر دیتا ہے اور قانع ہے۔ جذبات پر غالب ہے ارادوں کا مستقل ہے اور دل و دماغ میں صرف اللہ آباد ہے یہ شخص میرا محبوب ہے۔ وہ شخص جس سے دنیا دور نہیں بھاگتی اور نہ وہ دنیا سے بھاگتا ہے جو خوشی غم اور خوف سے آزاد ہے وہ میرا محبوب ہے جو کسی کا محتاج نہیں جس کے دل و دماغ میں پاکیزگی ہے جو جذبات سے آزاد مصائب میں معتدل اور تعلقات دنیوی سے مبرا ہے وہ میرا محبوب ہے۔

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ تمام مذاہب ایک دوسرے سے محبت بلکہ دشمنوں سے بھی محبت کا درس دیتے ہیں دوسروں کا خیال رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ خدمت خلق کی تعلیم دیتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی دوسروں کے لئے پسند کرو، دوسروں کے لئے باعث رحمت بنو اور الغرض تمام مذاہب انسان سے محبت کی تعلیم دیتے ہیں تو پھر آج کا انسان ایک دوسرے سے نفرت کیوں کرتا ہے آج وقت آ گیا ہے کہ یہ نفرتیں ختم کر دی جائیں، تمام مذاہب کے لوگوں کو ان دشمنوں کو پہچاننا ہوگا جو اللہ کے اور مذہب کے دشمن ہیں جو کہ نہیں چاہتے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔

اس سلسلہ میں قرآن کریم ہماری رہنمائی کرتا ہے، ارشاد ربانی ہے کہ "اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مانی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی

Marfat.com

کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔''

یہاں اسلام اُن تمام لوگوں کو جو اللہ اور مذہب پر یقین رکھتے ہیں کہتا ہے کہ ایک ہو جاؤ یعنی ان لوگوں کے خلاف جو اللہ تعالیٰ اور مذہب پر یقین نہیں کرتے، اگر مشرکین اللہ والوں کے خلاف ہو سکتے ہیں تو تمام اللہ والے یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان والے ان مشرکین اور دھریوں کے خلاف اکٹھے کیوں نہیں ہو جاتے ان کے خلاف اکٹھا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کو مار دو، بلکہ اس لئے اکٹھا ہو جاؤ کہ مل جل کر ان مشرکین اور دھریوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کیلئے کوششیں کرو۔

آخر میں تمام انسانوں سے درخواست ہے کہ نفرت کو چھوڑ کر ایک دوسرے سے محبت کرو، کیونکہ محبت ہی وہ لازوال اور عظیم جذبہ ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے دنیا میں حقیقی محبت کا پیغام کبھی ناکام نہیں ہوا اور محبت کے ماتھے پر روز اول سے ہی فتح کا نشان چسپاں ہے کیونکہ محبت بالآخر ہر شے کو فتح کر لیتی ہے محبت اکسیر اعظم ہے اللہ تعالیٰ سراپا محبت ہے اور محبت کا دوسرا نام اللہ تعالیٰ ہے۔

سچ ہے کہ خدا تک ہے محبت کی رسائی
اور تجھ کو یقین ہو تو محبت ہی خدا ہے

☆......☆......☆

Marfat.com

سنہری انقلابی تحریک

دنیا ایک امتحان گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہاں کسی کو دے کر آزماتا ہے اور کسی سے لے کر آزماتا ہے۔ یعنی آزمائش دونوں طبقوں کے لیے ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں نہ ڈالو۔ (البقرہ:24) اس سے آگے ارشاد ہے: لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ خیرات میں کتنا خرچ کریں؟ آپ ﷺ فرما دیجئے کہ جتنا ضرورت سے زائد ہو۔ (بقرہ:27) اس میں کوئی شک نہیں کہ مال و دولت سے انسان جہنم بھی خرید سکتا ہے اور جنت بھی خرید سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو مال و دولت ہمیں عطا کیا ہے وہ جمع کرنے کے لیے نہیں بلکہ خرچ کرنے کے لیے ہے۔ کیونکہ جو لوگ مال جمع کرتے ہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں آخرت میں وہی سونا اور چاندی گرم کر کے ان کے چہروں اور پشتوں پر لگایا جائے گا۔ معزز قارئین! سنہری انقلابی تحریک اس لیے شروع کی گئی ہے کہ امیروں سے لے کر غریبوں کو دیا جائے یعنی ہم غریبوں کی دنیاوی مشکلات دور کرنے کے لیے کوشاں ہیں اور امیروں کے لیے آخرت کی مشکلات دور کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ ہم سنہری انقلابی تحریک کے ذریعے لوگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے مال میں سے صرف 5% غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کریں آپ کے دیئے ہوئے 5% مال سے معاشرے میں انقلاب آ سکتا ہے۔ غریب اور ضرورت مند افراد کی بہت سی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ ہم اس سلسلہ میں روپیہ پیسہ قبول نہیں کرتے بلکہ مختلف فلاحی کاموں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں یعنی آپ اپنے ہاتھ سے اپنا پیسہ غریبوں کو دیں۔ سنہری انقلابی تحریک میں شامل ہو کر اپنی دینی اور معاشرتی ذمہ داری پوری کریں۔ ہم جان مانگتے ہیں نہ مال بلکہ غریبوں کی فلاح کے لیے آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہتے ہیں۔

عزم: انشاء اللہ تعالیٰ 2011ء میں سنہری انقلابی تحریک کے پیغام کو کروڑوں لوگوں تک پہنچائیں گے اور لاکھوں لوگوں کو اس میں شامل کریں گے۔

سنہری انقلابی تحریک کی ممبر شپ کے لیے کوائف

نام .... ایڈریس .... موبائل .... تعلیمی قابلیت ....

دعا گو

ڈاکٹر اختر احمد

بانی: سنہری انقلابی تحریک

0333-5242146

Marfat.com

سنہری انقلابی تحریک زندہ باد

آج غربت اور جہالت کا چرچا ہے ہر سُو
غریب عوام کو ان مصیبتوں سے نکالے گا کون
غربت اور جہالت نے بہت سی قوموں کو تباہ کیا
ترقی اور کامیابی کا پہیہ ان ہی کی وجہ سے رکا رہا
ان ملکوں اور قوموں نے ہی ترقی کی
جنہوں نے غربت اور جہالت کو راہِ عدم کیا
آج اگر امت مسلمہ پھر عروج حاصل کرنا چاہتی ہے
تو پھر اُسے بھی ان دونوں بیماریوں سے نجات حاصل کرنا پڑے گی
ہمارے آباء نے پوری دنیا پر حکومت کی تھی
غریبوں کی فلاح اور علم سے محبت کا جھنڈا ہاتھ میں پکڑ کر
اے مخاطب! اگر تُو بھی پھر دین و دنیا میں عروج چاہتا ہے
تو پھر اپنے آباء کی طرح غریبوں کی فلاح اور علم سے محبت کو اپنا لائحہ عمل بناؤ
دنیا کی تاریخ کا مطالعہ کرو کہ وہاں حقیقی انقلاب کیسے آئے؟
اُنہوں نے بھی غریبوں کی فلاح و بہبود اور علم سے محبت کو اپنا لائحہ عمل بنایا تھا
لوگوں کو ان مشکلات و مصیبتوں سے نکالنے کے لیے سنہری انقلابی تحریک کا ساتھ دیں
اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال و دولت سے صرف پانچ فیصد غریبوں کے لیے وقف کر دیں
سنہری انقلابی تحریک غریبوں اور امیروں دونوں کی خیر خواہ ہے
ہم غریبوں کی دنیاوی مشکلات اور امیروں کی آخرت کی مشکلات دور کرنے کے لیے کوشاں ہیں
قوموں کی زندگی میں کل کبھی نہیں آیا کرتے اسی لیے کل کرو سو آج اور آج کرو سو ابھی پر عمل کریں
سنہری انقلابی تحریک نہ جان مانگتی ہے نہ مال
غریبوں کی فلاح کے لیے آپ کی تھوڑی سی توجہ مانگتی ہے
معاشرے میں خوشحالی اور خوشیاں پھیلانے کے لیے
غربت اور جہالت کے خلاف جہاد میں سنہری انقلابی تحریک کا ساتھ دیں۔

Marfat.com

لوگوں کے تمام مسائل حل کرنے میں کوشاں

گولڈن فاؤنڈیشن کا پیغام، آپ کے نام

انسان چونکہ روح اور جسم کا مرکب ہے اور ان دونوں کے مسائل اور ضروریات مختلف نوعیت کی ہیں۔ اگر ہم انسانوں کے مسائل کا تجزیہ کریں تو یہ دو طرح کے ہیں۔ یعنی روح کے مسائل اور جسم کے مسائل۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے گولڈن فاؤنڈیشن لوگوں کے تمام مسائل حل کرنے کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔ اس کام کو بہتر طور پر کرنے کے لیے مختلف شعبہ جات بنائے گئے ہیں۔ ان شعبہ جات کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

1۔ شعبہ تربیت

اس شعبہ کے تحت Ph.D ڈاکٹرز اور مائنڈ سائنسز کے ماہرین کی زیرنگرانی لوگوں کی سیلف گرومنگ اور سیلف ڈویلپمنٹ کے لیے ایک دن اور تین دن کے شارٹ کورسز شروع کیے جا رہے ہیں جو کہ بالکل فری ہوں گے۔

اس شعبہ کے تحت نوجوانوں کو توجہ دلائی جائے گی کہ ہر نوجوان تربیتی امور پر مبنی SMS کم سے کم دس افراد کو روزانہ کرے تاکہ موبائل سے مثبت انداز سے فائدہ اٹھایا جا سکے اور اس طریقہ سے بھی معاشرے کی اصلاح کے لیے کوشش کی جائے۔

2۔ شعبہ تعلیم

اس شعبہ کے تحت لوگوں کو قرآن مجید با ترجمہ پڑھنے کی طرف ترغیب دلائی جائے گی۔ کیونکہ آج کے تمام انسانوں کے مسائل کا حل قرآن مجید میں ہی ہے۔

اس شعبہ کے تحت لوگوں کو قائل کیا جائے گا کہ وہ روزانہ قرآن مجید کا کم از کم ایک صفحہ ترجمہ کے ساتھ پڑھیں۔

Marfat.com

اس شعبہ کے تحت طالب علموں کے لیے کیریئر گائیڈنس کا بھی انتظام Ph.D ڈاکٹرز کی زیر نگرانی کیا جائے گا۔

3۔ سنہری لائبریریاں

اس شعبہ کے تحت سنہری لائبریریوں کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اس کے تحت ایک ہزار کی آبادی پر ایک لائبریری کا قیام کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کو کتابوں کی طرف راغب کرنے کے لیے توجہ دلائی جائے گی اور لوگوں کو اس طرف ترغیب دی جائے گی کہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو کتابیں بطور تحفہ پیش کریں۔ اس شعبے کے تحت لوگوں کو توجہ دلائی جائے گی کہ اپنے گھروں میں بھی سٹڈی روم بنائیں اور گھر کا ہر باروزگار شخص کم سے کم ایک کتاب ہر ماہ خرید کر اپنے گھر کی لائبریری کا حصہ بنائے۔

4۔ خواتین کی تربیت

مفکرین کا قول ہے کہ ایک لڑکی کی تربیت ایک خاندان کی تربیت ہے۔

اس شعبہ کے تحت خواتین کی تربیت کے لیے Ph.D ڈاکٹرز کی زیر نگرانی مختلف شارٹ کورسز کروائے جائیں گے، گھروں میں فری تربیتی لیکچر دیئے جائیں گے تاکہ وہ اپنے گھروں کو خوبصورت مثالی اور جنت نما بنا سکیں۔

اس کے علاوہ تربیتی سیمینار منعقد کیے جائیں گے۔ تربیتی امور پر تقریری مقابلہ جات منعقد کروا کر جیتنے والی خواتین کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

5۔ ناممکن کو ممکن بنانا

اس شعبہ کے تحت ہر ماہ ایک ملکی یا معاشرتی مسئلہ پیش کر کے لوگوں کو اس کے پچاس بہترین حل پیش کرنے کے لیے مقابلہ کروایا جائے گا۔ پچاس بہترین حل پیش کرنے والے کو 5000 روپے انعام دیا جائے گا۔

6۔ اپنے ہر دن کو خاص بنائیں

گولڈن فاؤنڈیشن تمام طبقات خواہ وہ بزنس مین ہوں یا ملازمت پیشہ یا طالب علم یا

Marfat.com

خاتون خانہ کے لیے ہفتہ وار لائحہ عمل بنا کر دے گی تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے وقت کو مفید کاموں میں صرف کر سکیں۔ وہ دنیا کمانے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی بھی فکر کریں اور دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی کامیابی بھی حاصل کریں۔

7۔ شعبہ میڈیکل سروسز

اس شعبہ کے تحت مریضوں کی گائیڈنس کے لیے آن لائن سروس شروع کی جا رہی ہے تاکہ وہ اپنی بیماری کے بارے میں رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اس شعبہ کے تحت غریب مریضوں کا علاج فری کیا جائے گا۔ ان کے گھر کے قریب ڈاکٹرز کی طرف رہنمائی کی جائے گی جو اُن کا علاج فری کریں گے۔ اس شعبہ کے تحت گولڈن بلڈ بنک قائم کیا جا رہا ہے تاکہ بوقت ضرورت غریب افراد کو فری بلڈ دیا جا سکے۔

8۔ متبادل انرجی کا حصول

آج پوری دنیا میں انرجی کا متبادل حاصل کرنے کے لیے لوگ کوشش کر رہے ہیں۔ اور پاکستان میں بھی انرجی کا بحران ہے اس بحران؛ سے نمٹنے کے لیے شمسی توانائی سے چلنے والے سولر سکوٹرز، سولر گاڑیاں، سولر گیزر، سولر چولھے بنانے کے لیے لوگوں کو راہنمائی دی جائے گی۔ اس کے علاوہ ونڈ ملز اور دوسرے متبادل انرجی ریسورسز پر بھی ریسرچ کی جا رہی ہے تاکہ لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کی جا سکیں اور ملکی توانائی کے بحران پر قابو پایا جا سکے۔

9۔ بے روزگاری کا خاتمہ

اس شعبہ کے تحت بے روزگار افراد کے کوائف اکٹھے کیے جائیں گے۔ اس کے بعد اخباروں سے حاصل شدہ خالی آسامیوں اور انٹرنیٹ سے استفادہ کر کے ضرورت مند افراد کی رہنمائی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ مختلف فیکٹریز اور ملز سے رابطہ کر کے خالی آسامیوں کا پتہ کر کے معلومات ضرورت مند افراد تک پہنچائی جائیں گی۔

10۔ تعلیمی، تربیتی سیمینارز

انشاء اللہ تعالیٰ گولڈن فاؤنڈیشن کے تحت شروع میں ہر ماہ ایک دفعہ پھر ہفتہ وار ایسے

Marfat.com

سیمینارز منعقد کیے جائیں گے جس میں مختلف شعبہ جات کے پی ایچ ڈی ڈاکٹرز، مشہور دینی سکالرز، مشہور و معروف میڈیکل ڈاکٹرز (ڈینٹسٹ، معدہ و جگر کے ماہرین، شوگر کے ماہرین، ہارٹ سپیشلسٹ، ماہر نفسیات) اس کے علاوہ ماہرین تعلیم، زرعی ماہرین، مائنڈ سائنسز کے ماہرین، کیریئر گائیڈنس کے ماہرین، انجینئرنگ اور تعمیرات کے شعبہ کے ماہرین کو مدعو کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کامیاب بزنس مینوں اور مختلف کامیاب شخصیتوں کو بھی مدعو کیا جائے گا اور خدمت خلق کے حوالے سے بھی ممتاز شخصیات کو مدعو کیا جائے گا تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جائے۔

11۔ بزنس مین حضرات کے مسائل کے حل کے لیے کمیٹی کا قیام

بزنس مین کسی بھی ملک اور معاشرے کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہیں۔ گولڈن فاؤنڈیشن کے لیے بھی بزنس مین نہایت اہم ہے کیونکہ خدمت خلق اور فلاحی کاموں کے لیے تقریباً 80% سے 90% حصہ بزنس مین حضرات کا ہی ہے جو لوگ دوسروں کے مسائل حل کرتے ہیں ان کے مسائل حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا جو کہ بزنس مین حضرات کے تمام مسائل کے بہترین حل کے بارے میں رہنمائی کرے گی۔ اور اُن کے بزنس کی ترقی کے لیے مفید مشورے بھی دیئے جائیں گے۔

12۔ آن لائن سروس

اس شعبہ کے تحت لوگوں کو ان کے مختلف مسائل کے بارے میں بہترین مشورے دیئے جائیں گے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات بھی کیے جائیں گے۔

13۔ سنہری انقلاب کے لیے کوشش

انسان اپنی پیدائش سے لے کر آج تک مختلف ارتقائی منازل طے کرتا جا رہا ہے۔ پہلے سٹون ایج سے شروع ہوا پھر آہستہ آہستہ اپنی ارتقائی منازل طے کرتا جا رہا ہے اور اس کی آخری منزل گولڈن ایج ہے۔ یعنی ایسا سنہری دور کہ جب ہر طرف خوشی اور سکون ہوگا اور لوگوں کو ان کے حقوق ملیں گے۔ مفکرین نے اس کو گولڈن ایج کا نام دیا ہے۔ اس گولڈن ایج تک پہنچنے کے لیے ایک سنہری انقلاب کی ضرورت ہے اور یہ انقلاب گھروں سے شروع ہوگا اس

Marfat.com

سلسلے میں مختلف تھنک ٹینکس بنائے جا رہے ہیں تاکہ اس سنہری انقلاب کے لیے زمین ہموار کرنے کے لیے ایک مثالی معاشرے کا قیام کیا جا سکے۔

14۔ فری لیکچرز

اس شعبہ کے تحت مختلف سکولز، کالجز اور مختلف اداروں میں فری لیکچرز کا انتظام کیا جائے گا۔ ان لیکچرز میں طلبہ کی سیلف گرومنگ اور سیلف ڈویلپمنٹ کے لیے مکمل رہنمائی دی جائے گی۔ کیونکہ نوجوانوں سے ہی ہمارا مستقبل وابستہ ہے۔

15۔ تھنک ٹینکس

اس شعبہ کے تحت ایک سو تھنک ٹینکس کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اور کوشش کی جائے گی کہ ہر تھنک ٹینک کا سربراہ ایک Ph.D ڈاکٹر ہو۔ اور اس شعبے کے تحت ملکی اور معاشرتی مسائل کے بہترین حل پیش کیے جائیں گے تاکہ ہم اپنے ملک اور اس دنیا (Global Village) کو بہتر سے بہتر بنا سکیں۔

16۔ بے گناہ قیدیوں کے لیے فری قانونی امداد

جیلوں میں قیدیوں کی اصلاح کے لیے ہر ماہ تربیتی لیکچرز کا اہتمام کیا جائے گا تاکہ جرائم یافتہ لوگ اصلاح شدہ ہو کر معاشرہ کا مفید حصہ بن سکیں۔ جیلوں میں بہت سے ایسے قیدی ہیں جو کہ غریب اور بے گناہ بھی ہیں ایسے لوگوں کو فری قانونی امداد دی جائے گی اس کے علاوہ جو غریب اور بے سہارا لوگ سالہا سال سے مختلف مقدمات کی وجہ سے اپنی جمع پونجی ختم کر چکے ہیں ان کی بھی مدد کی جائے گی۔

17۔ تھنکر فورم

اس شعبہ کے تحت ایک تھنکر فورم کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ملک کے تمام شہروں میں ماہوار تھنکر فورم منعقد کیے جائیں گے جس میں مقررین کو ملکی یا بین الاقوامی مختلف مسائل پر اظہارِ رائے کے لیے موقع دیا جائے گا۔ مقررین میں مختلف شعبہ جات کے PhD ڈاکٹرز، مائنڈ سائنس کے ماہرین اور مختلف مفکرین اور دانشوروں کو مدعو کیا جائے گا تاکہ

Marfat.com

ان مفکرین اور دانشوروں کی سفارشات کی روشنی میں معاشرے کو مثالی بنانے کی کوشش کی جائے۔

18۔غریب کسانوں کی فلاح کا منصوبہ

پاکستان کی آبادی کا تقریباً 70% اُن لوگوں پر مشتمل ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی صورت میں کھیتی باڑی سے ہے اور ان لوگوں میں سے تقریباً 90% وہ لوگ ہیں جو غربت کی لکیر کے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمارے لیے اناج پیدا کرنے والا کسان آج بھی لسی اور اچار کے ساتھ روٹی کھا رہا ہے۔ گولڈن فاؤنڈیشن کی چونکہ 1st Priority غریب لوگ ہیں اس لیے غریب کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے زرعی ماہرین کی ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنائی جا رہی ہے جس میں زراعت کے شعبہ سے وابستہ پی ایچ ڈی ڈاکٹرز، مثالی کسان، زرعی ریسرچرز کو شامل کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں گولڈن فاؤنڈیشن جدید زراعت کمیٹی کے تعاون کے ساتھ کام کو انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھائے گی۔

مندرجہ بالا شعبہ جات کے لیے اگر آپ کسی بھی لحاظ سے ہماری راہنمائی کر سکتے ہیں یا ہمارے ساتھ شامل ہو کر معاشرے کو خوبصورت، مثالی اور جنت نما بنانا چاہتے ہیں تو آپ کی شرکت ہمارے لیے باعث مسرت ہوگی۔ کیونکہ معاشرے کی اصلاح اور فلاح و بہبود صرف چند لوگوں کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کیونکہ ہمیں کل کو سنوارنے کے لیے آج کو بدلنا ہوگا۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کو ایک خوبصورت اور حسین مثالی معاشرہ دے کر جائیں۔

گولڈن فاؤنڈیشن کی ممبر شپ کے لیے کوائف

نام.......... ایڈریس.......... موبائل نمبر..........

آپ کی دینی و دنیاوی خوشیوں کے لیے کوشاں

ڈاکٹر اختر احمد

بانی گولڈن فاؤنڈیشن

0333-5242146

Marfat.com

غیر مسلموں کو مسلمان بنانے والی اور مسلمانوں کو مومن کو بنانے والی کتاب

سنہری انقلاب

تحقیق وتالیف

ڈاکٹر اختر احمد

Marfat.com